فہرست مضامین

رسول پاک ﷺ کے ایمان افروز واقعات

عظمتِ مصطفیٰ ﷺ ایک نظر میں

یہ وہی رسول اللہ ﷺ ہیں

1......جن کے نور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے فیض سے سب سے پہلے پیدا فرمایا

2......جن کے لئے کائنات تخلیق کی گئی

3......جن کے نور کو انبیاء کرام علیہم السلام کی پیشانی میں چمکایا

4......جن کے لئے تمام مخلوق کو پیدا کیا

5......جن کے نام کو عرش پر اور جنت کی پیشانیوں پر تحریر کیا گیا

6......جن کے نور نے حق تعالیٰ کو سب سے پہلے سجدہ کیا

7......جن کے بابت تمام انبیاء ورسل سے ازل میں عہد لیا گیا

8......جن کے نور کو سجدہ کرنے والے میں منتقل کیا گیا

9......جن کی آمد کی بشارت تمام آسمانی کتابوں میں دی گئی

10......جن کی آمد کی بشارت ہر نبی ورسل دیتے رہے

11......جن کے صدقے حضرت آدم علیہ السلام کی بھول کو معاف کیا گیا

12......جن پر درود بھیجنا حضرت آدم وحوا کے نکاح کا مہر مقرر ہوا

13......جو کو والدہ کے شکم میں لوح محفوظ پر قلم چلنے کی آواز سنتے تھے

14......جن کی ولادت ہوتے ہی شکم آمنہ رضی اللہ عنہا سے نور کے حلے پھوٹے

15......جن کی ولادت کے وقت تمام بت اوندھے ہو کر گر پڑے

16......جن کی ولادت کے وقت ہزار سال سے روشن آگ بجھ گئی

17......جن کی ولادت کے وقت فارس کے محلات میں زلزلے آئے

18......جن کی ولادت کے وقت کعبۃ اللہ سجدے میں جھک گیا

41......آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ نکاح آپ ﷺ کے وصال کے بعد حرام ٹھہرایا گیا

42......قرآن مجید میں کہیں بھی رب تعالیٰ نے آپ کو آپ کے ذاتی نامِ نامی اسم گرامی کے ساتھ مخاطب نہیں فرمایا

43......آپ ﷺ کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا فرمائی

44......اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت کا آپ ﷺ کو مختار بنا دیا ہے، آپ ﷺ جس کے لئے جو چاہیں حلال فرمادیں اور جس کے لئے جو چاہیں حرام فرمادیں

45......آپ ﷺ کے منبر اور قبرانور کے درمیان کی زمین، جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

46......آپ ﷺ کا پسینہ مشک وعنبر اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا

47......آپ ﷺ کا خون مبارک اور بول طیب وطاہر تھے

48......تمام انبیاء علیہم السلام معجزات لے کر تشریف لائے اور آپ ﷺ سراپا معجزہ بن کر تشریف لائے

49......آپ ﷺ کے دربار میں آواز بلند کرنے پر تمام اعمال صالحہ برباد ہونے کی وعید ہے

50......آپ ﷺ کی اطاعت کو رب تعالیٰ نے اپنی اطاعت قرار دیا

51......آپ ﷺ کو رب تعالیٰ نے اپنا خاص بندہ ارشاد فرمایا

52......گناہ گاروں کو رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہونے کا حکم دیا

53......رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کے وجود کو عذاب میں رکاوٹ ارشاد فرمایا

54......رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دعا کو دلوں کا چین ارشاد فرمایا

55......آپ ﷺ کا سایہ سورج کی دھوپ اور چاند کی چاندنی میں زمین پر نہیں پڑتا تھا

شانِ خیرالانام ﷺ بزبانِ قرآن

☆سرورِ کائنات ﷺ کو رب تعالیٰ نے اپنا خاص بندہ ارشاد فرمایا:

آیت1: وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھدآء کم من دون اللہ ان کنتم صٰدقین

ترجمہ=یعنی اور اگر تم کو کافرو! کچھ شک ہو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے بندۂ خاص پر اتاری، تو تم اس کی طرح ایک سورت تو لے آؤ، اور اللہ کے سوا اپنے سب مددگاروں کو بلالو(سورۂ بقرہ آیت 23 پارہ 1)

☆میرے محبوب ﷺ سے نظرِ کرم کا سوال کرو:

آیت2:یاایھا الذین امنوا لاتقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکٰفرین عذاب الیمo

ترجمہ:اے ایمان والو! (میرے محبوب ﷺ کو) راعنا نہ کہو، یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سن لو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے (سورۂ بقرہ آیت 104 پارہ 1)

☆میرا محبوب ﷺ خوشخبری دیتا اور ڈرسناتا ہے:

آیت3:انا ارسلنک بالحق بشیراً و نذیراً وّلا تسئل عن اصحٰب الجحیم o

ترجمہ:بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری اور ڈرسنانے والا اور آپ سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا (سورۂ بقرہ آیت 119 پارہ 1)

☆حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رسول رحمت ﷺ کے لئے دعا مانگی:

آیت4:ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیمo

ترجمہ:اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمادے اوران کو تیری کتاب سکھائے اور پختہ علم سکھائے اورانہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے

(سورۂ بقرہ آیت 129، پارہ 1)

☆رسول پاک ﷺ نگہبان وگواہ ہیں:

آیت5:وکذٰلک جعلنٰکم امۃ وسطاً لتکونوا شھدآء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً

ترجمہ:اوراسی طرح ہم نے تم کوسب امتوں میں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہواور یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہیں (سورۂ بقرہ آیت 143 پارہ 2)

☆حضور ﷺ کی خواہش کے مطابق قبلہ کا تعین:

آیت6:قد نریٰ تقلب وجھک فی السمآء فلنو لینک قبلۃ ترضٰھا فول وجھک شطر المسجد الحرام

ترجمہ:ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تم کو پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف

(سورۂ بقرہ آیت 144 پارہ 2)

☆سرکار ﷺ کا فرمانبردار رب تعالیٰ کا محبوب بندہ:

آیت7:قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی بحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم والله غفور رحیم o

ترجمہ:اے محبوب تم فرمادو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تم کو دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (سورۂ ال عمران آیت 31 پارہ 3)

☆ازل میں رب تعالیٰ نے پیغمبروں سے اپنے محبوب ﷺ کے بابت عہد لیا:

آیت8:القرآن=واذ اخذ الله میثاق النبیین لمآ اٰتیتکم من کتٰب وحکمة ثم جآء کم رسول مصدق لما معکم لتؤ منن به ولتنصرنه قال ء اقررتم واخذتم علیٰ ذٰلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشٰهدین (سورۂ ال عمران آیت 81 پارہ 3)

ترجمہ:اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جو میں تم کو کتاب دوں اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمادے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا، فرمایا کیوں تم نے اقرار کرلیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لے لیا، سب نے عرض کیا کہ ہم نے اقرار کیا فرمایا کہ تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

☆حضور ﷺ پاک کرتے ہیں اور کتاب وحکمت سکھاتے ہیں:

آیت9:لقد من اللہ وعلیٰ المومنین اذ بعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضٰلل مبین o

ترجمہ: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے، اور ان کو پاک فرماتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے گمراہی کھلی میں تھے۔

(سورۃ آل عمران آیت 164 پارہ 4)

☆اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا فرمایا:

آیت 10:ماکان اللہ لیذر المومنین علیٰ مآ انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآءo

ترجمہ: اللہ مسلمانوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے کا جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کر دے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ اے عام لوگوں تم کو غیب کا علم دے لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے (سورۃ ال عمران آیت 179 پارہ 4)

☆اپنی جانوں پر ظلم کرو تو میرے رسول ﷺ کی بارگاہ میں جاؤ:

آیت 11:ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جآئوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدو اللہ توابا رحیما o

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں

پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمادیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں (سورۂ نساء آیت 64 پارہ 4)

☆ حکمِ رسول ﷺ، حکمِ خدا تعالیٰ ہے:

آیت 12: من یطع الرسول فقدا اطاع اللہ ومن تولیٰ فما ارسلنک علیھم حفیظًا o

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کو بچانے کو نہ بھیجا (سورۂ نساء آیت 80 پارہ 5)

☆ رسول پاک ﷺ کو رب تعالیٰ نے سب کچھ سکھا دیا:

آیت 13: وانزل اللہ علیک الکتٰب والحکمۃ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیماً o

ترجمہ: اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور سکھایا تم کو جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے (سورۂ نسآء آیت 113 پارہ 5)

☆ حضور ﷺ نور ہیں:

آیت 14: قد جآء کم من اللہ نور و کتٰب مبینo

ترجمہ: بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا اور روشن کتاب (سورۂ مائدہ آیت 15 پارہ 6)

☆ رسول اللہ ﷺ ستھری چیزوں کو حلال اور بری چیزوں کو حرام کرتے ہیں:

آیت15:الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونه مکتوباً عندھم فی التورٰىةِ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبئث ویضع عنھم اصرھم والاغلٰل التی کانت علیھم ط o

ترجمہ: وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں، وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے بوجھ اور گلے کے پھندے اتار دے گا جو ان پر تھے (سورۃ اعراف آیت 157 پارہ 9)

☆ ہاتھ رسول پاک ﷺ کا، مگر خاک رب تعالیٰ نے پھینکی:

آیت16:وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ج o

ترجمہ: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی، تم نے نہ پھینکی، ہم نے پھینکی (سورۃ انفال آیت 17 پارہ 9)

☆ وجودِ مصطفیٰ ﷺ عذاب میں رکاوٹ ہے:

آیت17:وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم o

ترجمہ: اور اللہ کا کام نہیں کہ ان کو عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں ہو (سورۃ انفال آیت 33 پارہ 9)

☆ نبی رحمت ﷺ کی دعا دلوں کا چین ہے:

آیت 18: خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم ط ان صلٰوتک سکن لهم والله سميع عليم o

ترجمہ: اے محبوب ان کے مالوں سے صدقہ وصول فرماؤ، جس سے تم ان کو ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو، بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے (سورۂ توبہ آیت 103 پارہ 11)

☆ آپ ﷺ کو مقامِ محمود عطا کیا جائے گا:

آیت 19: ومن اليل فتهجد به نافلة لک عسٰی ان يبعثک ربک مقاماً محموداً o (سورۂ بنی اسرائیل آیت 79 پارہ 15)

ترجمہ: اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے، قریب ہے کہ تم کو تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں

☆ سرورِ کائنات ﷺ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا:

آیت 20: وما ارسلنک الا رحمة للعلمين o

ترجمہ: اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر (سورۂ حج آیت 107 پارہ 17)

☆ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں:

آیت 21: النبی اولیٰ بالمومنين من انفسهم وازواجه امهتهم o

ترجمہ: نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں اور ان کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (سورۂ احزاب آیت 6 پارہ 21)

☆نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں:

آیت 22: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین o

ترجمہ: محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں سے پچھلے (سورۂ احزاب آیت 40 پارہ 22)

☆حضور ﷺ چمکا دینے والا چراغ ہیں:

آیت 23: یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھداً و مبشراً ونذیراً o وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیراً o

ترجمہ: اے غیب کی خبریں بتانے والے بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے والا چراغ (سورۂ احزاب آیت 46-45 پارہ 22)

☆بغیر اجازت حضور ﷺ کے دولت خانہ پر حاضر نہ ہوں:

آیت 24: یا ایھا الذین اٰمنوا لاتدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم الیٰ طعام غیر نٰظرین انہ o

ترجمہ: اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو، جب تک کہ اجازت نہ پاؤ، مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ، نہ یہ کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو (سورۂ احزاب آیت

53 پارہ22)

☆رسول اللہ ﷺ پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم وتوقیر کرو:

آیت25:انا ارسلنک شاھداً ومبشراً و نذیراً o لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ وّاصیلاً o

ترجمہ: بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر وناظر اور خوشی و ڈر سناتا، کہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو، اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

(سورۂ فتح آیت 9-8 پارہ26)

☆حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت، دست قدرت پر بیعت ہے:

آیت26:ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیھم

(سورۂ فتح آیت 10 پارہ26)

ترجمہ: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔

☆اللہ تعالیٰ نے اپنا تعارف اپنے محبوب ﷺ کے ذریعہ کرایا:

آیت27: ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفٰی باللہ شھیداً o

ترجمہ: وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے

سب دینوں پر غالب کرے (سورۂ فتح آیت 28 پارہ 26)

☆اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے اونچی نہ کرو:

آیت 28: یاایھا الذین اٰمنوا لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم o یاایھا الذین اٰمنوا لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون o

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے، اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے، اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو، کہ کہیں تمہارے عمل برباد نہ ہو جاویں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (سورۂ فتح آیت 1-2 پارہ 26)

☆معراج کی رات محبوب کبریا ﷺ نہ بہکے نہ بے راہ چلے:

آیت 29: والنجم اذا ھوٰی o ماضل صاحبکم وماغوٰی o وما ینطق عن الھوٰی o ان ھو الا وحی یوحیٰ o

ترجمہ: اس پیارے چمکتے تارے محمد (ﷺ) کی قسم! جب یہ معراج سے اترے تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے، اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں، وہ تو نہیں مگر وحی جو ان کو کی جاتی ہے (سورۂ والنجم آیت 1 تا 4 پارہ 27)

☆حضور ﷺ نے جو دیکھا دل نے اس کی گواہی دی:

آیت 30: ماکذب الفوا دما راٰی o افتمرونہ علیٰ مایریٰ o ولقد راٰہ

نزلة اخریٰ o عند سدرة المنتهیٰ o

ترجمہ: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو اور انہوں نے تو دوبارہ دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس (سورۂ والنجم آیت 11 تا 14 پارہ 27)

☆حضور ﷺ کو قرآن رب تعالیٰ نے سکھایا:

آیت 31: الرحمن o علم القرآن o خلق الانسان o علمه البیان

ترجمہ: رحمٰن نے اپنے بندے (محبوب) کو قرآن سکھایا، انسانیت کی جان محمد (ﷺ) کو پیدا کیا اور وما کان ومایکون کا ان کو بیان سکھایا۔

(سورۂ رحمٰن آیت 1 تا 6 پارہ 27)

☆قاسمِ نعمت ﷺ جو دیں وہ لے لو:

آیت 32: وما اٰتکم الرسول فخذوه ومانهٰکم عنه فانتهوا

ترجمہ: اور جو کچھ تم کو رسول دیں وہ لے لو، جس سے منع فرمادیں باز رہو (سورۂ حشر آیت 7 پارہ 28)

☆پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم رب تعالیٰ عطا فرماتا ہے:

آیت 33: علم الغیب فلایظهر علیٰ غیبه احداً o الا من ارتضیٰ من رسول

ترجمہ: غیب کا جاننے والا ہے، تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسول کے (سورۂ جن آیت 26-27 پارہ 29)

☆رب تعالیٰ نے شہر مصطفیٰ ﷺ کی قسم یاد فرمائی:

آیت34:لا اقسم بھٰذا البلد o وانت حل بھذا البلد o ووالد وما ولد

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور ان کی اولاد (یعنی تمہاری) قسم (سورۂ بلد آیت 1 تا 3 پارہ 30)

☆حضور ﷺ کی پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے:

آیت35:وللاٰخرۃ خیرلک من الاولیٰ o ولسوف یعطیک ربک فترضی o

ترجمہ: بے شک تمہارے لئے پچھلی (گھڑی) پہلی سے بہتر ہے اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تم کو اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

(سورۂ والضحیٰ آیت 3-4 پارہ 30)

☆سرکار ﷺ کا ذکر حق تعالیٰ بلند کر رہا ہے:

آیت36:ورفعنا لک ذکرک o

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا (سورۂ الم نشرح آیت 4 پارہ 30)

قرآن مجید اور اعضاء نبوی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں آپ ﷺ کی عمر اور شہر کی قسم یاد فرمائی ہے، وہیں آپ ﷺ کے متعدد اعضاء کا ذکر بھی کیا ہے۔

چہرۂ اقدس:

تبدیلیٔ قبلہ کی خاطر آپ ﷺ نے اپنا چہرۂ اقدس آسمان کی طرف اٹھایا، اس پر تبدیلی قبلہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ= اے حبیب! ہم آپ کے چہرۂ اقدس کے آسمان کی طرف بار بار اٹھنے کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم بہت جلد آپ کا چہرہ آپ کے پسندیدہ قبلے کی طرف پھیر دیں گے۔ پس اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجئے۔

(سورۂ بقرہ پارہ 2 آیت 144)

2: چشمانِ اقدس:

کلام ربانی میں سرکار دو عالم ﷺ کی ان مبارک آنکھوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو اپنے حوصلے، اعتماد، ہمت اور عزم و یقین کے باعث اس ارشاد ربانی کا مصداق ٹھہریں۔

ترجمہ= چشمانِ مقدس نہ درماندہ ہوئیں اور نہ حد سے آگے بڑھیں (سورۂ والنجم پارہ 27 آیت 53)

3: زبان اقدس:

جب جبریل امین وحی قرآنی لے کر آتے تو اپنی ذمہ داریوں کے احساس کے پیش نظر اسے محفوظ کرنے کے لئے آپ ﷺ جبریل امین کے ساتھ ساتھ تلاوت کرتے، اس پر ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔

ترجمہ= آپ اپنی زبان کو جلدی حفظ کے لئے حرکت نہ دیں (سورۂ قیامہ آیت 16 پارہ 29)

زبان کی ضمانت:

اپنے حبیب ﷺ کی زبان اقدس کی ضمانت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ= یہ رسول اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ ان کا بولنا وحی الٰہی ہے جو ان پر کی جاتی ہے (سورۂ والنجم آیت 4 پارہ 27)

4: سینۂ اقدس:

آپ ﷺ کے شرح صدر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ= کیا ہم نے آپ کے لئے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا (سورۂ الم نشرح، آیت 1، پارہ 30)

5: قلب انور:

آپ ﷺ کے قلب انور کا ذکر قرآن مجید میں مختلف حوالوں سے کیا گیا ہے۔ تدریجاً نزول قرآن کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ= اس طرح ہم نے ٹھہر ٹھہر کر اس قرآن کو نازل کیا تا کہ اس سے ہم تمہارے دل کو تقویت دیں (سورۂ فرقان آیت 32 پارہ 19)

دوسرے مقام پر فرمایا۔

ترجمہ= جبریل امین نے یہ قرآن اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہارے دل پر نازل کیا ہے (سورۂ بقرہ پارہ 2 آیت 97)

واقعہ معراج میں فرمایا۔

ترجمہ= چشمانِ حبیب نے جو کچھ دیکھا، دل نے اس کی تکذیب نہیں کی (بلکہ تصدیق کی)(سورۂ والنجم آیت 11 پارہ 27)

6: پشتِ انورِ:

ترجمہ= اور ہم نے آپ کا وہ بوجھ دور کر دیا جو آپ کی پشتِ انور کو توڑ رہا تھا (سورۂ

المم نشرح، پارہ 30، آیت 2-3)

7: دستِ اقدس:

صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے آپ ﷺ کے دستِ اقدس پر بیعت کی اور اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو اپنے ہاتھ پر بیعت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ= یقیناً وہ لوگ جنہوں نے آپ کی بیعت کی، انہوں نے اللہ کی بیعت کی۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا دستِ قدرت ہے (سورۂ فتح آیت 10 پارہ 26)

دوسرے مقام پر آپ ﷺ کے پھینکے ہوئے سنگریزوں کے بارے میں فرمایا۔

ترجمہ= جب آپ نے کنکریاں پھینکیں وہ آپ نے نہیں پھینکیں وہ تو اللہ نے پھینکیں ہیں (سورۂ انفال، آیت 17 پارہ 9)

8: اُمّی ہونے کی حکمت:

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ سرکارِ دوجہاں ﷺ اُمّی تھے۔ یعنی آپ ﷺ نے کسی استاذ کے آگے زانوئے تلمذ طے نہیں کئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمام علوم و معارف کے خزانے آپ ﷺ کو براہ راست عطا کردیئے تھے۔ آپ ﷺ کے اُمّی ہونے کی یہ حکمت بیان فرمائی۔

ترجمہ= آپ نے اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھی اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھا ورنہ اہل باطل ضرور شک میں مبتلا کرتے (سورۂ عنکبوت، پارہ 20، آیت 48)

حلیہ مبارک احادیث کی روشنی میں

رخ زیبا:

چاند سے منہ تاباں درخشاں
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
ان عذاروں کے طلعت پہ لاکھوں سلام

کس کے قلم میں یہ طاقت ہے کہ رسول پاک ﷺ کے رخِ زیبا کا نقشہ کھینچ سکے۔ وہ روئے تاباں جس کی زیبائی پر سارا عرب وعجم دیوانہ تھا اور جس کا ایک بار نظارہ بندۂ مومن کو عام انسانوں کی سطح سے بلند کر دیتا۔ دیکھنے والے سرورِ کونین ﷺ کے حسنِ خداداد اور کاکل ورخ کی دلکشی کا عالم دیکھ کر بیساختہ پکار اٹھے۔

ایسا حسین ودلکش چہرہ نہ پہلے کبھی دیکھا گیا نہ بعد میں دیکھا جائے گا (ترمذی شریف)

☆ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ رات کے وقت میں کپڑے سی رہی تھی، ناگہاں میرے ہاتھ سے سوئی گر پڑی۔ میں نے ہر چند تلاش کیا لیکن اسے نہیں ملنا تھا، نہ ملی۔ اتنے میں سرکار انور ﷺ کہیں سے تشریف لے آئے۔ گھر میں ہر طرف اجالا پھیل گیا۔ سرکار کریم ﷺ کے رخ انور کی شعاع سے ایسا اجالا پھیلا کہ سوئی مل گئی (ابن عساکر جلد اول، ص 324)

سوزنِ گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

☆حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرور کائنات ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب (چاند) آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں چمک رہا ہے اور جب ہنستے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

(زرقانی علی المواہب جز رابع ص 191)

چشمانِ مبارک:

سرکارِ دو عالم ﷺ کی چشمان مبارک نہایت خوبصورت خوشنما و دراز تھیں۔ قدرت الٰہی سے سرمگیں کہ بغیر سرمہ کے معلوم ہوتا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ چشمانِ مبارک کی سفیدی میں باریک سرخ ڈورے تھے۔ جن کو علاماتِ نبوت میں شمار کیا گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ کا ارشاد ہے۔ میں اپنے پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے آگے سے دیکھتا ہوں (مسلم شریف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رحمتِ عالم ﷺ کی چشمانِ کرم کا یہ عالم تھا کہ اندھیرے میں بھی اس طرح دیکھتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے

(خصائص الکبریٰ ص 61)

مقدس پلکیں:

آنکھوں پر حسین پلکیں ان کے حسن کو دوبالا کر رہی تھیں۔

☆ حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جب بھی اپنے مولیٰ ﷺ کے حسن و جمال اور آپ ﷺ کی آنکھوں کا ذکر کرتے تو اس میں یہ الفاظ ضرور ذکر کرتے۔

☆ آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں کتابی گولائی تھی۔ رنگ مبارک میں سفیدی اور سرخی کا امتزاج تھا، پلکیں خوبصورت اور لمبی تھیں (دلائل النبوۃ للبیہقی جلد اول، ص 213)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پلکوں کے حسن کو یوں بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کی مبارک پلکیں نہایت لمبی تھیں (دلائل النبوۃ للبیہقی جلد اول ص 213)

☆ ابن سعد اور طبرانی نے حضرت رقیقہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ مکہ شریف میں مسلسل کئی سال قحط آ گیا۔ میں نے خواب میں ایک ہاتف غیبی کو سنا جو قریش کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ تمہارے اندر ایک اللہ تعالیٰ کا نبی مبعوث ہو چکا ہے۔ اس کی خدمت اقدس میں جاؤ۔ اس کی برکت سے قحط ختم ہو جائے گا۔ آپ ﷺ کا تعارف کرواتے ہوئے وہ ہاتف غیبی کہتا ہے۔ اس کا جسم اطہر انتہائی متناسب، اس کے جوڑ عظیم، رنگ سفید، پلکیں لمبی، رخسار ہموار اور ناک بلند ہے (سبل الہدیٰ جلد 2، ص 33)

گوشِ مبارک:

سرور کونین ﷺ کے ہر دو کان مبارک کامل و تام تھے۔ قوتِ بصر کی طرح آپ ﷺ کو قوتِ سماعت بھی خدا تعالیٰ نے بطریقِ عادات و غایت درجہ کی عطا ہوئی۔ آپ ﷺ

قریب و بعید کو یکساں سماعت فرماتے تھے۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدنی تاجدار ﷺ فرماتے ہیں۔ اے ابوایوب کیا تو سنتا ہے جو میں سنتا ہوں۔ میں یہودیوں کی آواز سنتا ہوں جن کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے (طبرانی شریف)

حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم سرور کونین ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے کہ ناگہاں آقا کریم ﷺ نے اپنے سرانور کو اٹھا کر فرمایا وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ ...... حاضرین نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ نے کس کو سلام کا جواب دیا ہے۔ فرمایا حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اوپر سے گزرے ہیں۔ انہوں نے مجھے سلام کیا جسکا میں نے جواب دیا ہے (المستدرک، دارقطنی)

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

لبِ شیریں و دندانِ مبارک

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے لب مبارک نہایت خوبصورت اور سرخی مائل تھے۔ دندان مبارک کشادہ روشن و تاباں تھے۔ جب کلام فرماتے تو دندانِ پیشن میں سے نور نکلتا دکھائی دیتا۔ اور جب تبسم ریز ہوتے در و دیوار روشن ہو جاتے۔ آپ ﷺ کو کبھی جماہی نہیں آئی۔

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ کلام

فرماتے تھے تو ایک نور نظر آتا تھا جو آپ ﷺ کے دندان مبارک سے نکلتا تھا

(ترمذی شریف)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ جب کلام فرماتے (تو دندانِ مبارک سے نور کی شعاعیں نکلتیں) جن سے دیواریں منور ہو جاتیں

(ترمذی شریف)

دہن مبارک:

رسول کریم ﷺ کا دہن مبارک فراخ رخسار سے ہموار سب سے زیادہ خوبرو اور خوش آواز تھے۔ آواز مبارک جان دار اور کچھ ایسی کہ خاموش ہو جائیں تو وقار چھا جائے اور کلام فرمائیں تو پھول جھڑیں۔ واضح بیان، کلام الفاظ کی کمی بیشی سے پاک، بولیں تو معلوم ہو کہ کلام کیا ہے۔ پروئی ہوئی کوڑیاں ہیں جو ترتیب آہنگ سے نیچے گرتی جارہی ہیں۔ آپ ﷺ کی آواز قریب وبعید والے دونوں کو یکساں سنائی دیتی۔

☆ حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جو کچھ سرورِ کونین ﷺ سے سنتا اس کو لکھ لیا کرتا۔ قریش نے مجھے منع کیا کہ ہر بات نہیں لکھنی چاہئے کیونکہ بہ تقاضائے بشریت ممکن ہے کہ غصہ کی حالت میں کبھی کوئی ایسی بات بھی نکل جائے۔ پس میں لکھنے سے رک گیا اور اس کو بارگاہِ خیرالانام میں پیش کیا۔ شاہ خیرالانام ﷺ نے فرمایا بے شک لکھ اور انگلی مبارک سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی قسم اس (دہن سے جو بھی نکلے اور چاہے مجھ پر کیفیت کوئی بھی ہو لکھ لیا کر) دہن سے ہر حالت میں حق ہی نکلتا ہے

(ابوداؤد، جلد سوم، باب کتابۃ العلم، حدیث نمبر 250، ص 101، مطبوعہ فرید بک لاہور)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

☆حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک کنواں تھا۔ایک دن سید عالم ﷺ نے اس کنویں میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا۔لعاب دہن کی برکت سے اس کا پانی ایسا شیریں ہو گیا کہ مدینہ بھر میں اس سے میٹھا کنواں کوئی نہ تھا (حجۃ اللہ ص 685)

☆حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محمد بن حاطب جو بچے تھے ان کے ہاتھ پر پکتی ہوئی ہانڈی گر پڑی جس سے اس کا ہاتھ جل گیا۔پس اس رسول رحمت ﷺ نے جلی ہوئی جگہ پر دست مبارک پھیر کر اوپر لعاب دہن ڈال دیا تو وہ ہاتھ اسی وقت اچھا ہو گیا (شفاء شریف جلد اول،ص 271)

☆حضرت حبیب کے والد حضرت فرید کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور انہیں کچھ نظر نہ آتا تھا۔یعنی نابینا ہو گئے تھے۔رسول مکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈال دیا۔وہ بینا ہو گئے اور سب کچھ نظر آنے لگا۔یہاں تک کہ اسی سال کی عمر میں وہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتے تھے (شفاء شریف،جلد 1 ص 270)

☆حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ ذی فرد (محرم 7ھ) میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر ایک تیر لگا۔سید عالم ﷺ نے ان کو بلایا اور زخم پر لعاب دہن لگایا۔حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے نہ میرے درد ہوا اور نہ زخم میں پیپ پڑی بلکہ شفا ہو گئی۔

(شفاء شریف جلد اول ص 22)

زبانِ مبارک:

حضور انور ﷺ افصح الخلق تھے۔آپ ﷺ کا کلام شیریں حق و باطل میں فرق کرنے والا۔افراط و تفریط سے مبرہ۔واضح اور مبین گویا آپ ﷺ کا کلام موتی کی لڑی ہیں جو گر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام علوم سے مالا مال فرمایا کہ آپ ﷺ ہر

ایک زبان میں با محاورہ کلام فرماتے تھے۔ جیسے آپ ﷺ عربی زبان کے فصیح تھے، ویسے ہی دوسری زبانوں کے۔

☆ ایک مرتبہ چند لوگ کسی ملک سے وفد کی صورت میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد حرام میں تشریف فرما تھے۔ وہ لوگ مسجد میں آئے تو آپ ﷺ کو شناخت میں نہ لا سکے (چونکہ آپ ﷺ بادشاہوں کی طرح امتیازی شان سے نہیں بلکہ صحابہ کرام میں مل جل کر بیٹھا کرتے تھے) تو ان میں ایک شخص نے کہا کہ تم میں سے رسول کون ہیں؟ حاضرین میں کوئی بولی نہ سمجھا۔

سرکار ﷺ نے فرمایا۔ آگے آؤ یہ سن کر وہ آگے بڑھے اور اپنی بولی میں جو جو پوچھتے رہے، سرور کونین ﷺ اس کا جواب ان ہی کی بولی میں دیتے رہے، جس کو سوائے ان لوگوں کے کوئی کچھ نہ سمجھا۔ آخر انہوں نے آپ ﷺ کو برحق رسول تسلیم کیا اور دولت اسلام سے مشرف ہو گئے اور اپنے ملک کو واپس ہوئے (نسیم الریاض، شرح شفاء شریف)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص وحی لکھتا تھا۔ وہ مرتد ہو گیا تو سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔

(بخاری شریف، مسلم شریف)

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ مرا اور مشرکوں نے اس کو زمین میں گاڑا تو زمین نے اس کو اوپر پھینک دیا۔ کئی مرتبہ اس کو گاڑا گیا لیکن زمین نے اسے قبول نہ کیا۔ ہر بار پھینک دیا۔ آخر اس کی نعش قبر کے باہر پڑی رہی۔ یہاں تک کہ اس کا جسم نیست و نابود ہو گیا۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شفیع امت ﷺ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں تشریف لے گئے اور وہ گھوڑا بہت سست تھا، جب رسول کریم ﷺ واپس آئے تو فرمایا ہم نے تمہارے گھوڑے کو نہایت تیز پایا۔ اس کے بعد وہ ایسا تیز ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہ کرتا تھا (شفاء شریف جلد اول

ص276)

جو شب کو کہہ دیا دن تو دن نکل آیا
جو دن کو کہہ دیا شب تو رات ہو کے رہی

ریش مبارک:

آقائے دو جہاں ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی اور چہرۂ انور اس کے گھیرے میں ایسا معلوم ہوتا جیسے رحل پر قرآن رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ ریش مقدس کو تیل بھی لگایا کرتے تھے اور مونچھیں شریف پست رکھا کرتے تھے۔

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل
ہالۂ ماہِ ندرت پہ لاکھوں سلام
خط کے گرد رہن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

گردن، کندھے، پشت مبارک:

سرکار نامدار ﷺ کی گردن مبارک نہایت خوبصورت تھی، اعتدال کے ساتھ طویل اور چاندی کی طرح سفید اور حسین ایسی کہ گویا کہ آپ ﷺ کی گردن چاندی کی صراحی تھی (ترمذی شریف)

آپ ﷺ کے کندھے مبارک بھی عجیب شان کے تھے۔ نہایت حسین وخوبصورت کہ کسی انسان کے نہ تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ کے کندھے مبارک جب کبھی کھل جاتے تو یوں معلوم ہوتا کہ یہ چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔

☆ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر سرکارِ مدینہ ﷺ نے مجھے

اپنے کندھوں پر چڑھایا تو ان مبارک کندھوں کی قوت کا یہ عالم تھا کہ اگر میں چاہتا تو مجھے آسمان تک پہنچاتے (مستدرک)

☆ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار کائنات ﷺ نے رات کے وقت جعرانہ سے عمرہ کا عزم فرمایا تو میری نظر آپ کی پشت مقدس پر پڑی تو گویا وہ چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی (مسند احمد)

بغل مبارک:

اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی مبارک بغلیں پاکیزہ، نہایت ہی صاف اور خوشبودار تھیں۔ آپ ﷺ کی بغلوں کا رنگ متغیر نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ کی بغلوں میں بال تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ جو شمع نبوت کے پروانہ ہیں، فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ کو دعا میں اس قدر ہاتھ بلند فرماتے دیکھا کہ آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی (بخاری شریف)

☆ حضور ﷺ کی خصوصیات یہ ہیں کہ آپ ﷺ کی بغلوں کا رنگ متغیر نہیں ہوتا تھا حالانکہ دیگر تمام لوگوں کی بغلوں کا رنگ متغیر ہوتا ہے (حجۃ اللہ ص 681)

☆ دارمی نے بنی حریش کے ایک ثقہ سے روایت کیا ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے ماعز بن مالک کو اس کے اقرار بالزنا پر سنگبار کرنے کا حکم دیا تو اس کے بدن پر پتھر برستے دیکھ کر مجھ میں کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی، قریب تھا کہ میں گر پڑتا، سرکار ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا (وہ ایسا وقت تھا) آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا جس سے کستوری کی سی خوشبو آتی (خصائص الکبریٰ)

دست و بازو مبارک:

تاجدار کائنات ﷺ کے دست مبارک کشادہ اور پر گوشت تھے جو مصافحہ کرتا، اس کا ہاتھ معطر ہو جاتا۔ انگلیاں لمبی اور بخشش و عطا کے لئے پھیلی ہوئی رہتی تھیں، جن کے اشارے سے چاند کا کلیجہ شق ہوا۔ بازو مبارک بھی گوشت سے پر تھے، ریشم سے زیادہ نرم۔

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کسی ریشم اور دیباج کو نبی مکرم ﷺ کے کفِ دست سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی خوشبو کو آپ ﷺ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا (بخاری)

☆ حضرت عساکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اسید بن ابی طالب کے چہرے اور سینہ پر پھیرا تو اسید کا چہرہ اس قدر روشن ہو گیا کہ وہ اندھیری کوٹھری میں داخل ہوتے وہ روشن ہو جاتی تھی (کنز العمال جلد 7، ص 9)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ ارشاد فرماتے ہیں زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھوں میں دے دی گئی ہیں (بخاری شریف)

☆ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے دو خزانے سرخ اور سفید یعنی سونا اور چاندی عطا فرمائے گئے (مسلم شریف)

☆ سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں (مشکوٰۃ شریف)

سینۂ اقدس وقلبِ مبارک:

سرورِ کونین ﷺ کے سینۂ اقدس کی شرح اور قلب اطہر کی وسعت کا بیان طاقت انسانی سے باہر ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔

اے محبوب! کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا (سورۂ الم نشرح پارہ 30)

شرح صدر کے لفظی معنی ہیں کھول دینا۔ یہ ہدایت کا اخیر مرتبہ ہے۔ اس مرتبہ میں

تمام حقائق ملک وملکوت ولاہوت و جبروت منکشف ہوجاتے ہیں۔ زبان مبارک اسرار غیب کی کنجی اور دل مبارک خزانہ ہوجاتا ہے۔ پھر وہ جو کچھ فرماتا ہے، عالم غیب میں مشاہدہ کرکے فرماتا ہے۔

اور یہ اسی شرح صدر کی تاثیر تھی کہ دنیا و مافیہا آپ ﷺ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر وقعت نہیں رکھتے تھے۔ **الم نشرح لک صدرک**...... **لک** کی قید بتلا رہی ہے کہ یہ وہ شرح صدر ہے کہ آپ ﷺ ہی کے واسطے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو اسرار آپ ﷺ کے قلب واقدس کو عطا ہوئے، وہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہوئے اور نہ ہی کسی اور کا قلب اس کا متحمل ہوسکتا تھا اور اسی قلب مبارک کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے ایک دفعہ سرورِ کونین ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ وتروں سے پہلے سوجاتے ہیں اور اٹھ کر بغیر وضو فرمائے وتر شروع فرمادیتے ہیں۔ فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا (بخاری شریف)

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عائش رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا، میں نے اپنے رب جل جلالہ کو حسین صورت میں دیکھا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ملائکہ کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ خدائے رحمٰن نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ پس میں نے اس کے وصول فیض کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان محسوس کی۔ پس اس کی برکت سے جان لیا میں نے ان تمام چیزوں کو جو آسمان اور زمین میں ہے (مشکوٰۃ)

شکمِ مبارک:

حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ سواء البطن والصدر تھے یعنی آپ ﷺ کا شکم مبارک اور سینہ

اطہر ہموار اور برابر تھا۔ سینہ اقدس کے درمیان بالوں کا ایک باریک خط تھا جو ناف تک تھا۔ سینۂ مبارک کے اوپر کے بال نہ تھے۔ سینۂ اقدس کسی قدر ابھرا ہوا اور چوڑا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی شکم سیر ہو کر نہیں کھایا اور کبھی فاقہ کا شکوہ کسی سے نہیں فرمایا۔ یہ اختیاری فقر و فاقہ تھا جو آپ ﷺ کو غنا سے زیادہ پیارا تھا۔ ورنہ آپ چاہتے تو کیا کچھ آپ ﷺ کے ہاتھوں میں نہ تھا۔ دنیا کے خزانوں کی کنجیاں اور خدا تعالیٰ کی تمام نعمتیں اور کائنات کی ساری برکتیں آپ ﷺ کے بے مثل ہاتھوں میں تھیں۔

زانوئے مقدس اور پائے مبارک:

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے زانوے اقدس دونوں مبارک ساقیں اور ہر دو پائے مبارک نرم اور پر گوشت تھے اور خوبصورت ایسے کہ کسی انسان کے ایسے نہ تھے۔ جب آپ ﷺ چلتے تو قدم پاک کو قوت، وقار اور تواضع سے اٹھاتے، جیسا کہ اہل ہمت و شجاعت کا قاعدہ ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے تیز چلنے میں حضور ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ جب آپ ﷺ چلتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا آپ ﷺ کے لئے زمین لپٹی جا رہی ہے۔ آپ ﷺ با آسانی بے تکلف چلتے مگر پھر بھی سب سے آگے رہتے (ترمذی)

☆ حضرت ابو ہریرہ و حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ سرور کائنات ﷺ جب پتھروں پر چلتے تو آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کے نشان ان پر لگ جاتے یعنی وہ آپ ﷺ کے پاؤں کے نیچے نرم ہو جاتے تا کہ چلنے میں سہولت ہو (بیہقی، ابن عساکر)

☆ حضرت علامہ امام شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ جب کبھی ننگے پاؤں پتھر پر چلتے تو پتھر آپ ﷺ کے مبارک قدموں کے نیچے نرم ہو جاتے

اوران میں نشان پڑ جاتا، چنانچہ ان پتھروں کو تبرکاً محفوظ کیا گیا جو کہ اب بھی موجود ہیں اور مصر میں بیت المقدس میں متعدد پائے جاتے ہیں۔

اور لوگ ان سے برکت حاصل کرتے اور ان کی زیارت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم و توقیر کرتے ہیں (نسیم الریاض)

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

قد مبارک:

رسول اکرم نور مجسم ﷺ نہ بہت دراز اور نہ کوتاہ بلکہ میانہ قد مائل بہ دراز تھے مگر لوگوں کے ساتھ ہوتے تو سب سے بلند و سرفراز ہوتے۔ درحقیقت یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ جب علیحدہ ہوتے تو میانہ قد مائل بہ درازی ہوتے اور جب اوروں کے ساتھ چلتے یا بیٹھتے تو سب سے بلند و بالا دکھائی دیتے تا کہ باطن کی طرح ظاہر میں بھی کوئی آپ ﷺ سے بڑا معلوم نہ ہو۔

☆ امام قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سید عالم ﷺ کے ساتھ ایمان کامل کا یہ مطلب ہے کہ اس بات پر ایمان رکھے کہ خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کا بدن مبارک ایسا بے مثل پیدا فرمایا ہے کہ نہ آپ ﷺ سے پہلے نہ بعد کوئی شخص آپ ﷺ جیسا پیدا کیا ہی نہیں اور نہ کرے گا (مواہب الدنیہ جلد 3 ص 70)

☆ امام قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے نبوت و رسالت میں سے یہ بات بھی مذکور ہے کہ آپ ﷺ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا، نہ چاندنی میں ہوتا۔ اس لئے کہ آپ ﷺ نور تھے اور مکھی آپ ﷺ کے جسم مبارک پر اور لباس پاک پر نہ بیٹھتی تھی (شفاء شریف جلد اول، ص 307)

☆ فتوحات احمدیہ، افضل القریٰ اور مکتوبات مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ جلد سوم وغیرہ

میں ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا (تفسیر عزیزی، سورۂ والضحیٰ)

پسینہ مبارک، لباس مبارک:

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے اوصاف حمیدہ سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ بغیر خوشبو لگائے آپ ﷺ سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ آپ ﷺ کا پسینہ مبارک بھی بہت ہی خوشبودار ہوتا تھا۔ بوجہ نفاست آپ ﷺ کے بدن مبارک پر کپڑا میلا نہ ہوتا تھا۔

آپ ﷺ کا لباس مبارک عمامہ، چادر، قمیص اور تہہ بند تھا۔ عمامہ شریف اکثر سفید کبھی سیاہ، کبھی سرخ، کبھی سبز ہوتا تھا۔ شملہ مبارک کبھی چھوڑتے اور کبھی نہ چھوڑتے۔ شملہ اکثر دونوں شانوں کے بیچ میں اور کبھی شانہ مبارک پر پڑا رہتا تھا۔ بعض اوقات تحنک بھی فرماتے یعنی دستار مبارک کا ایک پیچ ٹھوڑی مبارک کے نیچے سے گزار کر باندھتے۔ عمامہ کے نیچے سر اقدس پر لپٹی ہوئی ٹوپی بھی ہوا کرتی تھی۔ اونچی ٹوپی آپ ﷺ نے استعمال نہیں فرمائی۔

☆ حضرت انس بن مالک سے منقول ہے کہ میں نے عنبر، کستوری اور کسی خوشبو کو بوئے محبوب ﷺ سے زیادہ خوشبودار نہ پایا (بخاری و مسلم)

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ سرکار اقدس ﷺ کو پسینہ آتا تو پسینہ کے قطرے چہرہ انور سے موتیوں کی طرح گرتے جو کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے (ابونعیم)

ایڑیاں مبارک:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی مقدس ایڑیوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مبارک ایڑیوں پر بہت کم گوشت تھا (شمائل ترمذی، باب

ماجاء فی خلق رسول اللہ)☆

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوش تر ایڑیاں
جا بجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں
تاجِ روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

فضلاتِ مبارکہ:

☆ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے رسالت مآب ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ بیت الخلاء تشریف لے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ کے واپس آنے پر جب کبھی میں اندر جاتی ہوں تو وہاں کچھ بھی نظر نہیں آتا ہاں مگر کستوری سے بڑھ کر خوشبو پاتی ہوں۔
اس پر آقا کریم ﷺ نے فرمایا ہم انبیاء ہیں۔ ہمارے اجسام اہل جنت کی ارواح کی مانند بنائے گئے ہیں اس سے جو کچھ بھی خارج ہوتا ہے زمین اسے نگل لیتی ہے (زرقانی علی المواہب الدنیہ، ص 229)

☆مشہور صحابیہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات حضور کریم ﷺ نے ایک برتن میں پیشاب فرمایا۔ مجھے پیاس محسوس ہوئی۔ میں اٹھی۔ میں نے اس پیشاب کو پانی سمجھ کر پی لیا۔ وہ اپنی پیاری پیاری مہک کی وجہ سے مجھے پیشاب محسوس تک نہ ہوا (المواہب مع الزرقانی جلد اول، ص 231)
صبح حضور ﷺ نے مجھے بلا کر حکم دیا کہ فلاں برتن میں پیشاب ہے، اسے باہر پھینک دو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اسے میں نے پانی سمجھ کر پی لیا ہے۔

یہ سن کر سرکار ﷺ اتنے مسکرائے کہ آپ ﷺ کی مبارک داڑیں نظر آنے لگیں اور پھر فرمایا اے ام ایمن آج کے بعد تیرے پیٹ کو بیماری لاحق نہ ہوگی (اشرف الوسائل الی فہم الشمائل ص 77)

☆ البرہان میں طبرانی اور بیہقی کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ برہ نامی خاتون نے بھی آپ ﷺ کا بول مبارک پیا تھا۔ جس پر رحمتِ دوجہاں ﷺ نے فرمایا کہ یہ خاتون آتش جہنم سے چاروں طرف سے محفوظ ہوگی (البرہان فی خصائص حبیب الرحمٰن، ص 398)

نحمده و نصلی، و نسلم علی رسوله الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ مقام و مرتبہ عطا کیا جو کسی کو نہ ملا ہے، نہ ملے گا۔ آقا و مولیٰ ﷺ وہ ہستی ہیں جن کی محبت کو ایمان کی کسوٹی قرار دیا۔ آپ ﷺ کے لئے کونین سجائے گئے اور کونین کی خاطر آپ کو پیدا کیا گیا۔ آپ ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے لہذا پیارے محبوب ﷺ کی محبت مسلمانوں کے لئے ایمان کا لازمی جزء قرار دیا گیا۔

چنانچہ بخاری شریف کی حدیث شریف ملاحظہ فرمائیے۔

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کی نظر میں اس کے باپ، بیٹوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری شریف جلد اول ص 112)

ھر کجا بینی جھانِ رنگ و بو

آن کہ آز خاکش بروید آرزو

یا ز نور مصطفی ﷺ اور ابھالت

یا ھنوز اند تلاش مصطفی ﷺ است

حسن و جمال کے سب نقش و نگار آپ ﷺ کی صورت مبارک میں بدرجہ اتم اس خوبی سے جمع کر دیئے گئے ہیں کہ ازل تا ابد اس خاکدانِ ہستی میں ایسی مثال ملنا ناممکن میں سے ہے۔ گویا تخلیق الوہیت میں آپ ﷺ ہی وہ سرکار اعظم ﷺ قرار پائے جسے دیکھ کر دل و نگاہ پکار اٹھتے ہیں:

زفرق تا قدمش ہر کجا می نگرم

کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے منبرِ اقدس پر کھڑے ہو کر یہی بات یوں کہی:

واحسن منک لم تر قط عینی
واجمل منک لم تلد النساء

یارسول اللہ ﷺ! آپ جیسا حسین وجمیل کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں (دیکھتی کیسے) آپ ﷺ جیسا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

آپ ﷺ کو ہر ظاہری و باطنی عیب سے پاک پیدا کیا گیا۔ گویا آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی مرضی کے مطابق پیدا فرمایا گیا۔

ایک ہستی سے عشق

بیان حسن و جمال، بیان عشق کا مقصد یہ ہے کہ حضور ﷺ کے نام لیواؤں کے دل دنیاوی حسن اور دنیاوی غرض کی آماجگاہ بننے کے بجائے محبت رسول ﷺ کا مصدر و مہبط بن جائے اور دنیائے ناپائیدار کی محبت کا اسیر ہونے کی بجائے دل آپ ﷺ کے عشق و محبت کا گہوارہ بن جائے۔ کیونکہ جب اس حسین و کامل کے جلوے کسی بندے کے قلب و باطن میں سرایت کر جائیں گے تو پھر اس کا محبوب سوائے ذات مصطفیٰ ﷺ کے کوئی نہ ہوگا۔ آپ ﷺ کے جلوہ حسن کے بعد نگاہوں میں کسی دنیاوی محبوب کی وقعت پرکاہ کے برابر بھی نہیں رہے گی۔ اب اس کے تلاش و جستجو کا مرکز ومحور صرف ایک ہی ذات ہوگی یعنی سرکار اعظم ﷺ۔

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سرکار اعظم رضی اللہ عنہ نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ وہ لشکر یمامہ کے سربراہ ثمامہ بن ثلال کو گرفتار کر کے لایا۔

آپ ﷺ نے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنے کا حکم دیا۔ تین دن تک وہ شخص وہاں بندھا رہا۔ روزانہ آپ ﷺ اس سے گفتگو فرماتے۔ بالآخر تیسرے دن آپ ﷺ نے اسے کھول دینے کا حکم صادر فرمایا۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اسے کھول دیا تو وہ مسجد نبوی ﷺ کے قریب ایک باغ تھا وہاں چلا گیا۔ غسل کیا اور فی الفور واپس آپ ﷺ کے دست اقدس پر یہ کہتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔

یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کی قسم اس روئے زمین پر آپ ﷺ کے چہرے سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند نہ تھی مگر آپ کی زیارت کے بعد اب آپ ﷺ کے رخ روشن سے بڑھ کر مجھے کوئی چیز محبوب نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ کا دین میرے ہاں سب سے زیادہ ناپسندیدہ تھا۔ لیکن اب تمام ادیان سے پسندیدہ ہے۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے شہر سے بڑھ کر کوئی شہر ناپسند نہ تھا مگر اب یہ شہر مدینہ تمام شہروں سے محبوب تر ہے (بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح، ص 348)

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہوتے ہوئے
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر
ایسے جلوے پر کروں میں لاکھ حوروں کو نثار
کیا غرض کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر

عشق مصطفیٰ ﷺ کی حکمرانی

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ جب اس نے رخ روشن سے پھوٹنے والی نورانی شعاعوں کو دیکھا تو پکار اٹھا۔

یارسول اللہ ﷺ! مجھے آپ ﷺ والدین حتیٰ کہ خود اپنی جان و ذات سے بھی زیادہ محبوب ہیں بلکہ میرے اندر ظاہر و باطن پر بھی آپ ﷺ ہی کی حکمرانی ہے (بحوالہ تاریخ

ابن کثیر دوسری جلد، ص 149)

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ﷺ ہیں ایسا نہیں کوئی
چاند سے ان کے چہرے پر زلفیں ہیں مشک و قام دو
دن ہے کھلا ہوا مگر وقت سحر ہے شام دو

نور کی برسات

آج سرکار ﷺ کے ایک چہیتے صحابہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ ایک پروانہ اس محفل نور سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا تھا۔

جہاں عرش کی قندیل کا چراغ ہر وقت فروزاں تھا۔ مدینے کے چمنستان کرم کا یہ حال تھا کہ صرف ایک پھول مرجھا گیا تھا تو ہر طرف سوگوار اداسیوں کی شام ہو گئی تھی۔

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے

بھیگی بھیگی پلکوں کے سائے میں جنازہ اٹھا تو غمگساروں کے اژدھام سے گلیوں میں تل رکھنے کی جگہ باقی نہ تھی۔ خود کائنات ہستی کے سرکار اعظم ﷺ بھی اپنے ایک شیدائی کی مفارقت سے بھی بہت زیادہ غمگین و آبدیدہ تھے۔

رخ مصطفیٰ ﷺ کو دیکھا تو دیوں نے جلنا سیکھا
یہ کرم مصطفیٰ ﷺ کا، شب غم نے ڈھلنا سیکھا

مدینے کے مشہور قبرستان، جنت البقیع میں جب لوگ جنازہ لے کر پہنچے تو قبر تیار ہو چکی تھی۔

جنازہ اتارنے کے لئے سرکار ﷺ خود قبر مبارکہ میں تشریف لے گئے اور اپنے نورانی ہاتھوں سے میت کو فرش خاک پر لٹایا۔ سرکار ﷺ کی اس ادائے رحمت پر ہر شخص مچل کر رہ

گیا کہ کاش مرنے والے کی جگہ ہم ہوتے اور سرکار اعظم ﷺ کے نورانی ہاتھوں سے ہماری لاش سپرد خاک کی جاتی۔

موت و حیات میری دونوں تیرے لئے ہیں
مرنا تیری گلی میں جینا تیری گلی میں
دیوانہ کردیا ہے دیوانہ ہوگیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تیری گلی میں

عالم گیتی کے مسافر کو گلشن جناں کی سیر کے لئے اپنی خوابگاہ سے دو قدم بھی نہیں چلنا پڑتا۔

جنت کی ساری بہاریں مرقد ہی میں سمٹ آئیں۔ جس کی قبر میں جنازہ سے پہلے رحمت یزدانی اتر آئی ہو۔ آخر اس پر رشک نہ کیا جائے تو اس بھری کائنات میں اس زیادہ اور کون قسمت کا دھنی ہوسکتا تھا؟ تدفین سے فارغ ہو کر حضور ﷺ کا شانہ اقدس کی طرف واپس ہوئے جونہی دولت خانے میں قدم مبارک رکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر خدمت ہوئیں اور نشاط قلب و روح کے ساتھ حضور ﷺ کا خیر مقدم کیا۔

اسی عالم میں حضور ﷺ کے بالکل قریب پہنچ گئیں اور سر مبارک سے پاؤں مبارک تک حضور ﷺ کے پیراہن شریف کا جائزہ لیا۔

تیری مثال زمانے میں ہو نہیں سکتی
میرے خدا نے تجھے بے مثال رکھا ہے
ہر ایک سمت عیاں ہیں کہاں کہاں دیکھیں
تیرے جمال نے حیرت میں ڈال رکھا ہے

آج ان پر حیرت کا کچھ ایسا کیف طاری تھا کہ زباں نہیں کھل رہی تھی۔ اندر ہی اندر دل کا عالم زیروزبر ہورہا تھا۔

تلاش و مطلب کی حیرانی کا یہی عالم تھا کہ لب مصطفی ﷺ کو جنبش ہوئی پھول جھڑنے لگے اور حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

عائشہ رضی اللہ عنہا کیا تلاش کر رہی ہو، تمہاری جستجو کا یہ اضطراب بتا رہا ہے کہ کوئی حیرت انگیز واقعہ تمہاری نگاہ میں سمایا ہوا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے اپنی آمد کے موقع پر تمہاری مسرت کے ساتھ حیرت کا یہ عالم میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

اس سوال پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں چمک اٹھیں، فرط شوق میں عرض کیا۔

سرکار ﷺ آج آپ ﷺ کے قبرستان تشریف لے جانے کے بعد زور کی بارش ہوئی ہے۔ مدینے کے سارے ندی نالے جھل تھل ہو گئے ہیں۔ ہر طرف سیلاب امنڈ آیا ہے۔ لیکن حیرت یہ ہے کہ نہ تو قبرستان میں چھپنے کی کوئی جگہ ہے، نہ آپ کے ساتھ بارش سے محفوظ رہنے کا کوئی سامان ہی تھا، آخر اتنی بارش کہاں گئی۔

نہ آپ کے چہرے پر بوند کا کوئی اثر ہے، نہ بالوں میں نمی ہے۔ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کیا واقعہ میرے ساتھ پیش آ گیا ہے۔ عالم اسباب کی کڑیاں ملاتی ہوں تو ایک کڑی بھی نہیں مل رہی ہے۔

اسی عالم میں آج مجھ پر بے خودی کا ایک کیف طاری ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ جواب سن کر حضور ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا۔ واقعہ غلط نہیں ہے۔ ضرور تمہاری آنکھوں نے برستے بادل دیکھے ہیں، لیکن قبل اس کے میں حقیقت بتاؤں تم سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد تم نے میرے استعمال کا کوئی کپڑا تو اپنے سر پر نہیں رکھ لیا تھا؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ آپ ﷺ کی وہ یمنی چادر جس کے جھرمٹ میں جبریلعلیہ السلام وحی لے کر آتے تھے اسے دوپٹے کی طرح البتہ میں نے سر پر ڈال

لیا تھا۔

حضور ﷺ کے سوال کا جواب دینے کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گوش برآواز ہو گئیں۔ نہایت بیتابی کے ساتھ وہ حقیقت کی نقاب کشائی کا انتظار فرما رہی تھیں کہ رحمت برساتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: یہ وہ بارش نہیں تھی جو آسمان کی کالی گھٹاؤں سے برستی ہے جس سے کپڑے بھیگتے ہیں اور زمین نم ہو جاتی ہے بلکہ یہ وہ نور کی بارش تھی جو عالم غیب میں ہر آن میرے اوپر برستی ہے۔ میرے نورانی جسم سے مس ہونے والے کپڑے کو جونہی تم نے سر پر رکھا، عالم غیب کے حجابات اٹھ گئے اور تمہاری آنکھوں نے عالم قدس سے برسنے والی بارش کا مشاہدہ کیا۔

اللہ اکبر! سوچنے کا مقام یہ ہے کہ جس رسول ﷺ کے جسم مبارک سے لگی ہوئی چادر کا یہ فیضان ہے کہ اس کے سائے میں غیب کے دروازے کھلتے ہیں۔ نظر کے حجابات اٹھ جاتے ہیں تو خود اس رسول اعظم ﷺ کے مشاہدۂ غیب کا کیا عالم ہوگا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

دنیا کی ہر شئے سے زیادہ محبوب ذات

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا پورا گھرانہ شمع رسالت ﷺ کا پروانہ تھا۔ سبھی سرور عالم ﷺ کے مخلص شیدائی تھے۔ خاندان میں ہر وقت ذات رسالت مآب ﷺ اور آپ کی دعوت کا چرچا رہتا تھا۔

ذکر سرکار ﷺ ہوتا رہا دیر تک
یاد میں ان کی روتا رہا دیر تک
اک ذرا دل نے چھیڑا تھا ذکر نبی ﷺ

عشق سیراب ہوتا رہا دیر تک

پاکیزہ ماحول نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ کا بیج بویا۔ دس سال حضور ﷺ کی مسلسل خدمت کرتے رہے۔ اس دوران حضور ﷺ کے بے مثل اخلاقِ عالی نے اتنا متاثر کیا کہ وہ اپنے مولیٰ ﷺ کے عاشق صادق بن گئے۔

جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دنیا اندھیری ہوگئی۔

سرکار اعظم ﷺ کی یاد ان کو ہر وقت تڑپاتی رہتی تھی۔ ان کی کوئی مجلس ایسی نہ ہوتی تھی۔ جس میں حضور ﷺ کا ذکر خیر نہ ہو۔ عہد رسالت ﷺ کا کوئی واقعہ کسی سے سنتے یا خود بیان کرتے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی آنکھیں نم ہو جاتیں اور شدت تاثر سے آواز بھر جاتی۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ اپنے آپ پر قابو نہ رہتا اور سخت بے چینی کے عالم میں مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتے۔ جب تک گھر پہنچ کر تبرکات رسول کی زیارت نہ کر لیتے چین نہ آتا تھا۔

دل میں ہو یاد تیری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

ایک دن حضور ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کر رہے تھے کہ میں نے کبھی کوئی ریشم حضور ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم نہیں چھوا۔ اور نہ کوئی خوشبو حضور ﷺ کے بدن نورانی سے زیادہ خوشبودار سونگی۔

باغ جنت میں بھی وہ خوشبو کہاں
جو خوشبو آقا ﷺ کے پسینے میں ہے

اسی طرح بیان کرتے کرتے فرط محبت مصطفیٰ ﷺ سے اتنے بے قرار ہوگئے کہ گریہ طاری ہوگیا۔ روتے، روتے جب عشق مصطفیٰ ﷺ نے جوش مارا تو زبان پر بے اختیار یہ الفاظ آگئے۔

"قیامت کے دن حضور ﷺ کی جب زیارت نصیب ہوگی تو عرض کروں گا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کا ادنیٰ غلام انس حاضر ہے۔ حضور ﷺ سے بے پناہ محبت اور عقیدت کا یہ اثر تھا کہ انہیں اکثر خواب میں سیدالانام ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی تھی۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ان کو دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب تھے"

مجھے ساری خوشیاں آپ ﷺ نے دیں
میری ساری خوشیاں آپ ﷺ کا غم
جب آپ ﷺ کا غم تڑپاتا ہے
رونے میں بڑا لطف آتا ہے
میری آنکھ کو ہر دم نم رکھنا
اے میرے کریم ﷺ کرم کرنا

صحیح بخاری میں خود حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تین ایسی باتیں ہیں جو کسی شخص میں پائی جائیں تو گویا اس نے ایمان کی حلاوت پائی۔

1......اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس کو ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہوں۔

2......جس سے محبت کرے اللہ کی خاطر کرے۔

3......اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹ کر جانے کو ایسا نہ پسند کرے جیسا کہ آگ میں پڑ جانے کو کرتا ہے۔

ستون تڑپ اٹھا

حضرت امام بخاری و مسلم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہما نے اس کی تخریج کی ہے اور دس سے زیادہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے روایت کیا ہے

(کتاب الشفاء جلد اول، ص 471)

ستون رونے لگا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مسجد نبوی ﷺ پر کھجور کی لکڑیوں کی چھت ڈالی ہوئی تھی تو حضور ﷺ ایک سوکھی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب منبر تیار کیا گیا تو ہم نے اس ستون سے اس طرح گریہ وزاری یعنی (رونے کی آواز) سنی جیسے بچہ جننے والی اونٹنی واویلا کرتی ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ستون کے رونے کی آواز سن کر تمام حاضرین بھی رونے لگے (از کتاب الشفاء جلد اول، ص 471)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے ستون کو تڑپنے اور بلکتے ہوئے دیکھ کر اس سے فرمایا:

"اگر تو چاہے تو میں تجھے اس بلوغ میں لوٹا دوں جس میں تو پہلے تھا۔ وہاں تجھ میں شاخیں نکل آئیں اور مکمل درخت بن جائے اور تیرے پھل، پھول آئیں اور اگر تو چاہے تو میں جنت میں تجھے لگا دوں اور اولیاء اللہ تیرے پھل کھائیں پھر حضور ﷺ نے اس کی جانب کان لگائے کہ کیا جواب دیتا ہے، جواب دیا، مجھے جنت میں لگا دیجئے تاکہ اولیاء اللہ میرے پھل کھائیں اور پرانا ہونے سے بچ جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں نے یہ کام کردیا۔ پھر فرمایا تو نے فانی گھر کو چھوڑ کر باقی رہنے والے گھر کو پسند کیا ہے۔

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی ساری کائنات
سو سوالوں سے ایک سوال اچھا
ہر نعمت کونین ہے دامن میں ہمارے
ہم صدقہ محبوب خدا ﷺ مانگ رہے ہیں

امام حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو زاروقطار رونے لگتے اور کہتے۔

خدا کے بندو! جب خشک لکڑی حضور ﷺ کی عظمت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ﷺ کی جدائی میں روتی ہے تو ہمیں آپ ﷺ کی زیارت کا اشتیاق اس سے کہیں زیادہ ہونا چاہئے۔(از کتاب الشفاء جلد اول،ص 473-472)

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے
عشق شہ بطحا ﷺ سے پہلے مفلس و خستہ حال تھا میں
نام محمد ﷺ کے میں قرباں اب وہ میرے حالات نہیں

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو دنیا تو دنیا، جنت کا بھی اختیار دیا ہے۔

تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام تو ٹھوکر مار کر مردوں کو زندہ کرتے تھے اور وہ بھی انسانوں کو زندہ کرتے تھے۔

میرے آقا و مولیٰ ﷺ کی شان یہ ہے کہ جس لکڑی میں نہ روح ہے نہ جسم ہے مگر حضور ﷺ کے دامن کی ہوا جسے لگ جائے تو اس سوکھی لکڑی میں بھی جان پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی لئے مولانا حسن بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جس کے دامن کی ہوا بادِ مسیحائی ہو

حضور ﷺ کا جلوۂ زیبا

حضرت حارث بن العمرو السھمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں منیٰ کے مقام پر آقا ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا تو لوگ آپ ﷺ کے اردگرد حلقہ بنائے بیٹھے تھے۔میں نے دیکھا کہ......

فتجی ء الاعراب فاذا رائو اوجهه قالوا هذا وجه مبارک

ترجمہ: جب بھی کوئی دیہاتی آپ ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت سے مشرف ہوتا، وہ پکار اٹھتا کہ یہ چہرہ اقدس اللہ کے نور کا مظہر اتم ہے (ابوداؤد جلد اول، ص 243/شاہکار ربوبیت ص 76)

دیکھنے والے کہا کرتے تھے اللہ اللہ
یاد آتا ہے خدا دیکھ کر صورت تیری
مصطفیٰ ﷺ مل گئے خدا خدا کہتے کہتے
خدا مل گیا مصطفیٰ ﷺ کہتے کہتے

چہرہ مصطفیٰ ﷺ کے انوار

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کے اعجاز کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ ایک اندھیری رات میں مجھ سے سوئی زمین پر گر پڑی۔ میں تلاش کر رہی تھی۔

فکشفت ون وجه رسول فتبنت الابرة بشعاع رسول اللہ ﷺ

کہ اچانک حضور ﷺ کے چہرہ مبارک سے شعاعیں نکلنا شروع ہو گئیں۔ اس چمک کی وجہ سے مجھے گم شدہ سوئی مل گئی۔

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے تیرے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

(ابن عساکر جلد اول ص 234/شاہکار ربوبیت ص 200)

یہ صرف ایک مرتبہ کا واقعہ یا اتفاقیہ معاملہ نہ تھا بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

کنت ادخل الخیط فی الابرة حال الظلمة لبیاض رسول اللہ ﷺ

میں ہمیشہ رات کی تاریکی میں چہرۂ مصطفیٰ ﷺ کے نور کی روشنی میں سوئی میں دھاگہ

ڈال لیا کرتی تھی (الخصائص الکبریٰ جلد اول ص 156 / شاہکار ربوبیت ص 288)

ایک یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ بشر کے ساتھ ساتھ نور بھی ہیں۔ عام انسانوں کی طرح نہیں بلکہ آپ ﷺ کے جلوۂ زیبا کی چمک سے گھر تو گھر سارے کا سارا عالم روشن ہو جاتا ہے حتی کہ چاند و سورج بھی آپ ﷺ کے نور سے روشن و تاباں ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ کی نورانیت اس قدر اعلیٰ ہے کہ اگر وہ کہیں کمرے میں تشریف لے جائیں تو کمرہ نور سے جگمگا اٹھے اور اگر حضور ﷺ کا عشق مسلمان کے سینے میں آ جائے تو مسلمان کا دل اللہ کے نور سے مہکتا ہے۔

اے دردِ محبت ابھی کچھ اور فزوں ہو
دیوانے تڑپنے کی ادا مانگ رہے ہیں

حجرِ اسود چمٹ گیا

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حضور ﷺ کو لے کر واپس اپنے خاندان میں جانے لگے تو خواہش ہوئی کہ جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر لینا چاہئے۔

میں آپ ﷺ کو اٹھا کر حرم کعبہ لے گئی۔ طواف شروع کرنے سے پہلے میں نے چاہا کہ حجر اسود کو بوسہ دوں لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب حجر اسود نے آپ ﷺ کو دیکھا تو اپنی جگہ سے حرکت کر کے آپ ﷺ کی طرف بڑھا حتیٰ کہ چہرۂ مصطفیٰ ﷺ سے چمٹ کر اس نے بوسے لینے شروع کر دیئے۔

اے شاہ زمن اب تو زیارت کا شرف دے
بے چین ہیں آنکھیں مری بے تاب جبیں ہے

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ان الفاظ سے بیان کیا ہے۔

"جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر بتوں کے پاس گئیں تو ہبل اور دیگر تمام بتوں نے آپ ﷺ کی تعظیم کی خاطر سر جھکا دیا اور جب آپ ﷺ کو لے کر حجر اسود کے پاس پہنچیں تو وہ دیکھتے ہی آپ ﷺ کی طرف بڑھا اور آپ ﷺ کے چہرہ ﷺ مبارک کے ساتھ چمٹ گیا

(المظہری جلد 6، ص 528، از کتاب: شاہکار ربوبیت ص 289)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق صرف انسانوں، حیوانوں، چرند اور پرند، شجر کو ہی نہیں بلکہ جنتی پتھر حجر اسود بھی محبت رکھتا ہے اور آپ ﷺ کو جانتا ہے۔

انسانو حیوان و چرند، پرند ہی کیا
حجر اسود بھی عاشق ہے آقا ﷺ تیرا

خونِ مصطفیٰ ﷺ میں خوشبو

حضو ﷺ کا جسم اطہر نور علیٰ نور ہونے کی وجہ سے خوشبوؤں کا منبع ومرکز تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے جسم کے ہر حصے سے خوشبو آتی حتیٰ کہ آپ ﷺ کے خون مبارک میں بھی عجیب قسم کی مہک تھی۔

امام حاکم، حضرت بزار، حضرت طبرانی رحمتہ اللہ علیہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بیان کیا ہے کہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے پچھنے لگوائے ان کی وجہ سے جو خون برتن میں جمع ہوا، آپ ﷺ نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو کہیں باہر دفن کر آؤ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب یہ خون مبارک لے کر باہر آئے تو سوچا کہ اسے کہاں دفن کروں؟

اچانک خیال آیا کہ آج تو اسے بطور تبرک پی ہی لینا چاہئے کیونکہ ایسا موقع دوبارہ شاید نہ آئے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے یہ سوچ کر وہ خون مبارک پی لیا۔

تبلغ رسول ﷺ فعله فقال اما انه لا تصيبه النار

حضور ﷺ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

عبداللہ بن زبیر کے جسم کو (جہنم کی) آگ نہیں جلا سکتی (شرح الشفاء جلد اول ص 161 / از کتاب: شاہکار ربوبیت ص 444)

اس سے یہ معلوم ہوا کہ جس نبی ﷺ کے جسم مبارک سے نکلنے والے مبارک خون کی یہ شان ہو کہ جو پی لے وہ جنتی ہو جائے تو ذات پاک مصطفیٰ ﷺ کی شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

خدا کی عظمتیں کیا ہیں محمد مصطفے جانے
مقام مصطفیٰ کیا ہے محمد ﷺ کا خدا جانے

عشق کی حیرت انگیز داستان

سنن سعید منصور میں حضرت عمرو بن سائب رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد گرامی حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب غزوۂ احد میں حضور ﷺ کا لب مبارک زخمی ہوا اور اس سے خون بہنے لگا۔ حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ سے شدت جذبات سے رہا نہ گیا اور انہوں نے بہترین موقع جانتے ہوئے اپنا منہ مبارک ہونٹوں پر رکھ کر خون چوسنا شروع کر دیا اور اتنا چوسا کہ ہونٹ مبارک سفید ہو گیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے مالک (رضی اللہ عنہ) چھوڑ دو ایسا نہ کرو کہ اس پر ان صحابی رسول نے عرض کیا۔

یارسول اللہ ﷺ لا اللہ امجد ابدا

(یعنی) پیارے آقا ﷺ اس نعمت کو کیسے چھوڑ دوں۔

جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس نے یہ عمل فقط میرے عشق و محبت میں کیا ہے تو خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا:

من اراد ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا

(یعنی) جو شخص چاہتا ہے کہ وہ کسی جنتی کو دیکھے وہ اس نوجوان کو دیکھ لے۔

میں گدا ہوں مگر ان کے در کا
جو کہ سلطان کون و مکاں ہیں
یہ غلامی بڑی مستند ہے
میرے سر پہ ہے تاج بلالی
اور کوئی بھی اپنی تمنا نہیں
ان کے پیاروں کی پیاری ادا چاہیئے

(المواہب الدنیہ جلد اول ص 284 / از کتاب: شاہکار ربوبیت ص 450)

پہاڑ کا عشق نبی ﷺ میں جھومنا

بعض اوقات جب آپ ﷺ اپنے غلاموں کے ساتھ کسی پہاڑ پر تشریف فرما ہوتے تو وہ خوشی کے مارے عشق رسول ﷺ میں کیف و مستی کے عالم میں جھومنے لگ جاتا کہ آج مجھے آپ ﷺ کے مبارک قدموں کا بوسہ نصیب ہوا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ احد پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ اس موقع پر حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ احد نے خوشی و مسرت سے جھومتے ہوئے حرکت کی۔

فضربه النبی ﷺ برجله وقال اثبت فانما علیک نبی و صدیق وشهیدان

ترجمہ: آپ ﷺ نے اس پر پاؤں مارا اور فرمایا ٹھہر جا۔ تجھ پر ایک نبی ﷺ ایک

صدیق اور دو شہید ہیں۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص 563، از کتاب/ شاہکار ربوبیت ص 410)

ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

اس سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ اللہ کی عطا سے غیب جانتے ہیں۔ اسی لئے شہادت سے پہلے حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بتا دیا گیا کہ کل یہ دین حق کی راہ میں شہید کر دیئے جائیں گے۔

دنیا میں انسان کے کسی سے محبت کرنے کی وجوہ یہ ہو سکتی ہیں کہ:

اس کا ظاہری حسن و جمال، اس کا حسن سلوک، احسان و مہربانی، سیرت کا بہتر ہونا وغیرہ۔ جب آپ ﷺ کے حسن و جمال اور محاسن و کمالات کا ذکر کیا جائے اور واضح کیا جائے کہ یہ تمام حسن و جمال آپ ﷺ کے در کی خیرات ہیں تو امتی محسوس کرے گا کہ یہ تمام کمالات جو منتشر نظر آ رہے ہیں جس ہستی میں جمع ہیں، میں کیوں نہ اپنی محبت و شوق کا اسے مرکز بناؤں؟

اسی سے اس کے دل و نگاہ کو پاکیزگی نصیب ہوتی ہے اور شب و روز آپ ﷺ کے حسن و جمال کی ایک جھلک دیکھنے کی تمنا و آرزو کو اپنی منزل بنا لیتا ہے۔

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار ﷺ آنکھوں میں

اور اس کی زندگی کا مقصد محبوب کا دیدار ہوتا ہے

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہیں ساری بہار آنکھوں میں

اب اس کی آنکھیں آپ ﷺ کی نعت سن کر آنسو برساتی ہیں

یاد نبی پاک ﷺ میں روئے جو عمر بھر

مولیٰ مجھے تلاش اسی چشم تر کی ہے

اب مدنی مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام پڑھنا اس کے لئے روحانی غذا بن جاتا ہے۔

میرا دل بھی تو، دلدار بھی تو

ساز بھی تو، سامان بھی تو

میری جان بھی تو، ایمان بھی تو

اس کے شہر، گلیاں اور دیار کے ہجر و فراق میں تڑپنا اسے سکون بنا دیتا ہے۔

عشق میں آپ ﷺ کے ہم تڑپتے تو ہیں

پر تڑپ میں بلالی ادا چاہئے

اور اگر کسی مسلمان کو یہ حالت و کیفیت نصیب ہو جائے تو اس کی قسمت پر ملائکہ علیہم السلام رشک کرتے ہیں اور عاشق جب اس مقام کو پالیتا ہے کہ اس کے کھانے، پینے، سونے، جاگنے، چلنے پھرنے میں تصور یا ﷺ بس جاتا ہے تو وہ فنا فی الرسول ﷺ ہو جاتا ہے۔

فنا ہوجاؤں میں اتنا تیری ذات عالی میں

جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دیدار ہوجائے

جب وہ فنا فی الرسول ﷺ ہو جاتا ہے تو پیارے آقا ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا دیتے ہیں اور جسے پیارے مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچا دیں، وہ حضرت صدیق و عمر، عثمان و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین بن جاتے ہیں۔ کبھی کوئی امام اعظم رضی اللہ عنہ اور کوئی غوث اعظم رضی اللہ عنہ تو کوئی مجدد اعظم، تو کوئی مفتی اعظم رضی اللہ عنہ بن جاتے ہیں۔

جب انہیں دنیا دیکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ یاد آجاتا ہے۔

مگر افسوس! آج مسلمانوں کے دلوں سے حضور ﷺ کا عشق ختم ہو رہا ہے، اسی لئے

مسلمان دنیا بھر میں پریشان ہیں۔آج کا نوجوان تو سائنسی باتوں پر فوراً عمل کرے گا، اسے مانے گا مگر عشق رسول ﷺ کی باتیں کریں گے تو وہ کہے گا کہ ہمیں سمجھ میں نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کے دلوں میں حضور ﷺ کے عشق کی شمع فروزاں فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضور ﷺ کو اپنا سب کچھ ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

رسول پاک ﷺ کے ایمان افروز واقعات

سرور کونین ﷺ کی پہلی زیارت جب حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہ نے کی:

(1)......سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میں مولد النبی (جائے ولادت) میں داخل ہوئی تو دیکھا آپ ﷺ دودھ سے بھی سفید اون کے کپڑے میں ملبوس ہیں اور نیچے سبز رنگ کا بچھونا ہے۔آپ ﷺ سوئے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے جسم اطہر سے خوشبو کے حلے پھوٹ رہے تھے (انسان العیون جلد اول ص 147)

حسن و جمال میں گم ہوگئی

(2)......سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کپڑے کو چہرہ اقدس سے ہٹایا گیا تو میں آپ ﷺ کے حسن و جمال میں اس طرح گم ہوگئی کہ مجھے جگانے کی ہمت نہ رہی (انسان العیون جلد اول، ص 147)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ ان الفاظ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ جگانا چاہا مگر میں آپ ﷺ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر رہ گئی (مدارج النبوت جلد 2، ص 19)

نوری شعاعیں آسمان تک

(3)......حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں کچھ سنبھلی تو میں نے نزدیک ہو کر آپ ﷺ کے سینہ اقدس پر ہاتھ رکھا۔ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا جب آپ ﷺ نے آنکھیں کھولیں تو میں نے دیکھا کہ آنکھوں سے ایک نور نکل رہا ہے اور اس کی شعاعیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان (جبین مقدس پر) بوسہ دیا اور گود میں اٹھا لیا (آثار: الحمد یہ لاحمد زینی دحلان جلد اول، ص 47)

آپ ﷺ کو لے جانا میرا تقاضا بن گیا

(4)......صاحب سیرت حلبیہ نے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ جب لینے گئی تھی تو مجبوری تھی کہ کوئی بچہ نہ ملا تھا لیکن جب زیارت سے مشرف ہوگئی تو اب آپ ﷺ کو لے جانا میرا تقاضا بن گیا (سیرت حلبیہ جلد اول ص 147)

سرکار ﷺ کی برکت

(5)......سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے ایک پستان سے ان دنوں دودھ نہیں آ رہا تھا۔ اس ضمن میں امام ہمدانی سبعیات میں سیدہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ میرے ایک پستان سے دودھ نہیں آتا تھا۔ جب میں نے آپ ﷺ کو دودھ پیش کیا تو آپ ﷺ کی برکت سے اس سے بھی دودھ جاری ہو گیا

(انسان العیون جلد اول، ص 147)

عدل وانصاف

(6)......امام ابن سبع علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتیں۔ میں جب آپ ﷺ کو دایاں دودھ پیش کرتی تو آپ ﷺ نوش فرماتے پھر بائیں جانب رخ انور کرتی تو آپ ﷺ دودھ پینے سے انکار فرمادیتے (سبل الہدیٰ جلد اول، ص 477)

علماء امت نے بیان کیا کہ یہ اعراض عدل وانصاف کے تقاضے پورا کرنے کے لئے تھا۔ یہ اعراض عدل کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ ﷺ کو علم تھا کہ میرے ساتھ دودھ پینے میں میرا دوسرا بھائی بھی شریک ہے (سبل الہدیٰ جلد اول، ص 477)

حجرِ اسود آقا ﷺ کے چہرہ سے چمٹ گیا

(7)......حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رات گزارنے کے بعد جب ہم نے صبح واپسی کا ارادہ کیا تو خواہش ہوئی کہ جانے سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کرلینا چاہیئے چنانچہ میں آپ ﷺ کو اٹھا کر حرم کعبہ میں لے گئی۔ طواف شروع کرنے سے پہلے میں نے چاہا کہ حجر اسود کو بوسہ دوں لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب آپ ﷺ کو حجرِ اسود نے دیکھا تو اپنی جگہ سے حرکت کرکے آپ ﷺ کی طرف بڑھا حتیٰ کہ چہرۂ اقدس کے ساتھ چمٹ کر اس نے بوسے لینے شروع کردیئے۔

بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ اس روایت کو یوں نقل کرتے ہیں۔ یہ منقول ہے کہ جب حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر حرم کعبہ میں گئیں تو تمام بتوں نے اپنے سروں کو جھکا دیا۔ وہ آپ ﷺ کو حجر اسود کے پاس لے کر پہنچیں تو وہ دیکھتے ہی آپ ﷺ کی طرف بڑھ کر آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کے ساتھ چمٹ گیا

(تفسیر مظہری جلد 6، ص 528)

سواری کا کعبہ کی طرف تین دفعہ سجدہ

(8)......طواف کعبہ سے فارغ ہو کر میں نے حضور اکرم نور مجسم ﷺ کو جب اپنے آگے سواری پر بٹھایا تو میری سواری نے کعبہ کی جانب تین دفعہ سجدہ کیا اور آسمان کی طرف سر اٹھایا (المواہب الدنیہ جلد اول، ص 152)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے یہی بات یوں بیان کی ہے جب سواری کعبہ کے سامنے آ گئی تو اس نے تین سجدے کئے

(مدارج النبوت جلد 2، ص 20)

سواری کی ایمان افروز گفتگو

(9)......آپ ﷺ کی والدہ محترمہ اور دادا مکرم کی اجازت اور طواف کعبہ کے بعد جب سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اوران کا شوہر واپس لوٹنے لگے اور آپ ﷺ کو سواری پر بٹھایا گیا تو وہ سواری جو لاغر کمزور تھی، دفعتاً تندرست وتوانا ہوگئی اور رفتار میں اتنی تیز کہ دیگر تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ دیگر خواتین حضرت حلیمہ سے بار بار سوال کرتیں کہ کہیں آپ نے اپنی سواری تبدیل تو نہیں کر لی؟ انہوں نے فرمایا سواری تو نہیں بدلی، سوار بدلا ہے۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ میری سواری جھوم جھوم کر چلتی اور کبھی کبھی گنگناتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے کہہ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قسم! آج مجھے اللہ تعالیٰ نے عظیم شان عطا کر دی ہے۔ موت کے بعد دوبارہ زندگی، کمزوری کے بعد پھر طاقت عنایت کر دی ہے۔ اے بنی سعد کی عورتو! تم غفلت میں رہیں، تمہیں پتہ ہے میری پشت پر کون سوار ہے؟ میری پشت پر

سید الانبیا ﷺ اور رب العالمین کا محبوب سوار ہے (انسان العیون جلد اول، ص 148)

بکریوں نے مبارک باد دی

(10)......گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ جب سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر جارہی تھیں تو راستہ میں بکریوں کا ایک ریوڑ چر رہا تھا۔ وہ آپ ﷺ کی سواری کے آگے آئیں اور کہنے لگیں۔ اے حلیمہ تجھے جان لینا چاہئے کہ تیری گود میں پروردگار عالم کے رسول محمد ﷺ ہیں جو تمام فرزندانِ آدم سے افضل ہے۔

(مدارج النبوت جلد 2، ص 20)

پتھروں کا سلام......درختوں کا استقبال

(11)......قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ حضرت حلیمہ سعدیہ کی واپسی پر راستے کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جہاں جہاں سے آپ ﷺ کی سواری گزرتی، وہاں وہاں سبزہ اگ آتا، پتھر آپ ﷺ کو سلام عرض کرتے، درخت اپنی ٹہنیوں سمیت جھک کر استقبال کرتے (تفسیر مظہری جلد 6، ص 528)

علاقہ کی شادابی

(12)......حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب آپ ﷺ کو لے کر بنی سعد کے علاقہ میں پہنچیں تو وہ علاقہ جہاں قحط سالی کی وجہ سے گھاس تک نظر نہ آتی تھی۔ آج اتنا سرسبز وشاداب ہو چکا تھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس شادابی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حلیمہ کہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی وسیع زمین ہماری زمین سے بڑھ کر کوئی سرسبز نہیں (انسان العیون جلد 1، ص 148)

بنی سعد کے ہر گھر سے کستوری کی خوشبو

(13)......جب آپ ﷺ کی سواری حضرت حلیمہ کے ہاں پہنچ گئی تو کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ کی برکت سے بنی سعد کے ہر گھر سے کستوری کی طرح خوشبو آتی تھی (سبل الہدیٰ جلد اول ص 473)

دستِ مبارک کی برکت سے شفا

(14)...... امام محمد بن یوسف شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کی محبت اس طرح راسخ ہو چکی تھی کہ اگر کوئی بھی ان میں بیمار ہو جاتا تو وہ آ کر آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر اپنے جسم کے ساتھ مس کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے فی الفور اس کی تکلیف کو رفع کر دیتا (سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول، ص 472)

دستِ اقدس کا فیضان

(15)......قحط کے دن تھے۔ بکریاں بہت کم دودھ دیتی تھیں۔ ایک بکری جس کا نام ''اطلال'' رکھا گیا تھا۔ اس کے تھنوں کو حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے مس فرمایا۔ اس کی برکت کا تذکرہ امام ابو نعیم کی زبانی سنئے۔ رسول پاک ﷺ نے ان کی بکری (جس کو طلال کہا جاتا تھا) کے تھنوں کو مس فرمایا تو صبح و شام جب چاہتے اس سے دودھ دھو لیتے حالانکہ ان ایام میں قحط سالی کی وجہ سے سبزہ تک نہ تھا (دلائل النبوت جلد اول، ص 159)

بکری کا سجدہ اور بوسہ

(16)......حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں اپنے صحن میں آپ ﷺ کو گود میں لئے بیٹھی تھی کہ اتنے میں میری بکریاں آ گئیں۔

وہ تمام میرے پاس سے گزرتی گئیں لیکن ایک نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کے سر

اقدس کو چوم لیا اور سجدہ کیا (انسان العیون جلد اول، ص 148)

پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے

(17)......آپ ﷺ کے پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے تھے (تفسیر مظہری، جلد 6، ص 527)

کھیل کود سے اجتناب

(18)......آپ ﷺ کو کھیل کود سے لگن نہ تھی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب بچوں کو کھیلتا دیکھتے تو آپ ﷺ اجتناب فرماتے (سبل الہدیٰ جلد اول ص 473)

سیدہ حلیمہ کے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ رہی

(19)......جب نور مجسم ﷺ کا حلیمہ سعدیہ کے گھر وجودِ مسعود جلوہ گر ہوا تو ان کا گھر بغیر چراغ جلائے روشن رہتا۔ محدث ابن جوزی نقل کرتے ہیں کہ سیدہ حلیمہ فرمایا کرتی تھیں جن دنوں میں رسول پاک ﷺ کو دودھ پلایا کرتی تھیں، ان دنوں مجھے چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی (المیلا دالنبوی ص 54)

آپ ﷺ کی نشو ونما

(20)......اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی نشو ونما بھی دوسرے بچوں سے ممتاز فرمائی۔ دن میں آپ ﷺ اتنا بڑھتے کہ دوسرا بچہ ایک ماہ میں بھی اتنا نہ بڑھتا۔ ایک ماہ میں آپ ﷺ ایک سال کے برابر بڑھتے۔ سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ ایک دن میں اتنا جواں ہوتے جتنا دوسرا بچہ مہینے میں اور مہینے میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا بچہ سال میں بڑھتا ہے (الوفا با حوال المصطفیٰ جلد اول، ص 109)

اٹھتے بوٹوں کی نشوونما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

☆امام زرقانی علیہ الرحمہ نے شواہد النبوت کے حوالے سے آپ ﷺ کی نشوونما کے متعلق بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ تین ماہ کی عمر میں قدموں پر کھڑے ہونے لگے۔ چار ماہ کی عمر میں دیوار کے سہارے چلنے لگے۔ پانچ ماہ کی عمر میں بغیر سہارے کے چلنے لگ گئے۔ جب عمر چھ ماہ ہوئی تو آپ ﷺ تیز چلنے لگے۔ سات ماہ کی عمر میں ہر طرف بھاگ دوڑ فرمانے لگے۔ آٹھ ماہ کی عمر میں فصیح و بلیغ گفتگو فرمانے لگے۔ دس ماہ کی عمر میں بچوں کے ساتھ تیراندازی شروع فرمائی (زرقانی شریف جلد اول، ص 148)

کبھی بستر میں بول و براز نہیں کیا

(21)......جس طرح چھوٹے بچے بستر پر ہی بول و براز کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے بستر پر کبھی بھی پیشاب نہیں کیا۔ بلکہ آپ ﷺ کے بول و براز کے لئے وقت مقرر تھا۔ میں اس وقت آپ ﷺ کو بستر سے نیچے اتار دیتی۔ پھر آپ ﷺ رفع حاجت کرتے۔

گیارہویں صدی کے مجدد شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی کپڑوں پر بچوں کی طرح پیشاب نہیں فرمایا (مدارج النبوت جلد 2، ص 21)

غیب سے نظافت کا انتظام

(22)......حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں دودھ پلانے کے بعد میں آپ ﷺ کے مبارک منہ کو صاف کرنے یا دھونے کا ارادہ کرتی تو غیب سے کوئی یہ عمل

کر دیتا تھا۔ دودھ پلانے کے بعد میں ارادہ کرتی کہ آپ ﷺ کا منہ صاف کروں یا دھوؤں تو مجھ سے پہلے ہی غیب سے نظافت کا انتظام کر دیا جاتا (مدارج النبوت جلد 2، ص 21)

کبھی ستر بے پردہ نہ ہونے پاتا

(23)...... آپ ﷺ کی رضاعی والدہ ماجدہ یہ بھی کہتی ہیں۔ اکثر اوقات میں آپ ﷺ کا ستر ڈھانپا رہتا۔ اگر کسی وقت بے پردہ ہوتا تو حرکت و بے اطمینانی کا اظہار کرتے۔ اگر مجھ سے تاخیر ہو جاتی تو غیب سے ستر ڈھانپنے کا انتظام ہو جاتا (مدارج النبوت جلد 2، ص 21)

ہر روز آفتاب کی طرح نور کا ڈھانپنا

(24)...... روزانہ آپ ﷺ پر آفتاب کی طرح نور کا نزول ہوتا جو آپ ﷺ کو ڈھانپ لیتا اور کچھ دیر بعد وہ پوشیدگی از خود ختم ہو جاتی اور آپ ﷺ ظاہر ہو جاتے۔

روزانہ آپ ﷺ پر آفتاب کی مثل نور اترتا اور آپ ﷺ کو ڈھانپ لیتا اور پھر کچھ دیر بعد از خود ختم ہو جاتا (مدارج النبوت جلد 2، ص 21)

کبھی ضد نہیں کی اور نہ کبھی روئے

(25)...... ضد کرنا اور بات بات پر رونے لگ جانا بچوں کی عادت ہوتی ہے مگر آپ ﷺ کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ آپ ﷺ بچوں کی طرح نہ روتے، نہ ضد فرماتے (مدارج النبوت جلد 2 ص 21)

زبان کھولتے ہی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی

(26)...... سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر محبوب خدا ﷺ نے اس دنیا میں

جب زبان کھولی تو آپ ﷺ کی زبان سے جو الفاظ نکلے وہ اپنے محبوب حقیقی کی حمد وثناء پر مشتمل تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سب سے اولین گفتگو جو آپ ﷺ نے فرمائی وہ ان کلمات پر مشتمل تھی۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور بزرگ ہے اور تمام حمد اسی اللہ کے لئے ہے۔ صبح وشام اس کی تسبیح ہے (السیرۃ النبویہ جلد اول، ص 228)

ہر کام سے پہلے تسمیہ پڑھنا

(27)...... یہ بھی واضح رہے کہ جب سے آپ ﷺ نے کلام کرنا شروع فرمایا ہر بات سے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے تھے۔

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کہے بغیر کسی شے کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے (انسان العیون جلد اول، ص 151)

وصال کے وقت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے اشعار

(28)...... حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے وصال کا وقت آیا تو سرورِ کونین ﷺ ان کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ کی عمر پانچ سال تھی۔ والدہ ماجدہ نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کو دیکھا اور یہ اشعار پڑھے اور الوداع کہا......

ترجمہ= اے یتیم بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ذوالجلال والاکرام کی طرف سے تو تمام مخلوق کی طرف نبی ہے تو تمام روئے کائنات کے لئے اسلام جیسے دین کا اعلان کرنے والا ہے اور اپنے والد ابراہیم کے اعلیٰ دین کا، کہ اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت سے منع فرمایا ہے (حضور ﷺ کی رضاعی مائیں، ص 61)

☆اس کے بعد فرمایا "ہر زندہ پر موت آنے والی ہے، ہر نیا بوسیدہ ہونے والا ہے، ہر

بڑا فنا ہو جائے گا، میں فوت ہو جاؤں گی مگر میرا ذکر باقی رہے گا۔ یقیناً میں نے پاکیزہ بیٹا جنا ہے اور میں تمام مخلوق کے لئے خیر و برکت چھوڑے جا رہی ہوں (مواہب الدنیہ جلد اول، ص 169)

گیسوئے عنبرین بغیر کنگھی کے آراستہ ہوتے

(29)...... جب مصطفیٰ جان رحمت ﷺ صبح کو نیند سے بیدار ہوتے اور جناب ابو طالب کے بچوں کی مجلس کو اپنے جمال جہاں آرا سے آراستہ کرتے تو اس وقت ان کے سب بال بکھرے ہوئے ہوتے، لیکن آقا کریم ﷺ کے گیسوئے عنبرین بغیر کنگھی کے آراستہ ہوتے اور بغیر سرمہ ڈالے چشم عالم بین سرمگیں ہوتیں (شواہد النبوت ص 74)

سرکار کریم ﷺ کا خون مبارک پینے پر دوزخ حرام

(30)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے جو خون نکلا وہ ایک قریشی غلام نے پی لیا۔

تو حضور ﷺ نے فرمایا جا تو نے اپنے نفس کو دوزخ سے بچا لیا۔

(خصائص الکبریٰ، زرقانی علی المواہب جلد 4، ص 229)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، سرور کونین ﷺ کا خون پی گئے تھے جبکہ پچھنے لگوا کر خون ان کو دیا تھا کہ جاؤ باہر کہیں ایسی جگہ چھپا دو جہاں کوئی نہ دیکھے وہ باہر نکل کر پی گئے جب واپس آئے تو فرمایا کہ کیا کر آئے؟ عرض کیا ایسی جگہ چھپا آیا ہوں جہاں کوئی نہ دیکھے۔

فرمایا شاید تو پی آیا ہے؟ عرض کیا ہاں! کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جس میں آپ ﷺ کا خون ہوگا اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔ فرمایا جا تو بھی دوزخ کی آگ سے بچ گیا پھر فرمایا افسوس ان لوگوں پر جو تجھے قتل کریں گے اور افسوس کہ تو ان سے نہ بچے گا (مستدرک،

کنز العمال، شفاء شریف، بزار، ابو یعلیٰ، بیہقی، خصائص الکبریٰ، جلد اول ص 68، زرقانی جلد 4، ص 230)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ خون اقدس کا ذائقہ کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا ذائقہ شہد کی طرح اور خوشبو کستوری جیسی تھی (شرح شفاء شریف)

سرکار ﷺ دن اور رات میں برابر دیکھتے

(31)......ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے کہ دن کی روشنی میں دیکھتے تھے (خصائص الکبریٰ جلد 1 ص 61، شفاء شریف جلد اول، ص 68، زرقانی علی المواہب، جلد 4، ص 83)

ولادت کی خوشی منانے پر ابولہب کے عذاب میں تخفیف

(32)...... جب ابولہب مرگیا تو وہ اپنے بعض گھر والوں (حضرت عباس بن عبدالمطلب) کو برے حالات میں دکھایا گیا۔ دیکھنے والے نے ابولہب سے کہا۔ موت کے بعد تجھے کیا پیش آیا۔ ابولہب نے کہا تمہارے بعد مجھے کچھ نرمی یا راحت نہیں ملی۔ صرف ایک بات ہے میں ابہام اور سبابہ کے درمیان چھوٹے سے گڑھے میں سے (حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں) اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کے باعث پانی پلایا جاتا ہے (بخاری شریف، جلد سوم، کتاب النکاح، حدیث 93، ص 71، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حضور ﷺ، حضرت آدم سے پہلے بھی نبی تھے

(33)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے

عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔اس وقت جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے (ترمذی، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1543، ص 667، مطبوعہ فرید بک لاہور)

حضور ﷺ کے سبب امت پر وسوسے معاف

(34)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے سبب میری امت سے وہ امور جوان کے دلوں میں وسوسے ڈالیں، جب تک اس پر وہ عمل نہ کریں یا اس کے ساتھ کلام نہ کریں، معاف کردیئے گئے ہیں (بخاری شریف جلد اول، کتاب العتق، حدیث نمبر 2354، ص 994، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

سرور کائنات ﷺ کو اختیار دیا گیا

(35)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ اور جبریل علیہ السلام مکہ معظّمہ میں کوہِ صفا پر تھے۔حضور ﷺ نے فرمایا اے جبریل علیہ السلام! قسم ہے اس ذاتِ اقدس کی جس نے تجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔شام کو آل محمد ﷺ کے پاس ایک مٹھی بھر آٹا اور ایک ہتھیلی بھر ستو بھی نہیں ہوتا۔

بس یہ فرما ہی رہے تھے کہ آسمان سے ایک سخت آواز آئی۔فرمایا: جبریل یہ کیا ہے؟ عرض کیا اسرافیل کو آپ کے پاس حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے۔چنانچہ وہ حاضر ہو گئے اور کہا آپ ﷺ نے ابھی جو کلام فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے سنا:

تو مجھے آپ کے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے کر بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ میں وہ آپ کی خدمت میں پیش کردوں اور تہامہ کے پہاڑوں کو زمرد، یاقوت، سونا اور چاندی بنادوں۔اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو میں ابھی یہ کام کردیتا ہوں۔آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں

نبی بادشاہ بنیں یا نبی بندے؟ جبریل نے آپ کی طرف تواضع اختیار کرنے کا اشارہ فرمایا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا میں نبی بندہ بننا چاہتا ہوں (ترمذی، زرقانی جلد 4، ص 322، طبرانی اسامہ جلد اول، ص 199، اسد الغابہ جلد اول، ص 237، ابن کثیر جلد دوم، ص 374)

سرورِ کونین ﷺ سب سے پہلے اپنی قبرانور سے نکلیں گے

(36)...... نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا تو سب سے پہلے میں باہر آؤں گا (ترمذی شریف)

جنت کا دروازہ مصطفیٰ کریم ﷺ کھولیں گے

(37)...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت میں ہی سب سے پہلے جنت کا حلقہ ہلاؤں گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے میرے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا اور مجھ کو اس میں داخل کیا جائے گا جبکہ میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے۔

ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں سرکا ﷺ کی آمد

(38)...... حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن جب حضور ﷺ کے لئے زمین شق ہوگی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے جو کہ آپ ﷺ کی تعظیم کا حق ادا کریں گے۔

نہر کوثر کا سرکا ﷺ کو تحفہ

(39)...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول محتشم ﷺ نے فرمایا دریں اثناء کہ میں جنت کی سیر کر رہا تھا۔ میرے سامنے ایک نہر پیش کی گئی جس کے دونوں

کناروں پر موتیوں کے خیمے نصب تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کوثر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے

(شفاء شریف جلد اول، ص 304)

نہر کوثر کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا

(40)......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جہاں سے یہ نہر بہہ رہی ہے اس کی زمین پر موتیوں اور یاقوت کا فرش بچھا ہوا ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر وہ خیرِ کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔

آقائے دو جہاں ﷺ کی شان کے مطابق ایک ہزار محلات

(41)......ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت کی ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں "ولسوف یعطیک ربک فترضی" مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ایک ہزار محلات جنت میں عطا فرمائے ہیں اور ہر محل میں آپ ﷺ کی شان کے عین مطابق ازواج وخدام ہیں۔

ستر ہزار فرشتوں کی بارگاہ رسالت میں حاضری

(42)......ابن مبارک اور ابن ابی الدنیا نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی طلوع ہونے والی فجر نہیں ہے مگر یہ کہ ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور وہ اپنے بازوؤں کو نبی پاک ﷺ کی قبر انور پر رکھتے ہیں اور اس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور آپ ﷺ کے لئے رفع درجات کی دعا کرتے ہیں اور آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں۔

یہاں تک کہ شام ہوجاتی ہے۔ جب شام ہوجاتی ہے تو وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اور

ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اوراسی طرح کرتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہوجاتی ہے یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا جب قیامت ہوگی تو نبی رحمت ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں باہر تشریف لائیں گے (خصائص الکبریٰ)

سرکار دوعالم ﷺ پر بادل کا سایہ

(43)......بچپن میں سرکار دوعالم ﷺ اپنے چچا ابوطالب کی معیت میں شام کے سفر پر روانہ ہوئے۔ راستہ میں راہبوں کی خانقاہ کے پاس سے گزر ہوا۔ وہاں ایک بڑا راہب رہتا تھا۔ اس کا نام بحیرہ تھا۔ وہ کسی کی ملاقات کیلئے اپنی خانقاہ سے باہر نہ نکلتا تھا، لیکن جب اہل مکہ کا یہ قافلہ جس میں تاجدار کائنات ﷺ بھی تھے۔ اس نے اس خانقاہ کے پڑوس میں قیام کیا تو وہ خود ہی باہر آیا۔ قافلے والوں کو بڑے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے رسول پاک ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور سب کو کہا "یہ سارے جہانوں کے سردار ہیں انہیں اللہ تعالیٰ رحمتہ للعالمین بنا کر مبعوث فرمائیگا"

کسی نے راہب سے پوچھا اور بھی بہت سے خاندان قریش کے نوجوان موجود ہیں، تم نے انہیں کیسے پہچانا؟

اس نے جواب دیا جب بھی آپ ﷺ کا گزر درخت یا پتھر کے پاس سے ہوتا وہ ان کے سامنے سجدہ ریز ہوجاتے، نبی کے بغیر شجر وحجر کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔

دوسری نشانی یہ دیکھی کہ جب ان کا قافلہ آرہا تھا تو بادل کا ایک ٹکڑا ان پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ جدھر جاتے، بادل کا ٹکڑا آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ جاتا۔

تیسری یہ نشانی دیکھی کہ قافلہ والوں نے آگے بڑھ کر درخت کے سایہ میں اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کرلیا۔ جب یہ تشریف لائے تو درخت کے سایہ میں جگہ نہ تھی۔ آپ ﷺ بیٹھے درخت کا سایہ ادھر جھک گیا۔

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمہ شارح شفا لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ اگر سنگ خارا

پر قدم رکھتے تو اس کا نشان اس پتھر میں ظاہر ہو جاتا تھا۔لوگ ان پتھروں سے تبرک حاصل کرتے تھے۔ان کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ایک پتھر مصر میں تھا۔سلطان قاتیبائی نے بیس ہزار پونڈ میں اسے خریدا اور وصیت کی کہ یہ پتھر اس کی قبر کے نزدیک رکھا جائے اور وہ اب تک موجود ہے۔سنگ خارا پر قدم رکھتے تو اس میں حضور ﷺ کے پاؤں کے نقش ثبت ہو جاتے،ریت پر قدم رکھتے تو کچھ پتہ نہ چلتا (سیرۃ نبویہ جلد 3،ص 127،دلائل النبوت)

جب تک میں کہتا رہتا تو مجھے بازو پکڑاتی رہتی

(44)......حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حج کے سفر میں تھے کہ ایک عورت اپنے بچے کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی یارسول اللہ ﷺ! میرا بچہ جب سے پیدا ہوا ہے بیمار ہے۔آقائے دوجہاں ﷺ نے بچہ کے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا اور فرمایا اے دشمن خدا! اس میں سے نکل جا کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔یہ فرما کر آپ ﷺ نے اس کی ماں سے فرمایا لے جا،اب اسے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم حج کے بعد اس مقام پر پہنچے تو وہ عورت بچے کی صحت کی خوشی میں بھنی ہوئی بکری لے کر حاضر ہوگئی۔آپ ﷺ نے فرمایا۔بکری کی ایک دستی (بازو) مجھے دے۔اس نے دے دی۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا اور دستی دے۔اس نے دوسرا بازو بھی پیش کر دیا۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا اور بازو دے۔اس عورت نے عرض کیا،یارسول اللہ ﷺ! بکری کے دو ہی بازو ہوتے ہیں۔

احمد مختار ﷺ نے فرمایا اے عورت! اگر تو چپ رہتی اور یہ نہ کہتی کہ دو ہی بازو ہوتے ہیں تو جب تک میں کہتا رہتا تو مجھے بازو پکڑاتی رہتی (خصائص الکبریٰ،حجۃ اللہ علی العالمین)

دیوانہ بچہ تندرست ہو گیا

(45)......ایک عورت اپنے دیوانے بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میرا بچہ دیوانہ ہے اور صبح وشام ہمیں پریشان کئے رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس بچے کے سینے پر اپنا دست رحمت پھیرا اور دعا فرمائی تو اس بچے نے قے کر دی۔ اس قے میں کالے رنگ کے جانور جیسی کوئی چیز نکل کر بھاگ گئی اور وہ بالکل تندرست ہو گیا (مشکوٰۃ شریف)

لعاب دہن کی برکت سے جلا ہوا بازو درست ہو گیا

(46)......حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بچپن میں چولھے پر سے ہنڈیا میرے اوپر گر گئی اور میرا بازو جل گیا۔ میری والدہ مجھے لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں۔ آقا کریم ﷺ نے میرے بازو پر لعاب دہن مبارک لگایا اور دم کیا تو میں اسی وقت تندرست ہو گیا (زرقانی شریف)

لاعلاج شفایاب ہو گیا

(47)......ایک عورت اپنے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرا بچہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہے۔ میں بہت پریشان ہوں۔ اس لئے آپ دعا کر دیں کہ اللہ تعالیٰ اسے موت دے دے۔

یہ سن کر حبیب پروردگار ﷺ نے فرمایا، میں اس کے لئے موت نہیں بلکہ صحت مانگتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ تعالیٰ! یہ بچہ جوان ہو کر مرد مومن بنے اور راہ خدا میں لڑتا ہوا شہید ہو جائے۔ آپ ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور وہ بچہ جوان ہوا اور جہاد کرتا ہوا شہید ہو کر جنتی بن گیا (خصائص الکبریٰ)

مدینے کے بچے برکت حاصل کرتے

(48)......فجر کی نماز کے بعد مدینہ شریف کے بچے اور بچیاں حضور ﷺ کی خدمت میں پانی کے برتن لاتے۔ آپ ﷺ ان میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے تاکہ ان بچوں اور ان کے گھر والوں کو برکت حاصل ہو۔ جب سخت سردی میں وہ ٹھنڈا یخ پانی لاتے تو بھی آپ ﷺ سردی کی پرواہ کئے بغیر پانی میں ہاتھ ڈبو دیتے (مسلم شریف)

پسینے کی برکت

(49)......حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آقا و مولیٰ ﷺ میرے گھر میں آرام فرماتے اور آپ ﷺ کو پسینہ آ رہا تھا۔ میں آپ ﷺ کا پسینہ جمع کرنے لگی تو حضور ﷺ نے فرمایا، یہ کیا کر رہی ہو؟ میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ہم اسے اپنے بچوں کو لگائیں گے۔ ہمیں امید ہے کہ انہیں آپ ﷺ کی برکت ملے گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم ٹھیک کرتی ہو (مسلم شریف)

تاحیات اپنے بال نہ کٹوائے

(50)......حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے سر کے سامنے والے حصہ میں بالون کا ایک گچھا تھا۔ وہ بال اتنے زیادہ لمبے تھے کہ جب آپ بیٹھ کر وہ بال کھولتے تو زمین تک پہنچ جاتے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ یہ بال کیوں نہیں کٹواتے؟ تو آپ فرط محبت سے فرماتے، میں انہیں ہرگز نہیں کٹواؤں گا کیونکہ جب میں بچہ تھا تو میرے پیارے آقا ﷺ انہیں پکڑتے اور پیار سے کھینچتے تھے (کتاب الشفاء)

گونگا بچہ بولنے لگا

(51)......آخری حج کے موقع پر ایک خاتون اپنے بچے کے ساتھ حضور ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میرا بچہ گونگا یعنی بولنے سے معذور ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے پانی منگوا کر ہاتھ مبارک دھوئے اور کلی کی پھر فرمایا۔ یہ پانی اس بچہ کو پلا دو اور کچھ اس کے اوپر چھڑک دو۔ وہ بچہ تندرست ہو گیا اور بولنے لگا

(ابن ماجہ شریف)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وصیت

(52)......حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مرجاؤں تو اس کو میری زبان کے نیچے رکھ دینا چنانچہ میں نے حسب وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ دیا اور اسی حالت میں وہ دفن کئے گئے

(اصابہ جلد اول، ص 71)

سرکار ﷺ نے برکت کی دعا دی

(53)......حضرت زہرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ایک بار انہیں حضور ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ میرے بیٹے کو بیعت کر لیجئے۔ چونکہ اس وقت حضرت زہرہ بہت کم عمر تھے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور برکت کی دعا دی۔ آپ ﷺ کی اس دعا کے باعث حضرت زہرہ رضی اللہ عنہ سے جب حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جیسے بزرگ صحابہ ملتے تو کہتے اے زہرہ! ہمیں بھی اس برکت میں شریک کرلو کیونکہ تمہیں حضور ﷺ نے برکت کی دعا دی ہے (الاصابہ)

بڑھاپے میں جوانی کی رونق

(54)......حضور ﷺ کی ایک زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں جن کے پہلے

شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے ایک چھوٹی بچی بھی تھی جس کا نام سرور کونین ﷺ نے زینب رکھا تھا۔ آپ ننھی زینب سے بہت پیار فرماتے۔ اکثر خوش طبعی کے طور پر ان کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے، جس سے وہ بہت خوش ہوتیں اور اس طرح حضور ﷺ سے کھیلتیں۔ جب وہ بوڑھی ہو گئیں تب بھی آقا ﷺ کے رحمت والے ہاتھوں کی برکت سے ان کے چہرے پر جوانی کی طرح رونق رہی اور بڑھاپے کے آثار ظاہر نہ ہوئے (الاستعیاب)

کلی کی برکت سے حافظہ قوی ہو گیا

(55)...... حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ پانچ سال کے تھے کہ آقا ومولیٰ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے گھر ایک کنواں تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پانی پیا اور خوش طبعی کے طور پر پانی کی ایک کلی محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ماری۔ محدثین فرماتے ہیں کہ اس کی برکت سے انہیں وہ حافظہ حاصل ہوا کہ اس قصہ کو یاد رکھتے اور بیان فرماتے تھے۔ اسی لئے صحابہ میں شمار ہوئے (بخاری شریف)

موئے مبارک کی برکت سے فتح

(56)...... جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مقابلہ نسطور پہلوان سے ہوا۔ دونوں کا دیر تک سخت مقابلہ ہوتا رہا، حتیٰ کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اس کے سر پر آ گئے اور ٹوپی زمین پر جا پڑی۔ نسطور کافر موقع پا کر آپ کی پشت پر آ گیا۔ اس وقت حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پکار پکار کر اپنے رفقاء سے فرما رہے تھے کہ "میری ٹوپی مجھے دو! خدا تم پر رحم کرے" ایک شخص جو آپ کی قوم بنی مخزوم میں سے تھا، وہ دوڑ کر آیا اور ٹوپی آپ کو دی۔ آپ نے اسے پہن لیا اور نسطور کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس

واقعہ کے بعد آپ سے پوچھا کہ دشمن تو پشت پر آ پہنچا تھا اور آپ ٹوپی کی فکر کر رہے تھے حالانکہ ٹوپی اتنی قیمتی تو نہ تھی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ٹوپی میں سید عالم نور مجسم ﷺ کے پیشانی مبارک کے بال مبارک ہیں جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں۔ عمر بھر ہر جنگ میں ان مبارک بالوں کی برکت سے فتح ونصرت ہوتی رہی۔ اسی لئے میں بے قراری سے اپنی ٹوپی کی طلب میں تھا کہ کہیں ان کی برکت سے میں محروم نہ ہو جاؤں اور یہ ٹوپی کسی کافر کے ہاتھ نہ لگ جائے (جو ان مبارک بالوں کی بے حرمتی کرے)

(واقدی، شفاء شریف جلد 2، ص 44، عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد 3، ص 37)

موئے مبارک کی برکت سے بیماری سے شفاء

(57)......حضرت عثمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ نے مجھ کو ایک پانی کا پیالہ دے کر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور میری بیوی کی یہ عادت تھی کہ جب بھی کسی کو نظر لگتی یا کوئی بیمار ہوتا تو وہ برتن میں پانی ڈال کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیج دیا کرتیں کیونکہ ان کے پاس حضور ﷺ کا موئے مبارک تھا۔

تو وہ رسول اللہ ﷺ کے اس بال مبارک کو نکالتیں جس کو انہوں نے چاندی کی نلی میں رکھا ہوا تھا اور پانی میں ڈال کر ہلا دیتیں اور مریض وہ پانی پی لیتا (جس سے اس کو شفا ہو جاتی)(بخاری شریف، مشکوۃ ص 391)

دلہن بن کے نکلی دعائے محمد ﷺ

(58)......حضور اکرم نور مجسم ﷺ اپنی چادر مبارک سنبھالتے ہوئے اٹھے اور منبر پر تشریف لا کر ہاتھ اٹھاتے ہوئے عرض کیا اے اللہ! ہم پر ایسی بارش فرما جو فریاد رسی کرنے

والی ہو خوشگوار اور سبزہ کرنے والی ہو۔ نفع پہنچانے والی ہو نہ کہ نقصان پہنچانے والی ہو۔ جلدی برسنے والی نہ کہ تاخیر سے برسنے والی۔ جس سے جانوروں کے تھن بھر جائیں اور کھیتی خوب ہو اور زمین اپنے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو جائے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ نیچے نہ کئے تھے کہ آسمان اپنی اطراف کے ساتھ برسا (دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 6، ص 141)

رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت

(59)...... حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک رات گزاری پس میں آپ ﷺ کے وضو کے لئے پانی اور دیگر ضروریات کو لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوال کر یعنی مانگ! میں نے عرض کیا۔ میں آپ سے جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کے سوا اور کچھ بھی مانگ۔ میں نے عرض کیا بس یہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کثرت سجود سے میری اعانت کرو (مسلم، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 754، نسائی، کتاب التطبیق حدیث 1126، سنن ابو داؤد وحدیث نمبر 1125، مشکوٰۃ شریف ص 84)

عرشِ اعظم کی زینت، نامِ محمد ﷺ

(60)...... امام حاکم نے مستدرک میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے بیان کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے بھول سرزد ہوگئی تو انہوں نے رب تعالیٰ کی بارگاہ کریمانہ میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کی "اے میرے رب میں محمد ﷺ کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں میری بھول سے درگزر فرما"

اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا اے آدم! تجھے محمد ﷺ کے

بارے میں کیسے معلوم ہو گیا حالانکہ میں نے تو انہیں پیدا نہیں فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے رب کریم جب تو نے مجھے پیدا فرما کر میرے اندر اپنی روح پھونکی میں نے سر اٹھایا تو میں نے عرش کے چاروں اطراف پر یہ کلمہ لکھا ہوا دیکھا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اس اتصال سے میں نے محسوس کیا کہ یہ نام تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پسند ہے (مستدرک جلد دوم ص 615)

طبرانی اور بیہقی شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ نے اس ہستی کو کیسے پہچان لیا؟ آپ نے عرض کیا جب میں نے جنت میں ہر جگہ یہ تحریر دیکھی "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تو مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ یہ ذات گرامی ہی اللہ کے ہاں ساری مخلوق سے زیادہ معزز ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کر لی (شفاء شریف جلد اول، ص 227)

جنت کے دروازے پر نامِ محمد ﷺ

(61)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جنت کے دروازے پر یہ تحریر ہے "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اس کے برحق رسول ہیں۔ جس شخص نے بھی اس قول کو مان لیا، اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں مبتلا نہیں فرمائے گا (شفاء جلد اول، ص 228)

لوح محفوظ کی پیشانی کا جھومر اسمِ محمد ﷺ

(62) علامہ روح المعانی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لوح محفوظ کے بارے میں مروی روایت کو نقل کرتے ہیں۔ لوح محفوظ چمکدار موتی سے بنا ہوا ہے۔ اس کی لمبائی آسمان و زمین کے درمیان فاصلے اور چوڑائی مشرق و مغرب کی مقدار کے برابر ہے۔ اس کے کناروں پر موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہیں۔ اس کا قلم نوری ہے اور اس کی پیشانی پر

تحریر کندہ ہے" لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ دینہ الاسلام ومحمد عبدہ ورسولہ" جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے گا اس کا وعدہ پورا کرے گا اور اس کے رسولوں کی اتباع کرے گا وہی جنت میں داخل ہوگا (روح المعانی پارہ 30،ص 107)

امام قرطبی علیہ الرحمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہی یہ تصریح کی ہے۔ سب سے پہلے لوح محفوظ پر لکھے جانے والے کلمات یہ تھے کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد (ﷺ) میرے پیارے رسول ہیں

(قرطبی جز 19،ص 298)

جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو، اس گھر میں برکت ہوتی ہے

(63)......حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو، اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے (زرقانی علی المواہب جلد 5،ص 302)

جو یہ چاہے کہ لڑکا پیدا ہو، وہ بچے کا نام محمد رکھے

(64)......جو کوئی چاہے کہ اس کی بیوی کا حمل لڑکا ہو تو وہ بیوی کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر کہے "ان کان ذکراً فقد سمیتہ محمدا" بفضلہ تعالیٰ لڑکا ہوگا (سیرت حلبیہ ص 79)

جس کا نام محمد یا احمد ہو، وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا

(65)......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بندے دربار الٰہی میں کھڑے کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام احمد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ ان دونوں کو جنت میں لے جاؤ۔ وہ دونوں عرض کریں گے۔ یا اللہ! ہم کس عمل کی وجہ سے جنت کے حقدار ہوئے

ہیں؟ حالانکہ ہم نے تو کوئی عمل جنتیوں والا نہیں کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''تم دونوں جنت میں جاؤ، کیونکہ میں نے اپنی ذات پر قسم کھائی کہ جس کا نام محمد یا احمد ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا'' (زرقانی علی المواہب جلد 5، ص 301)

جس گھر میں محمد نام کا کوئی ہو وہاں فرشتے پہرہ دیتے ہیں

(66) علامہ حلبی علیہ الرحمہ سیرتِ حلبیہ میں فرماتے ہیں کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر چکر لگاتے رہتے ہیں۔ ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام والا ہو، اس کا پہرہ دینا (سیرت حلبیہ، ص 79)

عرش اور سماوات پر حضور ﷺ کا نام

(67)......ابن عساکر حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں جس آسمان سے گزرا، اس پر میں نے اپنا نام مسطور پایا اور میں نے عرش پر ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' لکھا دیکھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد ﷺ

(68)......امام طبرانی حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کے نگینہ پر ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' منقوش تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام کے کندھوں کے درمیان نام محمد ﷺ

(69)......امام طبرانی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں کندھوں کے درمیان ''محمد رسول اللہ خاتم النبیین'' مسطور تھا۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام اور نام محمد ﷺ

(70)......حاکم نے روایت کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی اس روایت کو صحیح کہا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ محمد ﷺ پر ایمان لاؤ۔ اور تمہاری امت میں سے جو کوئی ان کو پائے اسے حکم دو کہ ان پر ایمان لائے کیونکہ اگر محمد ﷺ کی جلوہ گری نہ ہوتی تو نہ آدم علیہ السلام ہوتے اور نہ جنت و دوزخ ہوتی اور میں نے عرش کو پانی پر مقیم کیا تو وہ متحرک تھا پھر میں نے اس پر لکھا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' تو وہ ٹھہر گیا۔

نامِ محمد ﷺ کی برکت سے فتح

(71)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعثت سے قبل یہود آپ ﷺ کے وسیلے سے اوس و خزرج پر فتح مانگا کرتے تھے مگر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عرب سے ظاہر کیا تو وہ آپ ﷺ کے منکر ہو گئے۔ ایک مرتبہ بنوسلمہ کے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور بشر بن براء بن معرور نے انہیں کہا۔

''اے یہود! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسلام لے آؤ۔ جب اہل شرک تھے تو تم نام محمد ﷺ کے ساتھ ہم پر فتح مانگا کرتے تھے، آپ ﷺ کی بعثت اور سیرت کو ہم پر پیش کیا کرتے تھے۔''

یہ سنکر سلام بن مشکم نے کہا یہ وہ نبی نہیں جس کا ہم ذکر کرتے تھے اور جو صفات ہم بیان کرتے تھے، وہ اس میں نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری:

ترجمہ= اور اس سے پہلے وہی کفار پر فتح مانگا کرتے تھے، پھر جب ان کے پاس ان کی پہچانی ہوئی چیز آ گئی تو اس کا انکار کرنے لگے تو کفار پر اللہ کی لعنت ہے

(سورۂ بقرہ آیت 89)

دیدار مصطفیٰ ﷺ کی آرزو میں توریت کے چار سو علماء

(72)...... محمد بن اسحاق کتاب مغازی میں نقل کرتے ہیں کہ تبع نے نبی آخرالزماں ﷺ کے لئے ایک عالیشان محل تعمیر کرایا۔ تبع کے ہمراہ توریت کے چار سو علماء تھے جو اس کی صحبت چھوڑ کر مدینہ منورہ میں اس آرزو میں ٹھہر گئے کہ وہ نبی آخرالزماں ﷺ کی صحبت کی سعادت حاصل کریں گے۔ تبع نے ان چار سو علماء سے ہر ایک کے لئے مکان بنوایا اور ایک ایک باندی بخشی اوران کو مال کثیر دیا۔ تبع نے ایک خط لکھا، جس میں اپنے اسلام لانے کی شہادت دی، اس خط میں چند شعر یہ تھے۔

شھدت علی احمد انہ
رسول من اللہ باری النسم
فلو لا عمری الیٰ عمرہ
لکنت وزیراً لہ وابن عم

ترجمہ: میں حضور احمد مجتبیٰ ﷺ کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ بلاشبہ اس اللہ کی جانب سے رسول ہیں جس نے مٹی سے انسان کو پیدا کیا۔ اگر میں آپ ﷺ کے ظہور مبارک زمانہ تک زندہ رہا تو وہ ان کا وزیر اور ابن عم ہوں گا۔

پھر تبع نے اپنے اس خط کو سربمہر کرکے ان چار سو علماء کے سب سے بڑے عالم کے سپرد کردیا اور وصیت کی کہ اگر وہ نبی آخرالزماں کو پائے تو یہ خط ان کی خدمت میں پیش کردے۔ ورنہ اپنی اولاد دراولاد کو اس وصیت کو پہنچاتے رہنا۔

وہ مکان جو خاتم الانبیاء ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا، وہ حضور ﷺ کے قدم رنجہ فرمانے تک موجود رہا۔ کہتے ہیں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا وہ مکان جس میں حضور ﷺ نے ہجرت کے بعد نزول اجلال فرمایا تھا وہی مکان تھا (مدارج النبوت)

جس گلی سے گزرتے وہ خوشبودار ہو جاتی

(73)......حضرت جابر و حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب مدینہ منورہ کی کسی گلی میں سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس گلی میں حضور ﷺ کا گزر ہوا ہے (دارمی، بیہقی، ابونعیم، مسند بزار، مسند ابویعلی، دلائل النبوت، خصائص الکبریٰ، زرقانی شریف، جلد 4، ص 224)

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

کائنات کی بہترین خوشبو

(74)......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص سرور کائنات ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی بیٹے کا نکاح کرنا ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے۔ آپ ﷺ کچھ خوشبو عنایت فرمادیں۔ فرمایا کل ایک کھلے منہ والی شیشی لے آنا، دوسرے روز وہ شخص شیشی لے آیا۔ حضور ﷺ نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں پسینہ ڈالنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ وہ بھر گئی پھر فرمایا! اسے لے جا اور بیٹی سے کہہ دینا کہ اس میں سے لگا لیا کرے۔

پس جب وہ آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو لگاتی تو تمام اہل مدینہ کو اس کی خوشبو پہنچتی یہاں تک کہ ان کے گھر کا نام بیت المطیبین (خوشبو والوں کا گھر) مشہور ہو گیا (ابویعلی، طبرانی، ابن عساکر، زرقانی جلد 4، ص 264، خصائص الکبریٰ)

وجودِ مصطفیٰ ﷺ عذاب میں رکاوٹ ہے

(75)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ابوجہل نے یہ دعا کی

اے اللہ! اگر یہ (قرآن) واقعی تیری طرف سے (نازل ہوا) ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کردے یا ہم پر دردناک عذاب لے آ! تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

"اللہ تعالیٰ ان پر اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرے گا جب تک تم ان کے درمیان موجود ہو اور نہ ہی اس وقت تک انہیں عذاب دے گا جب تک وہ مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کیوں عذاب نہ دے وہ لوگ (اہل ایمان کو) مسجد حرام آنے سے روکتے ہیں (مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، حدیث 6935، ص 598، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

پروردگار جل جلالہ اپنے محبوب ﷺ کو بخشش میں ڈھانپ لے گا

(76)......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔ لوگوں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے بھی نہیں۔ البتہ میرا پروردگار جل جلالہ مجھے اپنی بخشش اور رحمت میں ڈھانپ لے گا (اور ایک روایت میں یوں ہے راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے سر کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) مگر میرا پروردگار مجھے اپنی بخشش میں ڈھانپ لے گا (مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، حدیث 6985 ص 613، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

پتھر اور درخت آقائے دو جہاں ﷺ کو سلام پیش کرتے تھے

(77)......حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف چلے تو جو پہاڑ اور درخت آپ ﷺ کے سامنے آتا، السلام علیک یارسول اللہ کہتا (ترمذی، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث 1560، ص675، مطبوعہ فرید بک لاہور)

رسول پاک ﷺ سلام کرنے والے پتھر کو پہچانتے ہیں

(78)......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں (ترمذی، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1557، ص674، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سرکار اعظم ﷺ کے سامنے شیطان کی بے بسی

(79)......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم نے حضور اکرم نور مجسم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر تین دفعہ فرمایا۔ میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں اور اپنا ہاتھ مبارک پھیلایا جیسے کسی چیز کو پکڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ نماز ختم کر چکے تو ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کی نماز میں ایسا عمل فرماتے سنا جو آپ ﷺ پہلے کبھی نہیں کرتے تھے اور ہم نے آپ ﷺ کو ہاتھ پھیلاتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا مردود اور دشمن ابلیس میرے منہ کے پاس آگ کا ایک شعلہ لایا۔ میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ بعد ازاں میں نے تین بار کہا میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں (جب وہ پیچھے نہ ہٹا) تو میں نے اسے پکڑنا چاہا (اگر اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا

خیال نہ ہوتا تو میں اسے باندھ دیتا پھر صبح ہوتی اور مدینہ منورہ کے لڑکے اس سے کھیلتے)
(سنن نسائی، جلد اول، باب لعن ابلیس فی الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1218، ص 372، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تاجدارِ کائنات ﷺ کا شیطان مسلمان ہوگیا ہے

(80)......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات نبی کریم ﷺ ان کے ہاں سے نکلے، مجھے بہت محسوس ہوا جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور میرا طرز عمل دیکھا تو دریافت کیا "اے عائشہ! کیا ہوا؟ کیا تم نے کچھ محسوس کیا ہے؟ میں نے عرض کی، میں محسوس کیوں نہ کروں جبکہ میری جیسی عورت ہو اور آپ ﷺ جیسا مرد ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن میرے پروردگار جل جلالہ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔ (مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفۃ القیامہ والجنۃ والنار، حدیث 6981، ص 612، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

سرورِ کونین ﷺ کا اپنے وسیلے سے دعا مانگنے کی تعلیم دینا

(81)......حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک نابینا شخص نبی اکرم نور مجسم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفا عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کرکے یہ دعا مانگو "یا اللہ جل جلالہ! میں تیرے نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ

کرتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب جل جلالہ کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تا کہ وہ پوری ہو جائے۔ یا اللہ جل جلالہ! تو میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما (ترمذی جلد اول، ابواب الدعوات، حدیث نمبر 1504، ص 653، مطبوعہ فرید بک لاہور)

رخ مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے بارانِ رحمت کا نزول

(82)......حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کے اس شعر کے ساتھ مثال دیتے ہوئے سنا وہ شعر یہ ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتمیٰ عصمۃ للارامل

روشن اور سفید چہرے والے جس کے رخ انور کے وسیلے سے باران رحمت مانگی جاتی ہے جو یتیموں کے فریادی ہیں اور بیواؤں کو پناہ دینے والے ہیں۔ عمر بن حمزہ نے کہا ہم کو سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بتایا۔ میں جب کبھی شاعر کا یہ شعر یاد کرتا اور میں چہرۂ اقدس ﷺ کو دیکھتا (کہ آپ ﷺ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوتے) باران رحمت کے لئے دعا کرتے اور آپ ﷺ منبر شریف سے نیچے نہیں اترتے تھے۔ یہاں تک کہ پرنالے خوب اچھی طرح بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابو طالب کا ہے (بخاری شریف جلد اول، کتاب الاستسقاء، حدیث 952، ص 425، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ اجسام انبیاء کو کھائے

(83)......ابوالاشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے تمام دنوں میں جمعہ کا روز سب سے افضل ہے

کہ اسی میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا گیا اور اسی میں ان کی روح قبض کی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں سب بے ہوش ہوں گے۔ پس اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! اس وقت بھلا ہمارا درود پڑھنا کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ ﷺ وصال فرما چکے ہوں گے؟ یعنی مٹی ہو گئے ہوں گے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو زمین پر حرام فرما دیا ہے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1034، ص 399، مطبوعہ فرید بک لاہور)

بعد از وصال کربلا تشریف لے گئے

(84)......حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ وہ رو رہی تھی۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک اور سر انور گرد آلود تھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک ہوا ہوں (ترمذی، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1706، ص 731، مطبوعہ فرید بک لاہور)

نماز میں تعظیم رسول ﷺ

(85)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے اطاعت گزار، خادم اور صحابی تھے، روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا۔ لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک

ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدار مصطفیٰ ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل پیچھے آئے تا کہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی رحمت ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو رسول پاک ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اور اپنی نماز پوری کرو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرا دیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری شریف، جلد اول، کتاب الاذان، حدیث 644، ص 314، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اونٹ کی حاجت روائی فرمائی

(86)...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک روز رسول پاک ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور آہستہ سے مجھ سے ایک بات کہی اور فرمایا کہ لوگوں میں سے یہ کسی کو نہ بتانا۔ اور رسول پاک ﷺ کو قضائے حاجت کے وقت پردے کی غرض سے دو قسم کی جگہیں پسند تھیں۔ اونچی جگہ کی آڑ یا درختوں کا جھنڈ۔ ان کا یہ بیان ہے کہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا۔ جب اس نے نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو دیکھا تو رویا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ نبی رحمت ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے سر پر دست مبارک پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔ فرمایا اس اونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا ہے؟ پس انصار میں سے ایک نوجوان آ کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ﷺ میرا ہے۔ فرمایا کہ تم اس بے زبان جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا خدا تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے اور بہت زیادہ کام لیتے ہو (ابوداؤد، جلد دوم، کتاب الجہاد، حدیث نمبر 777، ص 295، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے سینہ کشادہ ہو گیا

(87)......حضرت جریر بن (عبداللہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب سے میں دائرۂ اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ جو چیز میں نے آپ ﷺ سے طلب کی۔ آپ ﷺ نے مجھے منع نہیں فرمایا (یا گھر میں داخل ہونے سے منع نہیں فرمایا) اور جب بھی مجھے دیکھتے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور پر تبسم ہوتا اور میں نے شکایت کی (یا رسول اللہ ﷺ) میں گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتا تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے (بخاری، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر ، حدیث 284، ص 155، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

دودھ کا پیالہ ستر صحابہ کو کفایت کر گیا

(88)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اصحاب صفہ مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کے گھر تھے اور نہ ہی وہ مال رکھتے تھے جن میں وہ پناہ لیتے۔ مجھے اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین پر ٹیک دیتا اور پیٹ پر پتھر باندھتا، ایک دن میں راستہ میں آ بیٹھا۔ جہاں سے لوگوں کا گزر ہوتا تھا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ میرا مقصد محض یہ تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے مگر وہ چلے گئے اور ایسا نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔

میں نے ان سے بھی قرآن پاک کی آیت پوچھی اور مقصد یہی تھا کہ آپ مجھے ساتھ لے جائیں گے لیکن آپ بھی چلے گئے اور ایسا نہ ہوسکا، پھر نبی کریم ﷺ ادھر سے گزرے۔ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ چلو۔ پس آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا اور آپ خانہ اقدس میں داخل ہو گئے تو میں نے بھی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ

نے اجازت مرحمت فرمائی (میں اندر داخل ہوا) نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے دودھ کا پیالہ دیکھا تو فرمایا یہ کہاں سے آیا؟ عرض کیا گیا کہ فلاں نے تحفہ بھیجا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اہل صفہ کو بلالاؤ۔ یہ مسلمانوں کے مہمان ہیں، نہ ان کے گھر ہیں اور نہ مال، جس کی طرف وہ پناہ گیر ہوں۔ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ ﷺ ان کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی تناول نہ فرماتے اور اگر آپ ﷺ کے ہاں کوئی ہدیہ آتا تو کچھ رکھ کر باقی ان کی طرف بھیج دیتے اور (اس طرح) انہیں شریک فرمالیتے (جب سرور کونین ﷺ نے مجھے ان کو بلانے کے لئے بھیجا تو مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا اہل صفہ کے درمیان اس ایک پیالے کی کیا حیثیت ہے؟ اور چونکہ حضور ﷺ نے مجھے ہی بلانے کے لئے بھیجا ہے لہذا مجھے ہی فرمائیں گے کہ ان کو دودھ پلاؤ لہذا مجھے ان سے ملنے کی کوئی امید نہیں حالانکہ مجھے اتنا مل جانے کی امید تھی جس سے میرا پیٹ بھر جاتا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت لازمی تھی۔ اس لئے میں ان کے پاس آیا اور ان کو بلا کر لے گیا۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوہریرہ! یہ پیالہ پکڑو اور ان کو دیتے جاؤ۔ فرماتے ہیں۔ میں نے پیالہ لے کر ایک کو دیا۔ انہوں نے سیر ہو کر دوسرے کو دیا۔ یہاں تک کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ حالانکہ تمام افراد سیر ہو چکے تھے۔ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے پیالہ دست مبارک میں رکھا پھر سر اقدس اٹھا کر مسکرائے اور فرمایا ابوہریرہ! پیو میں نے پیا پھر فرمایا پیو، میں مسلسل پیتا رہا اور آپ ﷺ فرماتے رہے پیو۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو دین حق کے ساتھ بھیجا۔ اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء

اور بسم اللہ شریف پڑھ کر باقی دودھ پی لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی، جلد دوم، ابواب صفۃ القیامہ، حدیث 368، ص 157، مطبوعہ فرید بک لاہور)

کیوں جنابِ بوہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ بھر گیا

حضور ﷺ تقسیم فرمانے والے ہیں

(89)......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ میرے نام جیسا نام رکھو۔ لیکن میری کنیت جیسی کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں (مسلم، جلد سوم، کتاب الادب، حدیث نمبر 5474، ص 126، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

رب ہے موتی یہ ہیں قاسم
رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

آپ جیسا کوئی نہیں

(90)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا متواتر روزے نہ رکھو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا آپ ﷺ تو روزہ وصال رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں۔ میں کھلایا جاتا ہوں اور پلایا جاتا ہوں یا آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے (بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1833، ص 784، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

دورانِ نماز آقا ﷺ نے جنت کو دیکھ لیا

(91)......حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا اور رسول پاک ﷺ نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے اور سورۂ بقرہ پڑھنے کے برابر طویل قیام فرمایا پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھالیا اور لمبا قیام کیا اور یہ پہلے قیام سے تھوڑا کم تھا پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع فرمایا اور وہ پہلے رکوع سے ذرا کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا (نماز کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا شمس وقمر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور یہ کسی کی موت وحیات کے سبب بے نور نہیں ہوتے اور جب تم ان کا بے نور ہونا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو اپنی جگہ کھڑے کھڑے کچھ پکڑتے دیکھا پھر ہم نے آپ ﷺ کو پیچھے ہٹتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا اور میں نے انگور کا گچھا پکڑنا چاہا۔ اگر اس کو لے آتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ مجھے جہنم دکھائی گئی میں نے اس سے زیادہ خوفناک منظر نہیں دیکھا۔ جیسے آج دیکھا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس میں رہنے والوں کی اکثریت عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ان کے کفر کے سبب عرض کیا گیا۔ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ان میں سے کسی ایک سے زندگی بھر احسان کرتا رہے پھر اس نے تجھ سے ناموافق چیز دیکھ لی تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی اچھائی نہیں دیکھی (بخاری شریف جلد اول، کتاب الکسوف، حدیث نمبر 990، ص 442، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

آقا ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو صحابہ

چہرے پر ملتے رہے

(92)......حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو وضو کے لئے پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور لوگوں نے آپ ﷺ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو لیا اور اپنے (چہروں) پر ملنا شروع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے سامنے عنزہ (نیزہ) تھا۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک پیالہ پانی منگوایا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنے ہاتھ اور منہ کو دھویا اور اس میں کلی کی۔ پھر ان دونوں (ابو موسیٰ اشعری اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما) کو فرمایا اور اس سے کچھ پی لو اور کچھ اپنے چہروں اور سینوں پر ڈالو (بخاری، جلد اول، کتاب الوضو، حدیث نمبر 186، ص 150، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حضور ﷺ کا جنازہ پڑھانا میت کے لئے رحمت ہے

(93)......حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہمارے ساتھ تشریف لے چلے جب بقیع پہنچے تو ایک نئی قبر دیکھی۔ لوگوں سے اس بارے میں دریافت کیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ فلاں کی قبر ہے۔ آپ ﷺ نے معلوم ہونے پر فرمایا۔ تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ روزے (کی حالت) میں دوپہر کو آرام فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، جب تک میں تم میں موجود ہوں، مجھے ہر شخص کی وفات کی اطلاع ہونی چاہئے کیونکہ میری نماز ان کے لئے رحمت ہے پھر آپ ﷺ قبر پر تشریف لائے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ ﷺ نے چار تکبیریں فرمائیں (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، حدیث 1589، ص 435، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

حضور ﷺ نے اپنے موئے مبارک خود تقسیم فرمائے

(94)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے جمرہ عقبہ میں رمی کی پھر قربانی کے جانوروں کے پاس تشریف لاکر انہیں قربان کیا۔ حجام تیار بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے ذریعے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے آپ ﷺ کے (سر کے) دائیں حصے کے بال صاف کر دیئے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس موجود لوگوں میں تقسیم کر دیئے، پھر (حجام کو) حکم دیا، بائیں حصے کے بال بھی صاف کر دو (اس نے کر دیئے) آپ ﷺ نے دریافت کیا، ابوطلحہ کہاں ہیں؟ (وہ آئے تو وہ بال) آپ ﷺ نے انہیں عطا کر دیئے (مسلم جلد دوم، کتاب الحج، حدیث 3050، ص 219، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

حضور ﷺ کا تہبند بطور تبرک میت کو پہنایا گیا

(95)......محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی صاحبزادی انتقال فرما گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس کو تین یا پانچ مرتبہ اگر ضرورت محسوس ہو تو اس سے زیادہ (سات مرتبہ) غسل دو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو (ام عطیہ کا کہنا ہے) جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو مطلع کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا تہبند عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اس میں اس کو لپیٹ دو (بخاری جلد اول، کتاب الجنائز حدیث نمبر 1179، ص 513 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ایک موئے مبارک کائنات سے عزیز و محبوب

(96)......ابن سیرین علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ (بن عمرو سلمانی) سے کہا ہمارے پاس حضور ﷺ کے کچھ موئے مبارک ہیں۔ ہم نے ان کو حضرت انس بن مالک

رضی اللہ عنہ کے پاس سے یا ان کے گھر والوں کے پاس سے حاصل کیا ہے تو عبیدہ نے کہا کہ اگر (ان بالوں میں سے) ایک بال بھی میرے پاس ہوتا تو وہ (بال) مجھے پوری کائنات سے عزیز و محبوب ہوتا (بخاری، جلد اول، کتاب الوضو، حدیث نمبر 169، ص 143، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے فیصلہ با آسانی کر دیتا

(97)......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں جوان ہوں اور لوگوں کے درمیان مجھے فیصلہ کرنے ہوں گے اور میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ فیصلہ کیسے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ہدایت عطا فرما اور اس کی زبان کو ثابت رکھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے دو شخصوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی شک پیدا نہ ہوا۔

(سنن ابن ماجہ، جلد دوم، ابواب احکام، حدیث نمبر 77، ص 40، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(98)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے بہت ساری باتیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں فرمایا (اے ابو ہریرہ) اپنی چادر بچھا اور میں نے اپنی چادر بچھا دی۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں (بظاہر خالی) ہاتھوں سے کوئی چیز لے کر اس میں رکھ دی (یہ محض اشارہ تھا کوئی معروف چیز نہیں تھی) پھر فرمایا اسے لپیٹ لو اور میں نے اسے لپیٹ لیا اور اس کے بعد کوئی بات نہیں بھولا (بخاری، جلد اول، کتاب العلم، حدیث 119، ص 124، مطبوعہ شبیر برادرز

لاہور)

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

سرکار ﷺ کی برکت سے قبر کی تاریکی دور

(99)......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک سیاہ فام عورت مسجد نبوی کی صفائی کرتی تھی۔ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے اس کی غیر موجودگی محسوس کی تو اس کے بارے میں دریافت کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔اس کا انتقال ہو چکا ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی۔(راوی کہتے ہیں) صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کے انتقال کو زیادہ اہمیت نہیں دی تھی (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) مجھے اس کی قبر کے پاس لے جاؤ۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ ﷺ کو لے گئے تو آپ ﷺ نے اس کی قبر پر نماز (جنازہ) ادا کی۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ قبریں مردوں کے لئے تاریکی سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔اللہ تعالیٰ میری ان مرحومین کی نماز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے ان قبروں کو روشن کر دیتا ہے (مسلم شریف، جلد اول، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2110، ص 727، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

شہادت سے قبل شہادت کی بشارت

(100)......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے (ترمذی جلد دوم ابواب المناقب حدیث 1672، ص 719، مطبوعہ فرید بک لاہور)

گوشت بول اٹھا کہ مجھ میں زہر ہے

(101)......ابن شہاب نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ خیبر والوں میں سے ایک یہودیہ کی بکری کے بھنے ہوئے گوشت میں زہر ملا دیا اور پھر وہ رسول پاک ﷺ کے لئے تحفے کے طور پر بھیج دیا۔ پس رسول پاک ﷺ نے اس کی دستی لی اور اس سے کھانے لگے اور آپ ﷺ کے اصحاب میں سے چند اور بھی کھانے لگے۔ رسول پاک ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اپنے ہاتھ روک لو اور رسول پاک ﷺ نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا جو اسے بلا کر لایا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ کیا تم نے اس گوشت میں زہر ملایا ہے؟ یہودیہ نے کہا۔ آپ ﷺ کو کس نے بتایا ہے؟ فرمایا کہ مجھے اس دستی نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا۔ ہاں!

آپ ﷺ نے اس (عورت) سے فرمایا کہ اس سے تمہارا کیا ارادہ تھا؟ اس نے کہا کہ آپ ﷺ اگر (سچے) نبی ہیں تو آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا (یعنی زہر اثر نہیں کرے گا) اور اگر آپ ﷺ نبی نہیں ہیں تو ہمیں آپ ﷺ سے نجات مل جائے گی۔ رسول پاک ﷺ نے اسے معاف فرما دیا اور اسے کوئی سزا نہیں دی اور آپ ﷺ کے وہ اصحاب جنہوں نے وہ گوشت کھایا تھا، وہ فوت ہو گئے اور رسول پاک ﷺ نے اس گوشت کے کھانے کی وجہ سے کندھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ آپ ﷺ کو ابو ہند نے سینگ اور چھری کے ساتھ پچھنے لگائے جو انصار کی بنی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا (ابوداؤد جلد سوم، کتاب الدیات، حدیث نمبر 1095، ص 395، مطبوعہ فرید بک لاہور)

تیز آندھی کو منافق کی موت کے لئے بھیجا گیا

(102)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی تیز

آندھی چلی کہ سوار شخص بھی (ریت میں) دفن ہونے کے قریب پہنچ جائے۔ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا۔ اس آندھی کو کسی منافق کی موت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے (تو پتہ چلا) کہ منافقین کا ایک سرغنہ مرگیا ہے (مسلم شریف جلد سوم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، حدیث 6911، ص 591، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

نگاہِ نبوت نے جہنمی کو جان لیا

(103)......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم نبی رحمت ﷺ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شریک تھے۔ آپ ﷺ نے مسلمان کہلانے والے ایک شخص کے بارے میں فرمایا، یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی بے جگری سے لڑا اور زخمی ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کچھ دیر پہلے آپ ﷺ نے جسے جہنمی قرار دیا تھا۔ وہ آج بڑی بے جگری سے لڑتے ہوئے مرا ہے تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا وہ جہنم میں پہنچا ہے۔ بعض حضرات اس بارے میں حیرانگی کا شکار ہوئے۔ اسی دوران پتہ چلا کہ وہ شخص ابھی مرا نہیں ہے بلکہ شدید زخمی ہے۔ رات کے وقت اس نے زخموں کی شدت سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔

جب سرور کونین ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا اسی لئے (میں نے اسے جہنمی قرار دیا تھا) اللہ اکبر! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہوں پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اطلاع کر دیں، جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی گناہ گار کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کرتا ہے (مسلم، جلد اول، کتاب الایمان، حدیث 213، ص 130، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

میں ہر شخص کو جانتا ہوں

(104)......امام طبرانی اور امام ضیاء مقدسی نے حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول پاک ﷺ پچھلی رات میری تمام امت اس حجرہ کے پاس مجھ پر پیش کی گئی حتیٰ کہ میں ان میں سے ہر شخص کو اس سے کہیں زیادہ پہچانتا جانتا ہوں جو تم اپنے کسی دوست اور ساتھی کو جانتے ہو۔

میں کائنات کو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں

(105)......امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نقل کیا کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا اس طرح آشکار کردی ہے کہ میں اسے اور اس میں تا قیامت ہونے والے معاملات کو اس ہتھیلی کی طرح دیکھ رہا ہوں۔

سب سے پہلے آقا و مولیٰ ﷺ شفاعت فرمائیں گے

(106)......حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم نور مجسم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور ہوں گے اور میرے رب کی مٹھیوں (جیسا اس کے شایان شان ہے) سے تین مٹھّیاں (مزید ہوں گے) یہ حدیث صحیح ہے (ترمذی، جلد دوم، ابواب صفۃ القیامہ، حدیث 329، ص 142، مطبوعہ فرید بک لاہور)

سرورِ کونین ﷺ کی ثناء خواں کو دعا

(108)......سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے تو سیدنا عمر رضی

اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرف نظر فرمائی۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے تو اس وقت بھی مسجد میں اشعار پڑھے ہیں جب تم میں بہترین ہستی موجود تھی (یعنی حضور ﷺ کی ذات گرامی) پھر حضرت حسان نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ کیا تم نے سرکار دو عالم ﷺ سے نہیں سنا (جب میں آپ ﷺ کی نعت شریف وغیرہ کے اشعار آپ کی خدمت میں پڑھتا تھا تو آپ ﷺ فرماتے تھے) یا اللہ عزوجل میری طرف سے قبول فرما۔ اے اللہ تعالیٰ! روح القدس (جبریل علیہ السلام) کے ساتھ ان کی مدد فرما۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں (سنن نسائی، جلد اول، باب الرخصۃ فی انشاد الشعر الحسن فی المسجد، حدیث نمبر 719، ص 219، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

محبت رسول نے محبوب کا نام مٹانا گوارا نہ کیا

(109)......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حدیبیہ کے دن، حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے رسول پاک ﷺ اور مشرکین کے درمیان صلح کا معاہدہ تحریر کیا اور اس میں یہ لکھا۔ یہ معاہدہ حضرت محمد ﷺ کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ قریش نے اعتراض کیا۔ آپ ﷺ "اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ" نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم یہ اعتراف کر لیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں تو ہم آپ ﷺ کے ساتھ جنگ ہی نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اسے مٹا دو۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی "میں اسے نہیں مٹا سکتا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعہ اسے مٹا دیا (راوی کہتے ہیں) قریش نے جو شرائط مقرر کی تھیں ان میں یہ شرط بھی تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہونے کے بعد صرف تین دن وہاں قیام کریں گے اور ہتھیار لے کر مکہ میں داخل نہیں ہوں گے۔ البتہ ہتھیار میان میں ڈال کر آ سکتے ہیں۔

(مسلم، جلد دوم، کتاب الجہاد والسیر، حدیث 4514، ص 669، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

کھجور کے درخت کا گچھا قدموں میں گر پڑا

(110) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے کیسے معلوم ہو کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں کھجور کے اس درخت کے اس گچھے کو بلاؤں تو وہ گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا۔ یہاں تک کہ رسول پاک ﷺ کے پاس آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا واپس ہو جا۔ وہ واپس ہو گیا اور اس اعرابی نے اسلام قبول کر لیا (ترمذی جلد اول، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1562، ص 675، مطبوعہ فرید بک لاہور)

عاشق رسول کے ساتھ رب تعالیٰ نرمی فرمائے گا

(111)......ادرع السلمی کہتے ہیں۔ میں ایک رات حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی نگہبانی کے لئے آیا تو ایک شخص بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں حضور ﷺ باہر تشریف لے آئے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ یہ ریاکار معلوم ہوتا ہے۔ اس کے چند روز بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ جب اس کا جنازہ تیار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا۔ کیونکہ اللہ اور رسول............

حضور ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔ لوگوں نے اس کی قبر کھودی۔ آپ ﷺ نے فرمایا قبر کشادہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اس پر کشادہ کرے گا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کو اس کا بہت غم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی حضر القبر، حدیث نمبر

1620، ص443، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

سرکار ﷺ کیلئے روئے زمین کو سمیٹ دیا

(112)......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا ہے تو میں نے مشرق کے تمام حصوں اور مغرب کے تمام حصوں کو دیکھ لیا۔ میرے لئے جتنی زمین سمیٹی گئی۔ میری امت کی حکومت وہاں تک ہوگی، مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے۔ میں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی کہ وہ میری امت کو قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے اپنے علاوہ (باہر کا) کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں تباہ و برباد کرے۔ میرے پروردگار نے فرمایا اے محمد ﷺ! میں جب کوئی فیصلہ کردوں تو وہ پورا ہوتا ہے۔ تمہاری امت کے لئے میں تمہیں یہ عطا کرتا ہوں کہ میں انہیں قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر باہر کا دشمن مسلط کروں گا جو انہیں تباہ و برباد کردے اگرچہ ان کے خلاف روئے زمین کے تمام لوگ اکھٹے ہو جائیں البتہ (تمہاری امت کے افراد) آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے (مسلم شریف، جلد سوم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، حدیث 7128، ص 654، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

نگاہِ مصطفیٰ ﷺ نے عذاب قبر اور اسباب کو ملاحظہ فرمالیا

(113)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم نور مجسم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے اور کسی بڑے گناہ پر عذاب نہیں دیئے جارہے۔ یہاں تک اسکا تعلق ہے تو یہ پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور وہ چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کی ایک تر ٹہنی منگوائی

اور چیر کر اس کے دو حصے کیئے، ایک حصہ اس قبر پر اور دوسرا حصہ اس قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں۔ شاید ان دونوں کے عذاب میں کمی ہوتی رہے۔ ہناد سے فرمایا کہ پاک کرنے کی جگہ کو پاک نہیں کرتا تھا (ابوداؤد، جلد اول، کتاب الطہارت، حدیث نمبر 20، ص 68، مطبوعہ فرید بک لاہور)

ابتداء خلق سے لیکر دخولِ جنت و دوزخ تک کے احوال

(114)...... امام بخاری نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ رسول پاک ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور ہمیں ابتداء خلق سے لے کر اہل جنت کے دخول جنت اور اہل دوزخ کے دخول دوزخ تک کے احوال بیان فرما دیئے۔ اسے یاد رہا جس نے یاد رکھا اور اسے بھول گیا جس نے اسے بھلا دیا۔

☆امام بخاری و مسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا رسول پاک ﷺ نے خطبہ دیا اور قیامت قائم ہونے تک ہونے والی کسی شے کو نہیں چھوڑا، یعنی تمام کو بیان فرمایا، جس نے یاد رکھا اسے یاد رہا اور جس نے نہ جانا اسے علم نہ رہا۔

قیامت تک ہونے والے واقعات سے آگاہ فرمایا

(115)...... صحیح مسلم میں حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن رسول پاک ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور ہمیں ظہر تک خطبہ دیا۔ پھر آپ ﷺ منبر سے اترے اور ظہر پڑھائی پھر عصر تک خطبہ دیا پھر اتر کر عصر پڑھائی پھر مغرب تک خطبہ دیا اور اس میں قیامت تک ہونے والے واقعات سے ہمیں آگاہ فرمایا ہم میں سے جو زیادہ عالم تھا اس نے اسے زیادہ محفوظ رکھا۔

قیامت تک ہونے والے ہر معاملہ کی اطلاع دے دی

(116)...... امام ابوداؤد نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اللہ کی قسم!

میں نہیں جانتا میرے دوست بھول گئے یا بھلا دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول پاک ﷺ نے اختتام دنیا تک ہر فتنہ کے سربراہ کا نام، اس کے والد کا نام اور اس کے قبیلہ کا نام بتا دیا اور اس میں سے کسی کو ترک نہیں فرمایا۔

امتوں کا آپ ﷺ پر پیش کرنا

(117)......امام بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ رسول اعظم ﷺ نے فرمایا مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ میں نے ایک نبی کو دیکھا جن کے ساتھ دس سے بھی کم امتی تھے۔ ایک نبی کے ساتھ ایک آدمی اور کسی کے ساتھ دو اور کسی کے ساتھ کوئی بھی امتی نہ تھا۔ اچانک میرے سامنے بہت بڑی جماعت کو لایا گیا۔ میں نے خیال کیا شاید یہ میرے امتی ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے لیکن اے نبی تم افق کی طرف دیکھو، دیکھا تو اس طرف بھی انبوہ کثیر تھا، فرمایا گیا یہ تمہاری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے۔

یمن میں موجود غلام کے حالات سے باخبر

(118)......حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ وفد کی شکل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان میں ایک ایسا شخص تھا جو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مذاق کیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ کیا یہاں قرن کا رہنے والا کوئی شخص ہے؟ وہ شخص آگے بڑھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام ''اویس'' ہوگا۔ یمن میں اس کی صرف والدہ ہوگی۔ وہ برص کی بیماری کا شکار ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے (برص کے نشانات) کو

ختم کردے گا اور صرف ایک دینار (یا شاید فرمایا تھا) ایک درہم جتنا نشان رہ جائے گا۔ تم میں سے جو شخص اس سے ملے وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کروائے (مسلم شریف، جلد سوم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث 6365، ص 409، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

جو میں دیکھتا اور سنتا ہوں، وہ تم نہیں دیکھتے سنتے

(119)......حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چڑ چڑا رہا ہے کیونکہ اس میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتے کا سر سجدہ میں موجود نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی قسم! اگر تم بھی وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، حتیٰ کہ عورتوں سے محبت میں بھی تمہیں مزہ نہ آئے اور تم شور و فریاد کرتے ہوئے صحرا کو نکل جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ میں ایک درخت ہوتا جسے جڑ سے کاٹ کر پھینک دیتے (سنن ابن ماجہ، جلد دوم، باب الحزن والبکاء، حدیث نمبر 1993، ص 557، مطبوعہ فرید بک لاہور)

دعوتِ جابر رضی اللہ عنہ

(120)......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ کی یہ عادت تھی کہ اگر کوئی دعوت پر بلاتا تو آپ ﷺ رد نہ فرماتے۔ ایک دن آپ ﷺ کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ فلاں دن آنا۔ جب مقررہ دن آیا تو آپ ﷺ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔

انہوں نے رسول پاک ﷺ کو دیکھا تو بہت مسرور ہوئے۔ اور خوشی و شادمانی کے عالم میں مشک آمیز پانی کا چھڑکاؤ کیا اور شاداں و فرحاں آپ ﷺ کے پاس آئے اور

آپ ﷺ کو اندر تشریف لانے کے لئے عرض کیا۔ آپ ﷺ اندر آئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بکری کا بچہ ذبح کیا اور پھر اچھے پکانے کا بندوبست کرنے لگے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے تھے۔ بڑے نے چھوٹے سے کہا آ تجھے بتاؤں۔ ہمارے والد نے میمنے کو کس طرح ذبح کیا۔ اس نے چھوٹے کو زمین پر لٹا کر اس کے گلے پر چھری چلا دی اور نادانی میں اسے ذبح کر دیا۔ جب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے اسے دیکھا تو دوڑ کر اس کی طرف آئی لیکن وہ خوف کے مارے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔ ماں اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی جس کے خوف سے ڈر کر بچہ چھت سے گر گیا اور گرتے ہی جاں بحق ہو گیا۔

اس صابرہ عورت نے اس واقعہ پر قطعاً رونا دھونا نہ کیا بلکہ صبر اختیار کیا۔ مبادا حضور ﷺ کی طبیعت اس واقعہ کو سن کر متغیر ہوگی۔ اس نے دونوں بچوں پر ایک کپڑا ڈال دیا اور کسی کو اس حادثہ کی خبر نہ ہونے دی۔ کھانا پکا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھا گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور بتایا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کو کہیں کہ اپنے دونوں بیٹوں کو لائیں تاکہ آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھائیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو حکم ملا تو فوراً گھر گئے اور پوچھا کہ دونوں بچے کہاں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ کہیں باہر ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آ کر اطلاع دی وہ اس وقت موجود نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان کے ساتھ کھانا کھایا جائے۔ جب اس صابرہ شاکرہ بی بی سے دوبارہ پوچھا گیا تو اس نے رو کر بچوں کی لاشوں سے کپڑا اٹھا کر واقعہ کہہ سنایا۔

دونوں روتے روتے سرورِ کونین ﷺ کے قدموں میں گر گئے۔ سارے گھر میں کہرام مچ گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے آ کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ان بچوں کی لاشوں پر کھڑے ہو کر دعا کریں۔

آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور بچوں کے لئے دعا فرمائی کہ یکا یک مردہ بچے زندہ

ہو گئے (شواہد النبوت)

پاؤں کی ٹھوکر سے چشمہ جاری ہو گیا

(121)......حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید عالم نور مجسم ﷺ ایک دفعہ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ مقام ذی المجاز میں تھے۔ یہ مقام عرفہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے اور یہاں ہر سال منڈی لگتی تھی۔ ابو طالب کو پیاس لگی تو انہوں نے سرور کائنات ﷺ سے کہا۔ اے بھتیجے! میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنا پاؤں مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا۔ فرمایا اے چچا! پانی پی لو (ابن سعد، ابن عساکر، شفاء شریف، زرقانی جلد 5،ص 170)

یہ قدم مبارک کا اثر تھا کہ زمین نے قدم کے اشارے کو پا کر پانی کا چشمہ بہا دیا۔ ابو طالب کہتے ہیں کہ میں نے سیر ہو کر پانی پیا۔ جب میں پی چکا تو آپ ﷺ نے اسی جگہ پر (جہاں سے پانی نکل رہا تھا) اپنا مبارک قدم رکھ کر دبایا تو پانی بند ہو گیا

(ابن عساکر، ابن سعد)

بھیڑیئے کا یہودی کو دعوتِ اسلام

(122)......مدینہ منورہ کے کسی مقام پر ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر ایک بکری کا شکار لے بھاگا۔ چرواہے نے دیکھا تو اس بھیڑیئے کا تعاقب کیا اور اس سے بکری چھڑا لی۔

بھیڑیئے نے جب دیکھا کہ میرا شکار مجھ سے چھین لیا گیا ہے تو ایک ٹیلے پر چڑھ کر فصیح زبان میں کہنے لگا۔ میاں چرواہے! اللہ تعالیٰ نے مجھے رزق دیا تھا مگر افسوس! کہ تم نے مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے جب ایک بھیڑیئے کو کلام کرتے ہوئے دیکھا تو

حیران ہو کر بولا۔ تعجب ہے کہ ایک بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے۔

بھیڑیئے نے پھر کلام کیا اور کہا اور اس سے بھی زیادہ تعجب والی بات تو یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک ایسا وجود موجود ہے جو تمہیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے۔ ان سب اگلی پچھلی باتوں کی خبر دیتا ہے۔ مگر تم اس پر ایمان نہیں لاتے۔

چرواہا جو یہودی تھا، بھیڑیئے کی اس گواہی کو سن کر بڑا متاثر ہوا

(مشکوٰۃ شریف، ص 533)

ہرنی کی بارگاہِ رسالت میں عرض گزاری

(123)......طبرانی شریف کی حدیث ہے کہ ایک جنگل کی ہرنی کسی شکاری کے جال میں پھنس گئی اور رحمۃ للعالمین ﷺ بھی سے گزرے تو حضور ﷺ نے سنا کوئی پکارنے والا آپ ﷺ کو پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے یا رسول اللہ ﷺ! حضور ﷺ نے توجہ فرمائی تو ہرنی جال میں پھنسی ہوئی نظر آئی اور وہی پکار رہی تھی۔

حضور ﷺ آگے بڑھے اور فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے؟ ہرنی نے عرض کیا۔ حضور ﷺ! میرے دو بچے ہیں۔ میں انہیں دودھ پلانے جا رہی تھی کہ اس جال میں پھنس گئی۔ حضور ﷺ! میرے بچے میری راہ دیکھ رہے ہوں گے۔ آپ رحمت عالم ہیں اور میں بھی مستحق ہوں۔ مجھ پر رحم فرمایئے اور تھوڑی دیر کے لئے اپنی ضمانت پر مجھے اس جال سے رہا کرا دیجئے تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔ یا رسول اللہ ﷺ دودھ پلا کر پھر واپس آ جاؤں گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا اچھا جا! اور بچوں کو دودھ پلا اور دیکھ دودھ پلا کر جلدی واپس آ جانا۔ ہرنی نے عرض کیا۔ بہت اچھا حضور! اور چلی گئی۔ حدیث کے الفاظ ہیں۔

ہرنی گئی اور بچوں کو دودھ پلا کر پھر واپس آ گئی۔

دوستو! جانور جال سے چھوٹ کر پھر اس راہ سے بھی کنارا کرتے ہیں مگر اللہ رے

سلطنت مصطفیٰ ﷺ کہ ہرنی کی یہ تاب نہیں کہ وہ حکم سرکار پا کر واپس نہ آئے۔ وہ ہرنی گئی اور پھر واپس آ گئی۔ شکاری نے معجزہ دیکھا تو حیران رہ گیا۔ حضور ﷺ نے پھر اس شکاری سے فرمایا اب تم اس ہرنی کو چھوڑ دو۔ شکاری نے کہا بہت اچھا اور ہرنی کو چھوڑ دیا۔

ہرنی دوڑتی ہوئی نکل گئی اور یہ کہتی گئی کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ، اللہ کے رسول ہیں (حجۃ اللہ علی العالمین، ص 461)

سبز رنگ کے کپڑے پر کلمہ طیبہ

(124)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک پرندہ آیا جس کے منہ میں سبز رنگ کا موتی تھا۔ اس نے وہ نیچے ڈالا تو رسول پاک ﷺ نے اسے اٹھالیا۔ اس موتی میں سبز رنگ کا ایک کپڑا تھا جس پر زرد رنگ سے تحریر تھا ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' (حجۃ اللہ علی العالمین)

رومال آگ میں جلنے سے محفوظ رہا

(125)......حضرت عباد بن عبدالصمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک روز حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ انہوں نے اپنی لونڈی سے فرمایا۔ دستر خوان لاؤ۔ ہم کھانا کھائیں گے۔ اس نے لاکر بچھا دیا۔ فرمایا کہ رومال بھی لاؤ۔ وہ ایک رومال لے آئی جو کہ میلا تھا۔ فرمایا اس کو تنور میں ڈال دے۔ اس نے تنور میں ڈال دیا جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اسے نکالا گیا تو وہ ایسا سفید تھا جیسا کہ دودھ۔

ہم نے حیران ہو کر کہا کہ یہ کیا راز ہے؟ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ رومال ہے جس سے حضور اکرم نور مجسم ﷺ اپنے منہ مبارک کو صاف کیا کرتے تھے۔ جب یہ میلا ہو جاتا ہے تو ہم اس کو اسی طرح آگ میں دھو لیتے ہیں جس سے میل

اور چکناہٹ جل جاتی ہے مگر کپڑا نہیں جلتا، نہ خراب ہوتا ہے کیونکہ جو چیز انبیاء کرام علیہم السلام کے چہروں پر سے گزرے، آگ اسے نہیں جلاتی
(خصائص الکبریٰ، شواہد النبوت ص 235)

لعابِ دہن کی برکت سے بینائی لوٹ آئی

(126)......حضرت حبیب بن فدیک رضی اللہ عنہ کہیں جارہے تھے کہ ان کا پاؤں اتفاقاً ایک زہریلے سانپ کے انڈے پر پڑ گیا اور وہ پس گیا اور اس کے زہر کے اثر سے حضرت حبیب بن فدیک رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بالکل سفید ہو گئیں اور بینائی جاتی رہی۔ یہ حال دیکھ کر ان کے والد بہت پریشان ہوئے اور انہیں لے کر سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ حضور ﷺ نے سارا قصہ سن کر اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں ڈالا تو حضرت حبیب بن فدیک رضی اللہ عنہ کی آنکھیں فوراً روشن ہو گئیں اور انہیں نظر آنے لگا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے خود حضرت فدیک رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ اس وقت ان کی عمر اسی سال کی تھی اور آنکھیں تو ان کی بالکل سفید تھی مگر حضور ﷺ کے لعاب دہن کے اثر سے نظر اتنی تیز تھی کہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے (خصائص الکبریٰ، دلائل النبوت، ص 167، کتاب الشفاء، مدارج النبوت)

چار سو صحابہ نے کھجوریں تناول فرمائیں

(127)......امام احمد، امام طبرانی اور امام بیہقی نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم قبیلہ مزینہ اور جہینہ کے چار سو افراد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے ہم کو اسلام کی دعوت دی پھر فرمایا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! ان کو زادِ راہ دو۔ انہوں نے عرض کیا۔ میرے پاس بقیہ کھجوروں کے علاوہ اور کچھ

نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا۔ اے عمر رضی اللہ عنہ! انہیں زادِراہ دو۔

آپ ﷺ کا یہ حکم سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بورا کھولا۔ اس میں سے چار سو سواروں کو زادِراہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا لو کھاؤ۔ تو ہر آدمی نے اپنی حاجت کے مطابق کھایا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں سب سے آخر میں زادِراہ لینے والا تھا۔ جب میں نے پلٹ کر بورے کی طرف دیکھا تو اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی تھی۔

(طبرانی، حجۃ اللہ علی العالمین، خصائص الکبریٰ)

جانور تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے

(128)......ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ نبی رحمت ﷺ کے بعض گھر والوں نے کچھ جانور رکھے ہوئے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ باہر نکلتے تو وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر خوشی سے اچھلنے کودنے لگے اور جونہی انہیں آپ ﷺ کی آمد کا احساس ہوتا (کہ آپ ﷺ تشریف لا رہے ہیں) تو وہ گھٹنوں کے بل کھڑے ہونے لگتے (دلائل النبوت)

ہرنی کا ادب رسول ﷺ

(129)......ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضور ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا تھا کہ مسجد میں ایک ہرنی آ گئی اور قبر انور کے سامنے ہو کر اس نے اپنا سر جھکا دیا۔ گویا حضور ﷺ کو سلام عرض کر رہی تھی۔

سلام عرض کرنے کے بعد پھر پیٹھ کئے بغیر الٹے پاؤں مسجد سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ قبر انور کی طرف نہ ہونے دی۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں۔ یہ ہرنی یقیناً اس ہرنی کی اولاد میں سے تھی جسے حضور ﷺ نے جال سے آزاد کرایا تھا (نزہۃ المجالس)

غمخوارِ امت ﷺ سے چڑیا کی فریاد

(130)......بیہقی حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے ہمراہ تھے، پھر ہمارا ایک درخت سے گزر ہوا جس میں چڑیا کے بچے تھے۔ ہم نے ان بچوں کو اٹھالیا۔ ہم نے دیکھا کہ وہ چڑیا کے اردگرد پھرنے لگی (یعنی فریاد کرنے لگی)

حضور کریم ﷺ نے فرمایا۔ اس چڑیا کے بچوں کو کس نے تکلیف پہنچائی؟ ہم نے عرض کیا، ہم نے۔ ارشاد فرمایا۔ اس کے بچے واپس کردو (خصائص الکبریٰ، جلد 2، ص 63)

حضور ﷺ کا سایہ نہ پڑتا تھا

(131)......حضور ﷺ کے قامت زیبا کا سایہ نہ تھا کیونکہ آپ ﷺ کا جسم اطہر ایسا لطیف ونظیف تھا کہ اس میں کسی قسم کی عنصری اور مادی کثافت نہ تھی۔ بلاشبہ آپ ﷺ کا جسم اقدس مادی کثافتوں سے پاک تھا۔

امام نسفی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہ ڈالا کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے (تفسیر مدارک، ص 321)

امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے جسم اقدس کا سایہ اس لئے نہ تھا کہ آپ سراپا نور تھے (کتاب الشفاء، جلد اول، ص 522)

عظیم محدث امام زرین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ غلبۂ نور کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم اطہر کا سایہ دھوپ اور چاندنی میں دکھائی نہیں دیتا تھا (زرقانی جلد 4، ص 220)

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ سراپا نور تھے لیکن لوگوں کی رہنمائی کے لئے

لباس بشریت میں تشریف لائے لیکن اس بشریت طیبہ پر بھی نور کا غلبہ تھا۔اس غلبہ کا اظہار رسالت مآب ﷺ کے اس ارشاد عالی سے بھی ہوتا ہے جس میں آپ ﷺ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو اہل جنت کی ارواح کی مانند قرار دیا۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ہم انبیاء ہیں۔ ہمارے اجسام اہل جنت کی ارواح کی مانند بنائے گئے ہیں (زرقانی علی المواہب)

سرکار ﷺ نے ایذا پہنچانے والے کو بھی عطا کر دیا

(132)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں سرور کائنات ﷺ کے ہمراہ پیدل جا رہا تھا۔حضور ﷺ اس وقت نجرانی چادر موٹی کناری کے پہنے تھے۔ایک دیہاتی آ پہنچا اور چادر پکڑ کر اتنی زور سے کھینچی کہ حضور ﷺ کی گردن کے ایک طرف چادر کی کناری کا نشان پڑ گیا۔

اس کے بعد کہنے لگا اے محمد ﷺ! جو خدا تعالیٰ کا مال تیرے پاس ہے۔اس میں سے مجھے بھی کچھ دینے کا حکم دے دے۔ سرور کونین ﷺ نے اس کی طرف رخ پھیرا اور ہنس دیئے پھر کچھ عطا فرمانے کا حکم دیا (بخاری شریف و مسلم شریف)

درود شریف کا پرچہ

(133)......حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز لباس پہنے ہوئے اپنی اولاد میں سے جنت و دوزخ کی طرف جانے والوں کو ملاحظہ کرتے ہوں گے۔ یکا یک آپ علیہ السلام کی نگاہ ایک مسلمان پر پڑے گی۔ جسے ملائکہ دوزخ کی طرف کھینچتے ہوئے لے جاتے ہوں گے۔حضرت آدم علیہ السلام بے چین ہو کر پکاریں گے۔اے احمد ﷺ! ادھر آئیے دیکھئے یہ آپ ﷺ کی امت کا شخص ہے جسے ملائکہ جہنم میں لئے جا رہے ہیں۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں آدم علیہ السلام کی آواز سن کر ملائکہ سے کہوں گا۔ اے میرے رب کے سپاہیو! ذرا ٹھہر جاؤ، ملائکہ عرض کریں گے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرسکتے۔ آپ ﷺ جناب باری تعالیٰ میں عرض کیجئے۔ یہ سنکر آقا کریم ﷺ عرش الٰہی کی طرف متوجہ ہوکر عرض کریں گے الٰہی! تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ تیری امت کے معاملے میں تجھے غمگین نہ کروں گا۔

ارشاد ہوگا کہ فرشتو ٹھہرو! سرور کائنات ﷺ کی فرمانبرداری کرو اور اس بندے کو میزان کی طرف لے کر چلیں گے اور شافع محشر ﷺ ایک چھوٹا سا پرچہ نہایت سفید اپنے پاس سے نکال کر میزان عدالت کے داہنے پلڑے میں رکھ کر فرمائیں گے۔ ترازو اٹھاؤ۔

اس پرچہ کے ترازو میں رکھتے ہی نیکیاں بھاری اور گناہ ہلکے ہوں گے۔ ایک فرشتہ پکارے گا کہ لو اس کی نجات ہوگئی۔ یہ بخشا گیا۔ اسے جنت میں لے جاؤ۔

یہ عجیب واقعہ دیکھ کر وہ شخص کہے گا کہ اے نیک صورت نیک اخلاق آپ کون ہیں؟ شافع محشر فرمائیں گے کہ میں تیرا نبی محمد ﷺ ہوں اور یہ پرچہ کاغذ کا وہ درود شریف ہے جو تو نے کسی وقت مجھ پر بھیجا تھا۔

(زرقانی شریف، شرح مواہب الدنیہ)

بے ادب کا منہ ٹیڑھا ہو گیا

(134)......حضرت حکیم بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رحمت عالم ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا اور جب رسول پاک ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا۔ سرور کائنات ﷺ نے دیکھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی زبان پر یہ جملہ جاری کر دیا ''تو ایسا ہی ہوجا'' پھر اس گستاخ و بے ادب کا منہ مرتے دم تک سیدھا ہوا ہی نہیں (خصائص الکبریٰ)

دعاء محمد ﷺ سے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی سردی و گرمی سے حفاظت

(135)......حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک بار میرے پاس مسجد (کوفہ) کے لوگ اکھٹے ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہم نے امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز دیکھی ہے جو ہمارے لئے بڑی تعجب خیز ہے۔ میں نے کہا، کیا ہے؟ کہنے لگے آپ ہمارے پاس سخت سردی میں تشریف لاتے تو صرف ایک تہبند اور چادر زیب تن ہوتی ہے اور گرمی میں آپ روئی سے بھری ہوئی شیروانی پہنے تشریف لے آتے ہیں (انہیں سردی محسوس ہوتی ہے نہ گرمی)

میں گھر گیا اور اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا تو وہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ لوگ آپ کے متعلق بڑی حیران کن چیز محسوس کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا ہے وہ؟ انہوں نے کہا کہ آپ کا لباس۔

آپ نے مجھے فرمایا۔ کیا تم اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھے۔ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے (میدان خیبر میں) بلایا تھا جبکہ میری آنکھیں خراب تھیں تو آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیوں میں لعابِ مبارک ڈالا پھر انہیں میری آنکھوں پر مل دیا اور فرمایا۔

اے اللہ تعالیٰ! اس سے گرمی اور سردی کا اثر دور کر دے۔

تو اس خدا کی قسم! جس نے رسول رحمت ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں نے آج تک کبھی گرمی سے تکلیف محسوس کی ہے، نہ سردی سے تکلیف ہوئی۔

حضرت شبرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے مقام ذی قارن میں مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ سخت سردی میں آپ نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ اپنے اونٹ کو کھینچ رہے تھے اور آپ کی پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ جب میں نے اس کا سبب پوچھا تو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضور ﷺ کے لعاب مبارک کے اثرات ہیں

(سیرت حلبیہ، جلد 2،ص 160، مجمع الزوائد جلد 9،ص 125، خصائص الکبریٰ، جلد اول،ص 252، دلائل النبوۃ)

مختار نبی ﷺ کے اشارہ پر 360 بت گر گئے

(136)......امام بخاری، امام مسلم، مسند البزار، طبرانی اور مسند ابو یعلیٰ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کے اردگرد 360 بت تھے۔ان کو سیسہ کے ساتھ پتھروں میں نصب کیا گیا تھا۔ جب فتح مکہ کے روز حضور اکرم نور مجسم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے۔آپ ﷺ نے صرف ایک چھڑی سے ان کی طرف اشارہ فرمایا۔آپ ﷺ نے ان کو ہاتھ نہیں لگایا۔آپ ﷺ اپنی زبان سے فرما رہے تھے۔

اور حق آ گیا اور باطل مٹ گیا (بنی اسرائیل آیت 81)

آپ ﷺ نے جس بت کے چہرے کی طرف اشارہ کیا۔وہ پشت کے بل گر پڑا اور جس بت کی پشت کی طرف اشارہ کیا وہ منہ کے بل گر پڑا۔ان میں سے کوئی بت بھی قائم نہ رہ سکا۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سید عالم ﷺ اپنا نیزہ ان کے ساتھ مس کر رہے تھے اور اپنی زبان اقدس سے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرما رہے تھے۔

جآء الحق ومایبدی الباطل ومایعیدہ (سورۂ سبا آیت 49)

ان دونوں روایتوں کو اس طرح جمع کیا جائے گا کہ آپ ﷺ نے کبھی تو صرف ہاتھ مبارک سے ان کی طرف اشارہ کیا اور کبھی اپنے نیزے سے ان کو مس کیا۔کبھی آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی اور کبھی اس آیت کی تلاوت فرمائی (حجۃ اللہ علی العالمین، دلائل النبوۃ)

آقا ﷺ نے دل کی بات جان لی

(137)......فضالہ بن عمیر نے بظاہر مسلمان بن کر حضور ﷺ کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف شروع کیا اور یہ خیال دل میں تھا کہ طواف کے دوران موقع پا کر آپ ﷺ کو شہید کردوں۔ اثنائے طواف جب اسی خیال سے آپ کے قریب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تمہارا نام فضالہ ہے؟ کہنے لگے ہاں یارسول اللہ ﷺ...... آپ ﷺ نے فرمایا تیرے دل میں کیا خیال ہے؟ عرض کیا کچھ نہیں۔ صرف خدا کو یاد کررہا ہوں۔ سرورِکونین ﷺ متبسم ہوئے اور فرمایا۔ استغفر اللہ کہ اس جھوٹ پر خدا تعالیٰ سے معافی مانگو پھر آپ ﷺ نے فضالہ کے سینے پر اپنا دستِ مبارک رکھا تو اس کے دل کی کایا پلٹ گئی اور فضالہ کا دل بغضِ نبی ﷺ سے پاک ہوکر محبتِ رسول ﷺ کا گہوارہ بن گیا۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی قسم! حضور ﷺ نے ابھی میرے سینے سے ہاتھ مبارک اٹھایا ہی تھا کہ کائنات کی کوئی چیز حضور ﷺ سے بڑھ کر مجھے محبوب نہ تھی۔ (الاصابہ جلد سوم، ص 301، سیرتِ ابن ہشام، ص 417، البدایہ والنہایہ جلد 4، ص 308)

فاختہ کی حضور ﷺ سے گفتگو

(138)......ایک اعرابی اپنے اوپر چادر ڈالے ہوئے حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ آپ میں سے محمد ﷺ کون ہیں؟ یہ ہیں شاداب چہرے والے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بتایا تو اعرابی نے آپ ﷺ سے کہا۔ یا محمد ﷺ اگر آپ سچے نبی ہیں تو بتائیے کہ میرے پاس کیا ہے؟ اگر بتادیا تو اسلام قبول کرلو گے؟ یقیناً! اعرابی نے ایمان لانے کا وعدہ کرلیا تو حضور ﷺ نے فرمایا۔

سنو! تم فلاں وادی سے گزر رہے تھے۔تمہاری نظر فاختہ کے گھونسلہ پر پڑی۔اس میں دو بچے تھے۔تم نے پکڑ لئے۔جب فاختہ نے گھونسلہ خالی دیکھا تو وادی میں چاروں طرف اڑنے لگی۔

تمہارے سوا اسے کچھ بھی نظر نہ آیا تو فاختہ کو یقین ہو گیا کہ بچے تمہارے پاس ہیں۔ اپنے بچوں کی خاطر وہ تمہارے سامنے گر پڑی تو تم نے اسے بھی دبوچ لیا۔اس وقت دو بچے اور ان کی ماں تینوں تمہارے پاس ہیں۔

یہ سن کر اعرابی نے اپنی چادر اتار دی۔حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق تینوں پرندے اس میں موجود تھے پھر کیا تھا۔اعرابی کلمہ پڑھ کر ایمان لے آیا۔صحابہ کرام فاختہ کی ممتا پر متعجب ہوئے تو حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا۔

تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ سنو! کہ جب بندے توبہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر فاختہ کی ممتا سے بھی زیادہ رحم آ جاتا ہے۔

حضور ﷺ نے اعرابی سے فرمایا کہ وہ فاختہ اور اس کے بچوں کو آزاد کر دے (مشکوٰۃ)

سرکار ﷺ کا زمین سے جنت دیکھنا

(139)......ابن سعد، ابو عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع پہنچی تو سرکار اعظم ﷺ تھوڑی دیر غمگین رہے اور پھر مسکرانے لگے۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سبب مسکراہٹ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جعفر اپنے بھائیوں کے ساتھ بہشت میں ایک دوسرے کے مقابل تخت پر بیٹھے ہیں۔یہ دیکھ کر میں مسکرایا (خصائص الکبریٰ)

دستِ مصطفیٰ ﷺ لگنے سے خوشبو کی لپٹیں

(140)......حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ جنہوں نے فاروق اعظم کے عہد مبارک میں موصل کو فتح کیا تھا۔ان کی بیوی ام عاصم بیان کرتی ہیں کہ حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں چار عورتیں تھیں۔ہم میں سے ہر ایک حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کی خاطر ایک دوسری سے زیادہ خوشبودار رہنے کی کوشش کرتی۔

پھر بھی جو خوشبو حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ کے وجود سے آتی، وہ بہت زیادہ ہوتی اور جب وہ لوگوں میں جا بیٹھتا تو لوگ کہا کرتے کہ حضرت عتبہ نامعلوم کہاں سے ایسی خوشبو لاتے ہیں؟ جس سے کوئی خوشبو نہیں ملتی۔ایک دن ہم نے ان سے پوچھا کہ ہم خوشبو لگانے میں مبالغہ کرتی ہیں اور آپ باوجود خوشبو نہ لگانے کے ہم سے زیادہ خوشبودار رہتے ہیں۔اس کا سبب کیا ہے؟

حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول پاک ﷺ کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلہ ریز تھے (پھنسیاں نمودار ہوئیں) میں حضور ﷺ کے حضور حاضر ہوا اور بیماری کی شکایت کی۔آپ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اتار دے۔میں نے کپڑے اتار دیئے اور اپنا ستر چھپا کر آپ ﷺ کے آگے بیٹھ گیا۔آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن شریف اپنے دستِ مبارک پر ڈال کر میری پشت اور میرے پیٹ پر مل دیا۔اس دن سے مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہوگئی اور میری بیماری دور ہوگئی (خصائص الکبریٰ، جلد 2، ص 84)

مشکل جو سر پر آ پڑی تیرے ہی نام سے ٹلی

(141) ایک شخص دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا۔ان دونوں نے گواہی بھی دے دی۔

حضور ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ فرمایا تو مدعی علیہ نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے۔پھر اونٹ سے پوچھ لیجئے کہ اصل حقیقت

کیا ہے؟ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی قوت عطا فرمائے گا، چنانچہ حضور ﷺ نے اونٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ اونٹ آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا! اے اونٹ میں کون ہوں؟ اور یہ ماجرا کیا ہے؟

اونٹ فصیح زبان میں بولا! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حقاً حقاً یارسول اللہ ﷺ! اس میرے مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ مدعی منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ انہوں نے حضور کریم ﷺ کی عداوت اور دشمنی کی بناء پر میرے مالک کا ہاتھ کاٹنے کا منصوبہ بنایا ہے۔

حضور ﷺ نے اونٹ کے مالک سے پوچھا، وہ کون سا عمل ہے، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچالیا ہے؟ عرض کیا۔ حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں، لیکن ایک عمل ہے وہ یہ کہ اٹھتا بیٹھتا آپ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کردے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹ جانے سے بری کیا ہے (سعادۃ الدارین، ص 137)

سرکار ﷺ کی برکت سے سونے میں اضافہ

(142)...... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے مرغی کے انڈے کے برابر سونا عطا فرمایا تھا اور فرمایا کہ اس سے اپنا قرض ادا کرو۔ ان پر یہودیوں کا چالیس اوقیہ سونا قرض تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اس تھوڑے سے سونے سے ان کا قرض کیسے ادا ہوگا؟

حضور ﷺ نے اس سونے کو لیا اور اپنی زبان پر رکھ کر اسے الٹ پلٹ کیا اور فرمایا۔ اب اسے لے لو اور اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعے تمہارا قرض اتار دے گا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سونے سے چالیس اوقیہ قرض ادا کیا لیکن ابھی تک میرے پاس اتنا ہی سونا باقی تھا (حجۃ اللہ)

حضورﷺ کا بعد از وصال اپنی قبر میں نماز پڑھنا

(143) علامہ امام قسطلانی علیہ الرحمہ شارح صحیح بخاری فرماتے ہیں کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور یہی حال تمام انبیاء کرام کا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان ازواجِ مطہرات پر عدت نہیں (کیونکہ وہ زندہ ہیں) اور بے شک یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام حج کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں پس اگر تو کہے کہ وہ کس طرح نماز پڑھتے، حج کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں اور وہ گھر دار عمل نہیں ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ ان کا حال شہداء کی طرح بلکہ ان سے افضل ہے اور شہداء زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں تو اگر وہ حج کریں اور نماز پڑھیں تو کیا بعید ہے (زرقانی علی المواہب، جلد 5، ص 332)

ایک دن کے بچے کی رسالت کی گواہی

(144)...... حضرت معیقیب یمامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں تھا۔ میں اپنے گھر گیا تو وہاں رسول پاک ﷺ کو جلوہ افروز دیکھا اور عجیب بات مشاہدہ میں آئی کہ ایک یمامی شخص ایک دن کے بچے کو لایا جو اسی وقت پیدا ہوا تھا۔ رسول پاک ﷺ نے اس بچے سے فرمایا۔ میں کون ہوں؟ اس بچے نے کہا...... آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ ہیں۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ تیری عمر میں برکت دے۔ اس کے بعد وہ بچہ نہ بولا۔ یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا۔ ہم نے اس بچے کا نام مبارک الیمامہ رکھا (مدارج النبوت جلد اول، شواہد النبوت، دلائل النبوت و مواہب الدنیہ)

روضہ سرکار ﷺ سے اذان کی آواز

(145)......حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں محصور ہو گئے تھے۔ جب یزیدی دور میں مدینہ طیبہ میں مظالم ہو رہے تھے۔ باہر سے کسی کو مسجد نبوی میں داخل نہیں ہونے دیا گیا اور اندر صرف حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہیں باہر نہیں نکلنے دیا گیا۔ اس وقت کے متعلق وہ فرماتے ہیں۔

رسول پاک ﷺ کی مسجد میں سوائے میرے اور کوئی بھی نہیں تھا۔ جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو مزارِ انور سے اذان کی آواز سنتا (الوفاء الوفاء جلد اول، ص 94، ابونعیم، دلائل النبوۃ، الحاوی للفتاویٰ، جلد 2 ص 128، تاریخ الخلفاء)

چند کھجوریں پوری جماعت کو کفایت کر گئیں

(146)......بشر بن سعد رضی اللہ عنہ کی بیٹی فرماتی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے کچھ کھجوریں دیں تا کہ میں اپنے والد اور ماموں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو دوں۔ میں کھجوریں لے کر جا رہی تھی کہ حضور ﷺ کو ایک جگہ بیٹھا دیکھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور پوچھا تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ پھر میں نے دو کھجوریں آپ ﷺ کی ہتھیلی پر رکھ دیں۔ آپ ﷺ نے کپڑے کی جھولی میں ڈال لیں اور کسی کو کہا کہ خندق والوں کو بلاؤ کہ سب آئیں۔ جب سب آ گئے۔ سب نے کھجوریں کھائیں اور واپس ہوئے۔ یہ تین ہزار افراد تھے مگر ہنوز کھجوریں جھولی میں موجود تھیں (شواہد النبوت)

معالج مسلمان ہو کر گیا

(147)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ضماد نامی (یمن

کے قبیلہ) از دشنوہ سے مکہ میں آیا تو اس سے بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ محمد ﷺ کو جن ہے یا جنون۔ تو اس نے کہا میں ایسے بیماروں کا علاج اور منتر جانتا ہوں۔ میرے ہاتھ سے بہت لوگ شفایاب ہوئے ہیں۔ مجھے دکھاؤ وہ کہاں ہیں؟

لوگ اس کو حضور ﷺ کے پاس لے آئے۔ جب وہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ کی خدمت اقدس میں آ کر بیٹھا۔ آپ ﷺ نے اس وقت یہ پڑھا۔

ہم اللہ ہی کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں۔ نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے اسی کی پناہ مانگتے ہیں جس کو وہ ہدایت دے۔ اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اس کا کوئی ہادی نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اس کا رسول برحق ہوں۔

ضماد نے سن کر کہا پھر پڑھیئے۔ حضور ﷺ نے دوبارہ پڑھا، ضماد نے کہا۔

خدا کی قسم! میں بہت سے کاہنوں، ساحروں اور شاعروں کا کلام سن چکا ہوں لیکن ان کلمات کی مثل میں نے نہیں سنی۔ یہ تو معنی ایک بحرِ زخار اور دریائے بے کنار ہیں۔ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ میں دین اسلام کو قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ مسلمان ہو گیا (اور جو اس کو لائے تھے وہ حیران و نادم ہو کر پھر گئے) (خصائص الکبریٰ، جلد 1، ص 134، دلائل النبوت)

ستر حوروں کا انعام

(148)......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک صاحب جمال یہودی تاجدار مدینہ ﷺ کی مجلس میں آ کر بیٹھا کرتا تھا۔ ایک دن آپ ﷺ نے اسے کہا، اگر اس حسن و جمال کے باوجود بھی تم آتش دوزخ میں جاؤ تو مجھے تاسف ہوگا۔ وہ کہنے لگا۔ میں دوسرے مذہب کی خاطر اپنے دین کو کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ دوسرے دن پھر مجلس میں

حاضر ہوا تو تاجدار مدینہ ﷺ یہ آیت پڑھ رہے تھے (ترجمہ) حور عین کی مثال لؤ لؤ المکنون ہے۔

یہودی نے کہا یارسول اللہ ﷺ! آپ کس کی ضمانت لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ستر کی ضمانت لینے کو تیار ہوں۔ وہ اسی وقت اسلام لے آیا۔اس کا اسلام لانا اتنا اچھا ہوا کہ جب اس کا وصال ہوا تو تاجدار مدینہ ﷺ نے خود اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

جب اسے قبر میں اتارا جارہا تھا تو حضور ﷺ بھی نیچے اترے اور کافی دیر رہے۔ جب باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کی پیشانی پر پسینہ آیا ہوا تھا اور کندھے سے کپڑا اپھٹا تھا۔ حضور ﷺ نے دیر کی وجہ یہ بتائی کہ اتنی حوریں اسے پیش کی گئیں کہ ہر ایک کہتی تھی۔ میں اس کے لئے ہوں حتیٰ کہ ان کی تعداد ستر تک پہنچ گئی۔ ہر ایک میرے دامن کو پکڑتی جس کی وجہ سے میرا کپڑا اپھٹ گیا (شواہد النبوت)

بارش میں ذرا بھی کپڑے نہ بھیگے

(149)......ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں آ کر اسلام قبول کیا۔ حضور ﷺ کی مجلس میں کبھی جدا نہ ہوتا تھا۔ آپ شام اور عشاء کے درمیان ہمیں اسلام کے آداب وقواعد سکھاتے۔ ایک رات بادل گرج رہے تھے اور تیز ہوا چل رہی تھی۔ ساتھ ہی تیز بارش ہونے لگی۔ لوگوں نے کہا۔ ہم اپنے گھروں کو کیسے جائیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہیں تمہارے گھروں میں اس طرح پہنچادوں گا کہ تمہیں بارش کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو فرمایا اٹھو! ہم اٹھے اور مسجد سے باہر آئے۔ فضا سخت تاریک تھی اور آسمان سے بارش کا زور نہ تھما تھا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ آگے بڑھو۔ ہم نکل پڑے۔ ہر شخص اپنے اپنے گھر پہنچ گیا مگر کسی کے کپڑے تک نہ بھیگے۔

(شواہد النبوت)

سرکار کریم ﷺ کی قوت وطاقت

(150)......حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ایک دن حضور ﷺ سے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ فرمائیے کہ آپ کو کب اور کیسے یقین ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی ہوں۔ یہ سن کر سرکار کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوذر! جبکہ میں ایک دن مکہ مکرمہ کی ایک وادی میں تھا۔ دو فرشتے آئے، ایک زمین پر اتر آیا مگر دوسرا زمین آسمان کے درمیان رہا۔ ان میں سے ایک بولا۔ کیا ہمارے آقا ﷺ یہی ہیں؟ دوسرے نے کہا۔ ہاں ہاں یہی ہیں۔

اوپر والا فرشتہ بولا۔ ذرا اپنے آقا ﷺ کا ایک مرد کے ساتھ وزن تو کرو۔ فرشتے نے جب میرا ایک مرد کے ساتھ وزن کیا تو میں وزنی نکلا پھر اوپر والے فرشتے نے کہا۔ اب ان کا دس مردوں کے ساتھ وزن کرو تو جب میرا دس مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا۔ پھر فرشتے نے کہا۔ اب ان کا وزن سو مردوں کے ساتھ کرو تو جب میرا وزن سو مردوں کے ساتھ کیا گیا تو میں وزنی نکلا۔ پھر فرشتے نے کہا۔ کیا شان وعظمت ہے محبوب خدا کی۔ اب ان کا ہزار مردوں کے ساتھ وزن کرو تو جب (نور کے ترازو میں) میرا ہزار مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا بلکہ (میرے جسم پاک کے وزن کی وجہ سے ہزار مردوں والا پلڑا یوں اوپر اٹھا گویا کہ وہ اچھل کر میرے اوپر گرنے والے ہیں) یہ دیکھ کر وہ فرشتے بھی پرجوش ہوگئے (اور ایمان والا امتی بھی سنکر اس کا دل باغ باغ ہورہا ہے) آخر کار اس کے اوپر والے فرشتے نے کہا۔ اب وزن کرنا چھوڑ دے کیونکہ اگر آقا ﷺ کو ان کی ساری امت کے ساتھ بھی وزن کرلے تو بھی ہمارے آقا ﷺ ہی وزنی رہیں گے۔

پھر ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اس کا پیٹ چاک کرو۔ اس نے میرا پیٹ چاک کیا پھر دل نکالا اور دل میں شیطان کا حصہ نکال کر باہر پھینکا اور خون کا

ایک لوتھڑا نکال دیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ اس کے پیٹ کو برتن کی طرح کپڑے کی طرح دھوڈالو۔ پھر کہا اس کے پیٹ کو سی دو۔ اس نے میرے پیٹ کو سی دیا پھر میرے کندھوں کے درمیان مہر لگائی جواب بھی ویسے ہی ہے پھر وہ دونوں چلے گئے اور مجھے اپنا گردوپیش پہلے کی طرح نظر آنا شروع ہوگیا (مجمع الزوائد، جلد 8،ص 258، دارمی جلد اول،ص 17، مشکوٰۃ شریف ص 515)

سو برس بعد ہونے والے واقعہ کی خبر دی

(151)......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابی حضرت جندب بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا تھا۔ جندب! واہ جندب کی کیا بات ہے۔ یہ ایسی ضرب لگائے گا جس سے اللہ تعالیٰ حق و باطل کے درمیان حق فاضل کھینچ دے گا جس میں وہ تنہا ایک امت ہوگا۔

اس ارشاد گرامی کی صداقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سامنے آئی۔ ان کے دور خلافت میں کوفہ میں ابو بستان نامی ایک ایرانی جادوگر جو لوگوں کو اپنے جادو کی طرح طرح کے شعبدے دکھایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ کوفہ کے گورنر ولید بن عتبہ کے سامنے جادو کے کمالات دکھا رہا تھا اور لوگ حیران ہو ہو کر دیکھ رہے تھے۔

ابو بستان لوگوں کے سامنے یوں مظاہرہ کر رہا تھا۔ گویا کہ وہ ایک گدھے کے منہ کے راستے اس کے پیٹ میں داخل ہوا اور اس کے مقعد کے راستہ باہر نکل آیا پھر گدھے کے مقعد کے راستے سے اس کے پیٹ میں داخل ہوا اور منہ کے راستہ سے باہر نکل آیا۔ اس کرتب کے بعد اس نے لوگوں کو اپنے جادو کے ذریعے سے یہ باور کرایا یعنی یقین دلایا کہ اس نے خود اپنا سر کاٹ دیا اور دور پھینک دیا پھر اس نے سر اٹھایا اور اسے اپنے جسم سے جوڑ دیا اور ٹھیک ٹھاک نظر آنے لگا۔

یعنی وہ لوگوں کو یہ دکھاتا تھا کہ وہ مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے۔

حضرت جندب بن کعب رضی اللہ عنہ ابو بستان جادوگر کا یہ سارا تماشا دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے تلوار نکالی اور بھرے مجمع میں ایک ہی وار سے اس کا سرتن سے جدا کر دیا پھر لوگوں کو مخاطب کر کے کہا۔ اسے کہو کہ اب اپنا سر اٹھا کر جسم سے لگا دے اور اپنے آپ کو دوبارہ زندہ کر کے دکھائے۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا تھا؟

ولید بن عتبہ جو بڑی دلچسپی اور محویت سے ابو بستان کے کرتب دیکھ رہا تھا، جندب کی یہ حرکت یا جسارت اسے بڑی ناگوار گزری لہذا انہیں گرفتار کر لیا گیا اور سارا واقعہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھ بھیجا۔

دربار خلافت سے جواب آیا۔ جندب رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دو کیونکہ مخبر صادق تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا تھا کہ جندب ایسی ضرب لگائے گا جس سے اللہ تعالیٰ حق و باطل کے درمیان حد فاضل کھینچ دے گا جس میں وہ تنہا ایک امت ہوگا (اسد الغابہ)

لعابِ مصطفیٰ ﷺ نے بااخلاق بنادیا

(152)......امام طبرانی علیہ الرحمہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل فرمائی کہ ایک عورت ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی میں مصروف تھی۔ ہر مرد سے ناشائستہ گفتگو کرنے کی عادی تھی۔ سید عالم ﷺ ثرید تناول فرما رہے تھے اور ایک چٹان پر بیٹھے تھے۔ وہ یہیں سے گزری، کہنے لگی۔ ذرا دیکھو ان کی طرف غلاموں کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی طرح کھا رہے ہیں۔ حلم و وقار کے اس کوہِ گراں نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

مجھ سے بڑھ کر اور عبد اور غلام کون ہے۔ پھر کہنے لگی خود تو کھا رہے ہیں اور مجھے نہیں کھلاتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم بھی کھاؤ پھر کہنے لگی۔ اپنے دست مبارک سے دیجئے۔ حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ثرید دی۔ پھر کہنے لگی۔ یہ نہیں جو آپ ﷺ کے دہن (منہ) میں ہے وہ مجھے دیجئے۔ سرور کونین ﷺ نے اپنے دہن مبارک سے لقمہ نکال

کر اسے دیا۔

جب اس نے وہ لقمہ کھایا تو حضور ﷺ کے اس متبرک لقمہ کی برکت سے اس کی ساری بداخلاقیاں اور بے حیائیاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئیں۔ جب تک زندہ رہی پھر کبھی اس نے کسی سے بے ہودہ گفتگو نہ کی (طبرانی شریف)

زمین پر حکم خیر الانام ﷺ

(153) جب حضور ﷺ نے مکہ معظّمہ سے ہجرت فرمائی اور غار ثور میں قیام فرمایا تو سراقہ نے آپ ﷺ کا تعاقب کیا اور غار کے قریب پہنچ کر کہنے لگا۔ اب آپ کو کون بچائے گا؟

حضور ﷺ نے فرمایا۔ جبار و قہار وہی میری حفاظت کرے گا۔ اتنے میں جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے زمین کو آپ ﷺ کا مطیع کر دیا۔ آپ ﷺ جو چاہیں زمین کو حکم دیجئے۔ زمین آپ ﷺ کے حکم کی تابعداری کرے گی۔

آپ ﷺ نے فرمایا اے زمین پکڑ لے، زمین نے سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں پکڑ لئے اور گھٹنوں تک دھنس گیا۔

جب سراقہ زمین میں دھنس گیا، سراقہ نے ایڑ لگائی، مگر گھوڑے نے حرکت نہ کی۔ آخر مجبور ہو کر عرض کرنے لگا۔ حضور! مجھے امان دیجئے اور اس مصیبت سے جان چھڑائیے۔ میں واپس چلا جاؤں گا اور کسی کو آپ ﷺ کے قیام غار کی خبر نہ دوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے زمین چھوڑ دے۔ زمین نے سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں چھوڑ دیئے (مدارج النبوت)

شجر و حجر کا سجدہ اور درخت کا سایہ

(154) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب ملک شام کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول پاک ﷺ ان کے ہمراہ ہو گئے۔ جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا حالانکہ وہ اس سے پہلے جبکہ وہ گزرا کرتے تھے، ان کے پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنا سامان وغیرہ کھولا تو وہ راہب ان کے پاس آیا پھر اس نے رسول پاک ﷺ کا دستِ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں نے اس کو کہا۔ تو نے یہ سب کچھ کیسے معلوم کیا؟

تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو اور یہ سوائے نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ کو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا اور ان کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب کھانا لے کر آیا تو رسول پاک ﷺ اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف لائے تو بادل سایہ کر رہا تھا۔ جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھی ہے۔ آپ ﷺ بھی بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا تو راہب نے کہا۔

دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ ﷺ کی طرف جھک گیا ہے پھر پوچھا کہ ان کا متولی کون ہے؟ قریش نے کہا کہ ابو طالب! راہب نے قسمیں کھا کر ابو طالب کو کہا کہ رسول پاک ﷺ کو واپس بھیج دو (مواہب الدنیہ، ترمذی شریف)

دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے چہرہ چمک اٹھا

(155)......حضرت ابوالعلاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدار کائنات ﷺ نے

حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا تو ان کے چہرہ میں اتنی چمک پیدا ہوگئی کہ ان کے چہرے میں اشیاء کا عکس اس طرح دیکھا جاتا جس طرح کہ آئینے میں دیکھا جاتا ہے

(شواہد النبوت، ص 206، دلائل النبوت، بیہقی شریف، مسند امام احمد)

حضور ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

(156)......ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم سرور کونین ﷺ کے ساتھ تھے کہ ہمیں ایک چادر اور ایک ہاتھ نظر آیا۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ ہاتھ اور چادر کیسی تھی؟ جو ابھی ہمیں نظر آئی۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم نے چادر اور ہاتھ کو دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جو مجھے سلام کرنے آئے تھے (حجۃ اللہ علی العالمین)

صحابی رسول ﷺ کا پاؤں ٹھیک ہوگیا

(157)......حضرت ثابت بن زید رضی اللہ عنہ سلطان دو جہاں ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرا ایک پاؤں زمین پر نہیں لگتا۔ لنگڑا ہے جس سے مجھے چلنے پھرنے میں دشواری ہوتی ہے۔ میرے لئے دعا فرمایئے۔ میرا پاؤں زمین پر ٹکے اور مجھے چلنے پھرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

رسول رحمت ﷺ نے دعا فرمائی۔ حضرت ثابت بن زید رضی اللہ عنہ کا پاؤں بالکل ٹھیک ہوگیا اور دوسرے پاؤں کی طرح زمین پر ٹکنے لگا (سیرت رسول عربی، ص 554 / بخاری شریف)

دستِ مصطفیٰ ﷺ سے سارے داغ مٹ گئے

(158)......حضرت سیدنا ابیض بن جمال رضی اللہ عنہ کا چہرہ چیچک کے داغوں کی وجہ سے خوفناک ہو گیا تھا۔ تاجدار کائنات ﷺ نے حضرت ابیض رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب بلایا اور ان کے چہرہ پر دستِ حق پرست پھیر کر دعا فرمائی تو چہرہ اسی وقت صاف وشفاف ہو گیا اور چیچک کا کوئی نشان باقی نہ رہا (حجۃ اللہ علی العالمین)

کبوتر کی فریادرسی

(159)......ایک کبوتر آپ ﷺ کے سر مبارک پر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا۔ اسے کس نے تکلیف پہنچائی؟ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ میں نے اس کے انڈے اٹھا لئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

انہیں واپس رکھ دو۔ انہیں واپس رکھ دو، اس پر رحم کھاؤ۔

ایک روایت کے مطابق کبوتر کے آ کر بیٹھنے پر آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس کے بچے اٹھا کر اسے کس نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اس پر بعض لوگوں نے عرض کیا۔ ہم نے اٹھائے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ انہیں ان کی جگہ پر واپس رکھ دو۔ اس میں کوئی اشکال کی بات نہیں کہ انڈے اور بچے دونوں رہے ہوں (ام سیر، علامہ حلبی علیہ الرحمہ)

گستاخ رسول کو زمین نے باہر پھینک دیا

(160)......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جو سرور کونین ﷺ کی وحی لکھتا تھا، مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا۔ سرور کونین ﷺ (کو اس کے بارے میں یہ اطلاع ملی تو آپ ﷺ) نے فرمایا۔ اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (جو میری ماں کے شوہر تھے) مجھ کو بتایا کہ جب وہ (ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) اس مقام پر پہنچے جہاں اس شخص کی موت

وتدفین ہوئی تھی، تو دیکھا کہ وہ قبر سے باہر پڑا ہوا تھا۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا (کہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے؟) لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس شخص کو کئی بار دفن کر چکے ہیں، لیکن زمین اس کو قبول نہیں کرتی۔ ہر مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم اس کو دفن کر کے چلے گئے اور جب آ کر دیکھا تو باہر پڑا ہوا پایا۔ آخر تنگ آ کر ہم نے اس کو دفن کرنا ہی چھوڑ دیا (بخاری شریف، مسلم شریف)

حضور ﷺ کے تہبند شریف کی برکت

(161)......مولانا روم علیہ الرحمہ مثنوی شریف میں حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آج بہت تیز بارش آئی۔ آپ ﷺ قبرستان میں تشریف فرما تھے مگر آپ ﷺ کے کپڑے نہیں بھیگے۔ فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا! تم نے کیا اوڑھا ہوا ہے۔ عرض کیا۔ آپ ﷺ کے تہبند شریف کو اوڑھا ہوا ہے۔

فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میرے تہبند شریف کی برکت سے تمہیں یہ نظر آ گیا۔ یہ پانی نہ تھا۔ یہ تو انوار و برکات الہیہ کی بارش تھی جو مجھ پر برس رہی تھی۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اس بارش کا بادل اور آسمان ہی دوسرا ہے۔

یعنی یہ بارش تمہیں اس لئے نظر آ گئی کہ تمہارے سر پر میرا تہبند مبارک ہے۔ اسی کی برکت سے تمہاری آنکھوں سے حجاب اٹھ گئے اور تم نے انوار الٰہی کا مشاہدہ کر لیا ورنہ یہ کسی کو نظر نہیں آتے۔

نبی رحمت ﷺ نے آئندہ ہونے کی خبر دی

(162)......امام ابونعیم حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ جنگ موتہ کے واقعات حضور علیہ السلام کو سنانے آئے تو نبی

رحمت ﷺ نے فرمایا۔ یعلیٰ! اگر تم کہو تو جنگ موتہ کے تفصیلی حالات تم سے پہلے میں سنادوں اور اگر تم چاہو تو تم ہی سناؤ۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی بیان فرمادیں۔ حضور ﷺ نے جنگ موتہ کے تمام واقعات بیان فرمادیئے۔

یہ سن کر حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے، آپ ﷺ کے بیان اور واقعات جنگ میں سرمو فرق نہیں ہے۔ یعنی جیسا آپ ﷺ نے بیان فرمایا ہے، ویسے ہی ہوا ہے (طبقات ابن سعد، کنزالعمال، بیہقی، ابونعیم، واقدی، خصائص الکبریٰ)

اونٹنی کا عشق مصطفیٰ ﷺ

(163)......تاجدارِ کائنات ﷺ کی عضباء نامی اونٹنی کے بارے میں مشہور ہے کہ سرورِ دوعالم ﷺ سے گفتگو کیا کرتی تھی۔ جب جنگل میں چرنے کے لئے جاتی تو چارہ اس کی جانب دوڑ دوڑ کر آتا تھا۔ جنگل کے درندے اس سے دور دور رہتے تھے اور ایک دوسرے کو خبردار کرتے تھے کہ ''یہ محمد رسول اللہ ﷺ کی سواری ہے اس کا احترام کرو''

جب سرورِ کونین ﷺ نے پردہ فرمایا تو اس اونٹنی نے محبوب خدا ﷺ کے غم فراق میں کھانا پینا بند کردیا اور اسی حالت میں جان دے دی (کتاب الشفاء)

پوری کائنات پر سرکار ﷺ کی حکومت

(164)......امام احمد و ابن حبّان و ابونعیم بسند صحیح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ﷺ نے فرمایا۔

مجھے دنیا کی کنجیاں دی گئیں ابلق گھوڑے پر میری خدمت میں لائے گئے۔ ان پر خوبصورت زین پوش بانقش ونگار پڑا تھا (جواہر البیان، جلد اول، ص 396)

قیامت تک نہ ختم ہونے والے جَو

(165)......امام مسلم و بیہقی و مسند بزار حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرورِ کونین ﷺ سے غلہ مانگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس کو نصف وسق عطا فرمایا۔ اس میں اتنی برکت ہوئی کہ وہ روزانہ اپنے لئے اپنی بیوی اور مہمانوں کے لئے اس میں سے خرچ کرتا تھا اور کمی نہ ہوتی تھی۔

ایک دن اس نے اس کو تولا اور خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور کریم ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم اس کو نہ تولتے تو قیامت تک ہم اس میں سے کھاتے رہتے۔ کبھی کمی نہ ہوتی۔ (مسلم شریف، بیہقی شریف)

سرکارِ اعظم ﷺ کی طرف جھوٹ بولنے والے کا انجام

(166)......ایک شخص ابو خدعہ نامی اہل قبا کی کسی عورت پر عاشق تھا مگر اس تک رسائی ناممکن تھی۔ ایک دن اس نے بازار سے ایسا ہی کمبل خریدا، جیسا رسول پاک ﷺ اوڑھا کرتے تھے اور اہل قبا کو جا کر کہنے لگا۔ مجھے رسول پاک ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم مہمان بنالو۔ یہ کمبل انہوں نے مجھے دیا ہے۔ لوگوں نے اس کے اطوار دیکھے کہ وہ عورتوں کو حریص نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

انہیں خیال پیدا ہوا کہ رسول پاک ﷺ تو فواحش سے منع فرماتے ہیں، مگر یہ شخص تو ویسا نظر نہیں آتا۔ دو آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجے گئے۔ آپ ﷺ اس وقت قیلولہ فرما رہے تھے۔ جب بیدار ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ابو خدعہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کون ابو خدعہ؟ انہوں نے بتایا جسے آپ ﷺ نے کمبل دے کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کا چہرہ غصے سے لال پیلا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

اور ساتھ ہی حکم دیا۔فلاں فلاں آدمی جائیں اور اسے پکڑ کر قتل کر کے جلا دیں مگر مجھے امید ہے تمہارے پہنچنے تک اس کا کام تمام کر دیا گیا ہوگا۔ جب یہ لوگ گئے تو وہاں سے جا چکا تھا مگر باہر جا کر اس نے پیشاب کیا تو وہاں سے ایک زہریلا سانپ نکلا جس نے اسے ڈس لیا اور وہ وہیں مر گیا (شواہد النبوت)

مزارِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت

(167)......سرورِ کائنات ﷺ کے وصال شریف کے بعد ایک سال مدینہ منورہ میں قحط پڑا۔لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچ کر فریاد کی۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔چلو سرکار ﷺ کے مزار پر۔اس میں ایک روشن دان آسمان کی طرف کھول دو تا کہ سرکار ﷺ کی قبر انور اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔کوئی بھی حجاب باقی نہ رہے۔

لوگوں نے ایسا ہی کیا۔خوب بارش ہوئی،خوب گھاس اگی اور اونٹ اس گھاس کو کھا کھا کر اتنے فربہ اور موٹے ہوگئے کہ چربی سے پھٹنے لگے۔اسی مناسب سے اس سال کو ''عام الفتق'' کہا جاتا ہے یعنی سرسبزی والا سال۔

اس واقعہ کے بعد سے قحط کے وقت روشن دان کا کھولنا اہل مدینہ کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔قبر شریف کے محاذ میں آج بھی جالی لگا ہوا روشن دان موجود ہے (مشکوٰۃ شریف، وفاء الوفاء، ابن جوزی)

طعام سے تسبیح کی آواز آنے لگی

(168)......ابو الشیخ کتاب العظمۃ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ کی خدمت میں ثرید آیا۔آپ ﷺ نے فرمایا یہ کھانا تسبیح کرتا ہے۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا حضور ﷺ! کیا آپ ﷺ اس کی تسبیح کو سمجھتے ہیں،فرمایا

ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ پنیر کا پیالہ میرے قریب لاؤ چنانچہ طعام سے تسبیح کی آواز آنے لگی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ! واقعی یہ طعام تو تسبیح کرتا ہے(خصائص الکبریٰ، جلد2،ص75)

گدھے کے آنسو

(169)......ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو ایک گدھے نے آقا کریم ﷺ سے باتیں کیں۔ آقا کریم ﷺ نے گدھے سے پوچھا۔ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرا نام یزید بن شہاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے جد کی نسل سے ساٹھ ایسے گدھے پیدا فرمائے ہیں جس پر بجز انبیاء کے کسی نے سواری نہیں کی ہے اور میں یہ تمنا رکھتا ہوں کہ حضور ﷺ کی سواری کا شرف حاصل کروں۔

میرے جد کی نسل میں میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا اور آپ ﷺ پر نبوت ختم ہے۔ اس نے کہا آپ ﷺ سے پہلے میں ایک یہودی کے قبضہ میں تھا۔ جب وہ مجھ پر سواری کا ارادہ کرتا تو میں قصداً اچھل کود کر اسے گرا دیتا اور اسے اپنے اوپر سوار نہ ہونے دیتا۔ وہ یہودی غصے میں مجھے بھوکا رکھتا تھا۔ اس پر حضور ﷺ نے اس سے فرمایا۔ آئندہ تیرا نام ''یعفور'' ہوگا۔

یہ ''یعفور'' حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ حضور اکرم نور مجسم ﷺ جب اسے کسی کو بلانے بھیجتے تو وہ اس کے دروازے پر جاتا اور اپنے سر سے دروازے کو کوٹتا۔ جب مالک مکان سے باہر آتا تو وہ اشارہ کرتا کہ رسول اکرم ﷺ نے تجھے بلایا ہے اور وہ اسے لے کر آجاتا۔

جب رسول محتشم ﷺ نے وصال فرمایا تو ''یعفور'' نے آپ ﷺ کی جدائی اور فراق کے غم میں ابوالسہم بن السہان کے کنوئیں میں چھلانگ لگا کر خود کو مار ڈالا (مدارج النبوت، جلد اول)

انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے

(170)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے مقام پر لشکر کو پیاس لگی اور رحمت عالم نور مجسم ﷺ کے سامنے پانی کا ایک برتن تھا۔ سرکار کریم ﷺ نے اس سے وضو کیا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اپنے مولیٰ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یارسول اللہ ﷺ! مزید پانی نہیں ہے جس سے ہم لوگ وضو کریں اور پئیں بس یہی پانی ہے جو آپ ﷺ کے برتن میں ہے۔

یہ سن کر رحمت عالم ﷺ نے اپنا دست حق پرست اس برتن میں رکھ دیا تو پانی نے جوش مارنا شروع کر دیا اور انگلیوں کے درمیان سے یوں پانی نکلا جیسے چشمے بہہ نکلے ہوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سب نے پانی پیا۔ وضو کیا، یہ بیان سن کر کسی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے استفسار کیا کہ آپ کتنے تھے؟ تو فرمایا اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر ہم پندرہ سو افراد تھے (بخاری، جلد 2، ص 598 / مشکوٰۃ شریف، ص 532)

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنج آبِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

دستِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے ٹہنی تلوار بن گئی

(171)......جنگ بدر کے دن حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو سرور کونین ﷺ نے ان کو ایک درخت کی ٹہنی دے کر فرمایا۔ تم اس سے جنگ کرو۔ وہ ٹہنی ان کے ہاتھ میں آتے ہی ایک نہایت نفیس اور بہترین تلوار بن گئی جس سے وہ عمر بھر تمام لڑائیوں میں جنگ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ یہ تلوار آپ کے پاس وصال تک رہی۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار جنگ احد کے دن ٹوٹ گئی تھی تو ان کو بھی رسول پاک علیہ نے ایک کھجور کی شاخ دے کر ارشاد فرمایا! تم اس سے لڑو۔ وہ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آتے ہی ایک براق تلوار بن گئی۔

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی اس تلوار کا نام "عرجون" تھا یہ خلفاء بنو العباس کے دور حکومت تک باقی رہی۔ یہاں تک کہ خلیفہ معتصم باللہ کے ایک امیر نے اس تلوار کو بائیس دینار میں خریدا اور حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی تلوار کا نام "عون" تھا۔ یہ دونوں تلواریں حضور علیہ کے معجزات اور آپ علیہ کے تصرفات کی یادگار تھیں (مدارج النبوت، جلد 2، ص 123، حجۃ اللہ علی العالمین، ص 431، خصائص الکبریٰ جلد اول، ص 205، البدایہ والنہایہ جلد 3، ص 290)

چاند اشارے سے ہو چاک

(172)......ایک رات ابو جہل یہودیوں کے ایک بہت بڑے راہب کے ساتھ حضور علیہ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ علیہ مسجد حرام میں تشریف رکھتے تھے، ابو جہل تلوار لہراتے ہوئے بولا۔

تم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام معجزہ دکھاتے رہے ہیں تم بھی کوئی معجزہ دکھاؤ تو حرمت لات ومنات کی قسم! تم پر ایمان لے آؤں گا۔ بصورت دیگر اس تلوار سے تمہارا سر قلم کردوں گا۔

یہ سن کر رسول پاک علیہ نے فرمایا۔ میں اگر معبود برحق کی قسم کھا کر کہوں تو یقین نہ کرو گے۔ رہی بات میرا سر قلم کرنے کی تو یاد رکھو کہ میری حفاظت کا ذمہ خدائے رحمٰن نے خود لے رکھا ہے۔ تم معجزہ اور نشانی دیکھنے پر ایمان لے آؤ تو میں تمہیں معجزہ دکھانے کے لئے تیار ہوں۔ بتاؤ کہ کون سا معجزہ دیکھنا پسند کرو گے؟

ابو جہل سوچ میں پڑ گیا کہ محمد علیہ سے کون سا معجزہ طلب کروں۔ جس سے وہ عاجز رہ

جائیں، یہودی راہب نے ابوجہل سے کہا محمد ﷺ محض ایک جادوگر ہے۔ جادو کا اثر زمین پر ہوتا ہے، آسمان پر نہیں۔ محمد ﷺ سے کوئی آسمانی معجزہ طلب کرو۔

یہودی کی بات سنتے ہی ابوجہل نے حضور ﷺ سے کہا چاند کو توڑ کر دکھاؤ۔ حضور علیہ السلام نے انگشت شہادت سے چاند کو اشارہ فرمایا تو حکم پاتے ہی چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ آدھا چاند اپنی جگہ پر رہا اور دوسرا نصف (آدھا) دور ہوتا چلا گیا۔ یہ دیکھتے ہی ابوجہل بولا، چاند سے اب کہو کہ وہ پھر سالم ہو جائے۔

حضور ﷺ نے انگشت شہادت سے پھر اشارہ فرمایا تو چاند پہلی حالت پر آ گیا۔ یہودی راہب نے یہ معجزہ دیکھا تو کلمہ پڑھ کر حضور ﷺ پر ایمان لے آیا۔ لیکن ابوجہل ملعون نے کہا۔ محمد ﷺ کتنا بڑا جادوگر ہے جس نے چاند پر بھی جادو کر دکھایا ہے۔

ابوجہل نے اپنے دوستوں سے کہا کہ شہر کے چاروں طرف قاصد بھیج کر معلوم کرو۔ اگر انہوں نے بھی شق القمر کا مشاہدہ کیا ہے تو یہ معجزہ ہے ورنہ جادو...... قاصد روانہ کئے گئے وہ جہاں بھی پہنچے، لوگوں نے شق القمر کی گواہی دی۔ قاصدوں نے ابوجہل کو بتایا، ابوجہل پھر بھی ایمان نہیں لایا۔

(دلائل النبوت، خصائص الکبریٰ، حجۃ اللہ، شواہد النبوت)

مشارق ومغارب میں حضور ﷺ کی مثل نہیں پایا

(173)...... ایک مرتبہ تاجدار مدینہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا۔ تم نے مشرق ومغرب کو دیکھا ہے۔ کہیں میرے جیسا بھی دیکھا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میں نے مشارق ومغارب کو دیکھ ڈالا۔ کہیں بھی کسی کو آپ ﷺ سے افضل نہ پایا۔

یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کے لئے فرماتا ہے کہ میں نے اگر ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا ہے تو آپ ﷺ کو اپنا حبیب بنایا ہے اور میں نے کوئی بھی

ایسا نہیں بنایا جو آپ ﷺ سے زیادہ مجھے محبوب ہو۔

اور میں نے ساری دنیا اور دنیا والوں کو صرف اس لئے بنایا ہے کہ تمہاری شان اور میرے نزدیک جو عزت ہے، وہ میں انہیں بتاؤں اور دکھاؤں۔ اے میرے محبوب ﷺ! میں نے اگر تمہیں نہ بنایا ہوتا، تو ساری دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص 29)

آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

(174)......حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے لئے اندھیرا حجاب نہ بنا۔ اور آپ نے اندھیرے میں چیونٹی کو دیکھ لیا۔ تو محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے اندھیرا کیسے حجاب بن سکتا ہے۔ انہوں نے تجلی دیکھی تھی اور تاجدار کائنات ﷺ نے ذات عشق کا مشاہدہ فرمایا تھا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں (خصائص الکبریٰ ص 61، حجۃ اللہ علی العالمین ص 679، کتاب الشفاء جلد اول، ص 68، زرقانی علی المواہب، جلد 4، ص 83)

سو سال سے زائد عمر ہوئی ایک دانت نہ گرا

(175)......یعلی بن اشدق سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے نابغہ بن جعد سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک شعر سنایا جو آپ ﷺ کو بڑا پسند آیا تو رسول رحمت ﷺ نے فرمایا۔ تم نے خوب اشعار کہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارا چہرہ سلامت رکھے۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر میں نے نابغہ بن جعد رضی اللہ عنہ کو سو سال سے زائد عمر میں دیکھا۔ اس وقت تک ان کا ایک دانت بھی نہ گرا تھا (دلائل النبوت)

درخت کی شاخ دستِ مصطفیٰ کی برکت سے روشن ہوگئی

(176)......امام احمد علیہ الرحمہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے حضور کریم ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ رات سخت اندھیری تھی اور آسمان پر گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی تھی۔

بوقت روانگی حضور ﷺ نے اپنے دست حق پرست سے انہیں درخت کی شاخ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ تم بلا خوف وخطر اپنے گھر جاؤ۔ یہ شاخ تمہارے ہاتھ میں ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اس کی روشنی میں چل سکیں اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز کو دیکھو گے اس کو مار کر گھر سے نکال دینا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جوں ہی حضرت قتادہ کاشانۂ نبوت سے نکلے۔ وہ شاخ روشن ہوگئی اور وہ اس کی روشنی میں چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور دیکھا کہ وہاں ایک کالی چیز موجود ہے۔ آپ نے فرمان مصطفیٰ ﷺ کے مطابق اس کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا (شواہد النبوت)

سونے کے طباق میں رکھ کر پیش کیا جانے والا تعویذ

(177) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ تعویذ بطور حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے معجزہ کے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں حضور ﷺ منتقل ہوئے تو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو خواب میں کچھ فرشتے نظر آئے۔ انہوں نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو عرض کیا۔ آپ میں ساری کائنات میں افضل ترین ذات گرامی کا حمل ہے، جب آپ ان کو جنیں تو ان کا نام محمد (ﷺ) رکھنا اور سونے کے طباق میں ایک تعویذ رکھا ہوا پیش کیا۔ یہ ان کو ولادت کے بعد پہنا دیں۔

اعید بالواحد من شر کل حاسد...... و کل خلق رائد...... من

قائم و قاعد...... عن السبيل عاند...... على الفساد جاهد من نافث او عاقد و كل خلق مارد...... ياخذ ابلمر اصدفى طرق الموارد...... انهاهم عنه بالله الاعلىٰ واحوطه منهم باليدا لعليا واكف الذى لايرى...... يدالله فوق ايديهم و حجاب الله دون عاديهم لايطردوه ولايضروره فى مقعد ولانامنام ولا ميسر ولامقام...... اول الليالى وآخر الايام

اس تعویذ کو امام بیہقی علیہ الرحمہ نے اور امام ابونعیم اصبہانی علیہ الرحمہ نے اپنی اپنی دلائل النبوت میں اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں اور امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ نے الخصائص الکبریٰ میں نقل ذکر فرمایا ہے۔

نماز میں تعظیم رسول ﷺ

(178)......حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ نبی کریم ﷺ مسلسل قیام کی حالت میں رہے۔ حضرت عبداللہ تھک گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ میں نے ایک بڑے کام کا ارادہ کرلیا۔ شاگردوں نے سوال کیا حضور! آپ نے کیا ارادہ کیا؟ میں نے ارادہ یہ کیا کہ پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھ لوں اور نبی کریم ﷺ کو اسی طرح کھڑے ہونے کی حالت میں چھوڑ دوں (صحیح بخاری، جلد اول، ص 152-153، کتاب التہجد مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

درخت نے آپ ﷺ کی اطاعت کی

(179)......حضرت جابر بن عبداللہ کی صحیح طویل حدیث میں ہے کہ رسول پاک ﷺ اپنی قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو کوئی ایسی جگہ نہ دیکھی جہاں پردہ ہوتا۔ وادی کے کنارے دو درخت نظر آئے تو رسول اللہ ﷺ ان دونوں میں سے ایک کے پاس گئے اور اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا۔ فرمانبردار ہو جاؤ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے

تو وہ آپ کے ساتھ چلا۔ اس طرح جیسے کوئی اونٹ کو نکیل ڈال کر لے جاتا ہے اور بیان کیا کہ آپ ﷺ نے دوسرے درخت کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ جب یہ دونوں نصف راہ طے کر کے درمیان میں پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کے حکم سے مجھ پر دونوں مل جاؤ۔ پس وہ دونوں مل گئے (شفاء شریف فصل کلام الشجرۃ وشہادتھا لہ بالنبوۃ واجابتھا دعوتہ، جلد 1، ص 169، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی کراچی، مسلم شریف، جلد 4، ص 2306)

اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے جابر! اس درخت سے کہو کہ تجھ سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اپنے ساتھی درخت سے مل جائے تا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں تو میں نے ایسا کیا تو وہ درخت چلا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی سے جاملا تو آپ ﷺ (قضائے حاجت) کے لئے ان دونوں کے پیچھے بیٹھ گئے اور میں جلدی سے نکل گیا۔ اور بیٹھ کر دل میں سوچنے لگا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ سامنے سے تشریف لا رہے تھے اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر ہر ایک اپنی جگہ سیدھا کھڑا تھا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے تھوڑا سا توقف فرمایا۔ اور اپنے سر سے داہنی اور بائیں جانب اشارہ کیا (شفاء شریف، فصل فی کلام الشجرۃ وشہادتھا لہ بالنبوۃ وجابتھا دعوتہ، جلد 1، ص 196، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی کراچی)

بکری کا حال

(180) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بالاسناد روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک بکری تھی جس وقت ہمارے یہاں رسول پاک ﷺ تشریف فرما ہوتے تو وہ سکون کے ساتھ ایک جگہ ٹھہری رہتی۔ نہ وہ آتی، نہ جاتی اور جب آپ ﷺ باہر تشریف لے جاتے، وہ آتی جاتی (یعنی پریشان کرتی) (شفاء شریف، فصل فی الایات فی ضروب الحیوانات جلد اول، ص 203، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی کراچی)

گوہ نے توحید ورسالت کی گواہی دی

(181)......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ اپنے صحابہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک اعرابی گوہ کا شکار لے کر آیا۔ اس نے پوچھا آپ کون ہیں۔ صحابہ نے کہا آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام ہیں تو اس نے کہا قسم ہے لات وعزیٰ کی (یہ دونوں عرب کے بڑے بتوں کے نام ہیں) میں آپ ﷺ پر ایمان نہیں لاؤں گا مگر یہ گوہ ایمان لے آئے اور اس گوہ کو آپ ﷺ کے سامنے پھینک دیا۔ تب اللہ تعالیٰ کے نبی نے فرمایا۔ اے گوہ تو اس نے کھلی زبان میں جواب دیا اور تمام لوگوں نے اس کو سنا۔ لبیک وسعدیک یا زین من وافی القیٰمۃ یعنی حاضر ہوں۔ موجود ہوں اے زینت ان لوگوں کی جو قیامت کی طرف آنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو کس کو پوجتی ہے؟ گوہ نے جواب دیا۔ اس ذات کو جس کا عرش آسمان میں ہے جس کی سلطنت زمین میں ہے، جس کا راستہ سمندر میں ہے جس کی رحمت جنت میں اور دوزخ میں اس کا عتاب ہے۔ آپ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا آپ ﷺ رب العالمین کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ بلاشبہ وہ بھلائی پر ہے جس نے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور وہ نقصان میں ہے جس نے آپ ﷺ کی تکذیب کی تو پھر اعرابی مسلمان ہو گیا (شفاء شریف فصل فی الایات فی ضروب الحیوانات جلد اول، ص 203، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی، کراچی)

نسلوں تک نشانی قائم رہی

(182)......نبی کریم ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کی ایک بکری کا کان اپنی دو انگلیوں سے پکڑا تو کان پر انگلیوں کے نشان پڑ گئے اور یہ نشان اس بکری کی نسل میں باقی رہے (شفاء شریف فصل فی الایات فی ضروب الحیوانات، جلد 1، ص 207، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی کراچی)

کبوتروں کو دعا

(183)......ابن وہب علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو کبوتروں نے نبی کریم ﷺ پر سایہ کیا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے انہیں برکت کی دعا دی تھی (شفاء شریف، فصل فی الایات فی ضروب الحیوانات جلد اول، ص 206)

اونٹوں کی سرور کائنات ﷺ سے محبت

(184)......حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عید کے روز ذبح کرنے کے لئے پانچ یا سات اونٹ بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کئے گئے تو وہ سب ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے تھے کہ حضور ﷺ اس سے ابتداء فرمائیں (شفاء شریف فصل فی الایات فی ضروب الحیوانات جلد اول، ص 207، مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی کراچی)

☆☆☆